صحابہ کرامؓ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے والوں کی شرعی حیثیت کو
اُجاگر کرنے والی منفرد، بے مثال اور لاجواب کتاب

توہینِ صحابہؓ کا شرعی حکم

تالیف

حضرت مولانا ساجد خان اٹلوی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

صحابہ کرامؓ کی شان رفیع میں گستاخی وتوہین
کرنے کے فعل بد کے شرعی حکم کو واشگاف
کرنے والی منفرد، بے مثال اور مستند کتاب

توہینِ صحابہؓ کا شرعی حکم

تالیف

مولانا محمد ساجد خان اتلوی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عثمانیہ

MAKTABA USMANIA
RAWALPINDI

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
0333-5141413, 051-5534979

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب :...... توہینِ صحابہؓ کا شرعی حکم

افادات :...... حضرت مولانا محمد ساجد خان اتلوی (فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی)

ناشر : ...... مکتبہ عثمانیہ اقبال مارکیٹ، اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے :

اسلام آباد	مکتبہ طیبہ	جامع مسجد الرحمٰن بلیوا ایریا......اسلام آباد
	مکتبہ شہید اسلام	لال مسجد......اسلام آباد
فیصل آباد	مکتبہ العارفی	نزد جامعہ امدادیہ، ستیانہ روڈ......فیصل آباد
سرگودھا	مکتبہ سراجیہ	سیٹلائٹ چوک......سرگودھا
جھنگ	مکتبہ حبیبیہ	جھنگ
لاہور	مکتبہ رحمانیہ	غزنی اسٹریٹ۔اردو بازار......لاہور
	اسلامی کتب خانہ	فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار، لاہور
ملتان	مکتبہ حقانیہ	ٹی بی ہسپتال روڈ......ملتان
کراچی	مکتبہ معارف القرآن	دراحاطہ جامعہ دارالعلوم کورنگی......کراچی
	ادارۃ المعارف	دراحاطہ جامعہ دارالعلوم کورنگی......کراچی
	مکتبہ القرآن	نیوٹاؤن ......کراچی
	دارالاشاعت	اردو بازار......کراچی
	ادارۃ الرشید	نیوٹاؤن ......کراچی
	مکتبہ معارف القرآن	دراحاطہ جامعہ دارالعلوم......کراچی
اکوڑہ خٹک	مکتبہ علمیہ	جی ٹی روڈ، نزد جامعہ حقانیہ......اکوڑہ خٹک
پشاور	دارالاخلاص	قصہ خوانی بازار......پشاور
	مکتبہ ابوبکر صدیقؓ	قصہ خوانی بازار......پشاور
	مکتبہ عمر فاروقؓ	قصہ خوانی بازار......پشاور
کوہاٹ	مکتبہ محمدیہ	کمال پلازہ......کوہاٹ
مردان	مکتبہ صدیقیہ	نزد خیر المدارس، پارہوتی......مردان

توہین صحابہؓ کا شرعی حکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ ـ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰةِ ـ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ـ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ـ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾

(سورۃ الفتح،آیت:۲۹)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ:

”أَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِأَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ“

اجمالی فہرست

باب اول	......گستاخ صحابہ قرآن کی روشنی میں	۱۶
باب دوم	......گستاخ صحابہ احادیث کے آئینہ میں	۶۰
باب سوم	......صحابہ کرامؓ کے گستاخ کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال	۹۰
باب چہارم	......چند اہم سوالات وجوابات	۱۰۹
خاتمہ	......گستاخوں کے عبرتناک واقعات	۱۴۱

فہرست مضامین

	عرضِ مؤلف	۱۵

باب اول :: گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم.....قرآن کی روشنی میں

	پہلی آیت از سورۃ الحشر	۱۸
	مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۱۸
	مولانا ادریس کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۱۹
	علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۰
	علامہ ثعلبی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۲
	علامہ سید محمد آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۶
	علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۶
	امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۸
	علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۲۹
	دوسری آیت از سورۃ الفتح	۳۰
	مولانا عبد الماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۱
	مولانا محمد ادریس کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۱
	مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۲
	حافظ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۳

	علامہ ثعلبی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۵
	تیسری آیت از سورۃ التوبہ	۳۶
	مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۶
	امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۷
	حافظ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۳۸
	چوتھی آیت از سورۃ الصافات	۳۹
	علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۴۰
	پانچویں آیت از سورۃ الاحزاب	۴۴
	حافظ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۴۴
	چھٹی آیت از سورۃ الکوثر	۴۵
	علامہ ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۴۵
	ساتویں آیت از سورۃ الاحزاب	۴۸
	علامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۴۹
	علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۵۲
	آٹھویں آیت از سورۃ النساء	۵۳
	علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۵۴
	نویں آیت از سورۃ آل عمران	۵۶
	علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۵۶
	دسویں آیت از سورۃ النساء	۵۷
	علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر	۵۷

باب دوم...... گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث کے آئینہ میں

صحابہ رضی اللہ عنہم کے برابر کوئی نہیں ہو سکتا	۶۱
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح	۶۲
تشریح مذکور سے ثابت شدہ چند امور	۶۳
ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح	۶۴
ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح سے ثابت شدہ چند امور	۶۵
علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح	۶۵
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی قابل تعزیر جرم	۶۷
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم شفاعتِ نبوی سے محروم	۶۸
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اللہ کی لعنت	۶۹
علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصحیح	۶۹
لعنت کا مفہوم	۷۰
لفظ ''سب'' کا معنی ومفہوم	۷۰
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت	۷۱
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کوئی نفل وفرض قبول نہیں	۷۱
صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کا انتخاب ہیں	۷۱
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی نجات نہیں	۷۲
اللہ کی قسم! صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی نہیں پہنچ سکتا	۷۲
گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عیادت، جنازہ، نکاح وغیرہ ممنوع	۷۴

	حدیث مذکور سے ثابت شدہ چند احکام	۷۴
	گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ٹھکانہ جہنم	۷۶
	ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے بغض سبب کفر	۷۷
	مذکورہ روایت سے ثابت شدہ امور	۷۷
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما سے قتال کا حکم	۷۸
	گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے فعل پر لعنت کا حکم	۸۰
	گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم امت کے بدترین لوگ	۸۱
	گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی میدان حشر میں تذلیل	۸۲
	گستاخی صحابہ رضی اللہ عنہم سے بچنے کی ترغیب	۸۲
	گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر خواہ نہیں	۸۳
	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معاملہ میں درگزر کرنے کا حکم	۸۶
	صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی فقر و بے کسی کا سبب	۸۷
	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بیہودہ گفتگو کی ممانعت	۸۷
	اہل بیت رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے	۸۸

باب سوم...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال

	۱)......حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۲
	۲)......حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۳
	۳)......حضرت امام الحسن بن علی البربھاری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۵

	۴)......حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف	۹۸
	۵)......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۸
	٦)......حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۹
	۷)......امام ابوجعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۹۹
	۸)......امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۰
	۹)......امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۱
	۱۰)......حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۲
	۱۱)......علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۲
	۱۲)......امام ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۳
	۱۳)......علامہ شیخی زادہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۳
	۱۴)......علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۴
	۱۵)......ملا خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۴
	١٦)......علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۵
	۱۷)......امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۵
	۱۸)......علامہ بابرتی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰٦
	۱۹)......علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰٦
	۲۰)......علامہ فریابی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۷
	۲۱)......امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۷
	۲۲)......قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان	۱۰۷

باب چہارم...... چند اہم سوالات و جوابات

فصل اول......گستاخی کا مفہوم	۱۱۰
فصل دوم......نیت کا مسئلہ	۱۱۴
فصل سوم......گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور اہل قبلہ کی تکفیر	۱۱۷
فصل چہارم......تمام صحابہ رضی اللہ عنہم معیارِ حق ہیں	۱۳۰
فصل پنجم......گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا شرعی حکم	۱۳۶

خاتمہ......گستاخوں کے عبرتناک واقعات

شیخین رضی اللہ عنہما کا گستاخ استرے سے ذبح کر دیا گیا	۱۴۱
شیخین رضی اللہ عنہما کا گستاخ غائب ہو گیا	۱۴۲
شیخین رضی اللہ عنہما کے گستاخ کا بدترین انجام	۱۴۳
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما پر موت کے فرشتوں کی لعنت	۱۴۳
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کی حالت نزع کا واقعہ	۱۴۴
دشمن صحابہ رضی اللہ عنہم کی باطنی شکل خنزیر جیسی	۱۴۴
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کی آنکھیں لٹک گئیں	۱۴۵
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کا چہرہ بگڑ گیا	۱۴۶
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما خنزیر بن گیا	۱۴۶
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کا انجام آگ	۱۴۷
گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما بندر بن گیا	۱۴۷

	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کو زمین نگل گئی	۱۴۸
	محبتِ صدیق رضی اللہ عنہ کے بدلے کوئی چیز دیدو!!	۱۵۰
	گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گلے میں سانپ لپٹ گیا	۱۵۱
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کی قبر کا منظر	۱۵۱
	گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی آنکھ غائب	۱۵۲
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کا حشر نصرانیوں کیساتھ	۱۵۲
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کو کھدال سے عذاب	۱۵۳
	گستاخ صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبر میں سانپ کا ظہور	۱۵۴
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کو کتے نے کاٹ ڈالا	۱۵۴
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کا حشر نصرانیوں کیساتھ	۱۵۵
	گستاخِ شیخین رضی اللہ عنہما کا نا ہو گیا	۱۵۶
	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گستاخ اچانک مر گیا	۱۵۶
	صحابی رضی اللہ عنہ کی شکایت کرنے والے شخص کی حالت زار	۱۵۶
	....	۱۶۰

عرضِ مؤلف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امّا بعد!

جس طرح قرآن مجید کی تفسیر نبی کریم ﷺ کے بغیر ممکن نہیں بالکل اسی طرح نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی تشریح حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغیر محال ہے۔آپ ﷺ کے حیات طیبہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے متعلق کسی صحابی سے کوئی روایت منقول نہ ہو۔تمام دینی تعلیمات حتی کہ خود قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی بھی امت تک رسائی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے ذریعے سے ہوئی ہے،اس وجہ سے دشمنان اسلام نے ہمیشہ سب سے پہلے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ان مقدس ہستیوں کو بدنام کرنے اور ان کے پاکیزہ کردار کو داغ دار کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے اختیار کئے تا کہ امت اور اس کے نبی کے درمیان کا یہ واسطہ کمزور پڑ جائے اور یوں بغیر کسی قدو کاوش کے اسلام کا مذہبی سرمایہ خود بخود زمین بوس ہو جائے۔

ان ہی نفوس قدسیہ کے مقام و مرتبہ کو واضح کرنے اور ان کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے والوں کی شرعی حیثیت کو اجاگر کرنے کی غرض سے ہم ''توہین صحابہ کا شرعی حکم'' قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ہم نے اس کتاب میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب کو ذکر کرنے کی بجائے گستاخِ صحابہ کے مباحث اور توہین صحابہ رضی اللہ عنہم سے گفتگو کی ہے،کیونکہ فضائل کا باب کافی وسیع الذیل ہے اور اس وقت وہ ہمارا موضوع بھی نہیں ہے۔رب تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرما کر اسے ہماری نجات کا ذریعہ بنائیں۔

ساجد خان اتلوی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

۲۹ شوال ۱۴۳۳ھ

باب اول

گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم
قرآن کی روشنی میں

اہل السنۃ والجماعۃ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ بنی آدم میں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے افضل ترین حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ مقدس جماعت ہیں کہ جن کی تربیت خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے انھیں امت کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور جنہیں دنیا میں رضائے خداوندی کا پروانہ دے کر انھیں امت کے لئے مشعل راہ بنایا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے عام افراد کی طرح نہیں، بلکہ ان کو قرآن وسنت کی نصوص نے ایک خاص امتیاز دیا ہے، جس کی وجہ سے وہ معیار حق، مغفور، تنقید سے بالاتر اور لائق تقلید ہیں۔ قرآن مجید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تذکروں اور ان کے مناقب سے بھرا پڑا ہے۔ یہی وہ مقدس جماعت ہے جن کے زمانہ میں قرآن کا نزول ہوا، جو قرآن کے اولین

مخاطب ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے قرآن کی دعوت پر لبیک کہا اور جو قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔

قرآنی آیات میں صرف یہ نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح وثنا اور ان کے لئے رضائے الٰہی اور انعامات خداوندی کا ذکر ہے بلکہ امت کو بھی ان کے ادب واحترام اور ان کی اقتدا کا حکم ہے۔ لوگوں کو ان مقدس ہستیوں کی شان میں برا بھلا کہنے اور ان کی توہین سے منع کرتے ہوئے ان کی توہین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی توہین قرار دیا ہے۔ ان حضرات سے بغض وعناد رکھنا درحقیقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد رکھنا ہے، ان کی شان میں گستاخی کرنا درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا ہے۔

اس باب میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور حضرات مفسرین کرام کے اقوال کی روشنی میں یہ ثابت کیا جائے گا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنقید سے بالاتر ہیں، ان کے بارے میں زبان کو لگام دینا ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی ایسا قبیح جرم ہے کہ انسان کو دائرۂ اسلام سے بھی خارج کر دیتی ہے دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم ہر مومن کی ذمہ داری ہے اور لازمی ہے کہ ہر مومن کے دل میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ومحبت اور ان کے ادب واحترام کے جذبات موجزن ہوں۔ محبین صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت اور شاتمین صحابہ رضی اللہ عنہم سے نفرت وعداوت کے جذبات کے بغیر ایمان کی تکمیل ناممکن ہے، اس وجہ سے دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سرخروئی کے لئے ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان براہ راست شاگردوں اور دربار نبوت کے ان فیض یافتہ مقدس ہستیوں کے بارے میں اپنے دلوں میں محبت اور عظمت کے جذبات رکھتے ہوئے اپنے آپ کو ان کی شان میں گستاخی کرنے سے بچایا جائے۔

پہلی آیت از سورۃ الحشر

﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾(۱)

ترجمہ: اوران لوگوں کا بھی حق ہے جو ان کے بعد آئے، اور وہ یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے، اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق ہے بڑا مہربان ہے۔(۲)

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر:

۱)......اس آیت مقدسہ اور اس سے پہلے گذری ہوئی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اس مقام میں حق تعالیٰ نے پوری امت محمدیہ کے تین طبقات کئے، مہاجرین، انصار اور باقی امت، مہاجرین و انصار کے خاص اوصاف اور فضائل بھی اس جگہ ذکر فرمائے مگر باقی امت کے فضائل وکمالات اور اوصاف میں سے صرف ایک چیز یہ بتلائی کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سبقت ایمانی اور ایمان کے ہم تک پہنچانے کا ذریعہ ہونے کو پہچانیں

(۱)......سورۃ الحشر، آیت:۱۰

(۲)...... تفسیر ماجدی

اور سب کے لئے دعائے مغفرت کرے کہ ہمارے دلوں میں کسی مسلمان سے کینہ ونفرت نہ رہے۔اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد والے جتنے مسلمان ہیں ان کا ایمان واسلام قبول ہونے اور نجات پانے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت ومحبت اپنے دلوں میں رکھتے ہوں اوران کے لئے دعا کرتے ہوں،جس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہیں''۔(۱)

فائدہ:حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ صراحت فرمائی ہے کہ جس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت ومحبت نہ ہو وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہیں،لہٰذا معلوم ہوا کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مولانا ادریس کاندہلوی صاحبؒ کی تفسیر:

۲)......مذکورہ بالا آیت کی تفسیر کرتے ہوئے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس کاندہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''اسی ضمن میں یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ جو بھی شخص یا گروہ مہاجرین وانصار سے العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ بغض رکھتا ہے در حقیقت وہ ایمانی جذبات اورتقاضوں سے قطعاً محروم ہے، اور بے بہرہ ہے،ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی شخص مسلمان ہو اوراس کو اسلام کی خاطر ہجرت کرنے والوں اوراس کی وجہ سے اپنے وطن جائیدادوں اور خاندانوں کو چھوڑ دینے

(۱)...... معارف القرآن،ج:۸،ص:۳۸۱

والے محبوب نہ ہوں اسی طرح وہ شخص بھی ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو ایمان اور پیغمبر خدا کو ٹھکانہ دینے اور مدد کرنے والوں کو محبوب نہ رکھتا ہو"۔ (۱)

فائدہ:

حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ مسلمان وہی ہوسکتا ہے جس کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت ہو، جس کا دل مہاجرین وانصار کی محبت وعظمت سے لبریز ہو۔ اور جس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض ہو بقول حضرت کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ "وہ قطعاً ایمان سے محروم ہے"۔

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر:

۳)......اسی طرح اس مذکورہ بالا آیت مقدسہ کی تفسیر میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر "روح البیان" میں فرماتے ہیں کہ:

"وعن عطاء قال قال عليه السلام :من حفظني في أصحابي كنت له يوم القيامة حافظاًومن شتم أصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين۔فالرافضة والخوارج ونحوهم شر الخلائق خارجون من أقسام المؤمنين لأن الله تعالىٰ رتبهم على ثلاثة منازل : المهاجرين والأنصار والتابعين الموصوفين بماذكرالله فمن لم يكن من التابعين بهذه الصفة كان خارجاًمن أقسامهم "۔(۲)

ترجمہ: حضرت عطا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے میرے صحابہ کے بارے میں مجھے

---

(۱)...... معارف القرآن، ج:۸،ص:۲۹

(۲)...... تفسیر روح البیان، ج:۱۵، ص:۲۱۹

محفوظ رکھا (میرے صحابہ کی کسی قسم کی کوئی برائی بیان نہیں کی یا میرے صحابہ کی کسی بھی قسم کی کوئی گستاخی نہیں کی) تو میں اس کے لئے قیامت کے دن محافظ ہوں گا، اور جس نے میرے صحابہ کو گالیاں دیں تو اس پر اللہ کی بھی لعنت ہو فرشتوں کی بھی لعنت ہو اور تمام لوگوں کی بھی لعنت ہو۔ پس رافضی، خوارج اور ان جیسے دیگر بدترین مخلوق مومنوں کی قسموں سے خارج ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی تین درجات میں درجہ بندی کی ہے: مہاجرین، انصار اور وہ لوگ جنہوں نے ان مہاجرین وانصار کی اس طریقہ پر تابعداری کی جس کا خود اللہ نے ذکر کیا ہے۔ (ان کے دلوں میں مہاجرین وانصار کی محبت بھری ہوئی ہو، اور وہ ان مہاجرین وانصار کے لئے درجات کی بلندی کی دعائیں بھی کرتے ہوں) پس وہ لوگ جو اس طریقہ پر مہاجرین وانصار کی تابعداری نہ کریں (ان کے دلوں میں مہاجرین وانصار کی محبت نہ ہو) تو وہ مؤمنوں کے اقسام سے خارج ہیں۔

فائدہ: علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: روافض اور خوارج دائرۂ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے تین درجات بیان کئے ہیں یعنی مہاجرین، انصار اور تابعین باحسان اور روافض وخوارج تابعین باحسان نہیں ہیں، کیونکہ ان کے دلوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت نہیں اور جس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت نہ ہو وہ دائرۂ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا، لیکن یہ بات صرف روافض وخوارج تک محدود نہیں بلکہ تا قیامت آنے والی نسلوں میں سے جو بھی شخص صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض وعناد رکھے گا وہ

روافض کی طرح دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا۔

علامہ ثعلبی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر:

۴)......مذکورہ بالا آیت تفسیر کرتے ہوئے ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف تفسیر ''الکشف والبیان'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت أمرتم بالاستغفار لأصحاب محمد ﷺ فسببتموهم، سمعت نبيكم ﷺ يقول: لا تذهب هذه الأمة حتى يلعن آخره أولها"۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ: تمہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے استغفار کیا کرو، لیکن تم نے انھیں برا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک کہ اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعن طعن نہ کریں۔

یعنی جب وہ وقت آئے گا کہ آخری زمانہ کے لوگ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین پر لعن طعن کرنا شروع کریں گے تو وہ وقت اس امت کی ہلاکت کا ہوگا، غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا زمانہ بالکل وہی زمانہ ہے جس کے بارے میں ام المومنین فرما رہی ہیں، آج مختلف انداز و بیان اور مختلف حیلوں بہانوں سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کے کرداروں پر جو کیچڑ اچھالا جا رہا ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔

(۱)...... الکشف والبیان ج:۹ ص:۲۸۲

آگے مزید گفتگو کرتے ہوئے ایک اور روایت ذکر کی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وإذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعن الله شركم"

کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کی شان میں گستاخی کر رہے ہوں، تو انھیں کہہ دو کہ تم بدترینوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اس روایت سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں:

اول:...... یہ کہ گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم پر اللہ کی لعنت ہے، اور لعنت سے مراد رحمت سے دوری ہوتی ہے، تو جب گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کی رحمت سے دور ہے تو اس کا معذب ہونا یقینی ہے۔

دوم:...... یہ کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں وہ فرمان نبوی کے مطابق بدترین لوگ ہیں۔

سوم:...... یہ کہ حضور ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ: تم ان سے کہہ دو کہ تم بدترین لوگوں پر خدا کی لعنت ہو۔ یہاں قولوا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ ان کو یہ کہنا واجب ہوگا اگر وجوب کے لئے نہ مانیں تو کم از کم استحباب کے لئے ضرور ہوگا۔ اور اگر استحباب کے لئے بھی نہ مانا جائے تو اقل درجہ میں اس سے اس بات کے کہنے کی اباحت تو ضرور ثابت ہوگی۔ فتدبر ايها الفطن اللبيب الى ماأشرت اليه

مفسر موصوف نے مزید گفتگو کرتے ہوئے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

"عن عبد الله بن يزيد الدمشقي قال أتيت الحسن فذكر كلاما إلا أنه قال: أدركت ثلاثماة من أصحاب محمد ﷺ منهم سبعون بدريا كلهم يحدثونني: أن رسول الله ﷺ قال

: "من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه۔" و الجماعة أن لاتسبوا الصحابة "۔(۱)

ترجمہ: عبداللہ بن یزید دمشقی فرماتے ہیں کہ: میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو انھوں نے کوئی بات ذکر کی اور فرمایا کہ: میں نے تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے جن میں ستر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، ان تمام حضرات نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص ایک بالشت کے بقدر بھی جماعت سے دور ہو جائے تو تحقیق اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی (یعنی وہ اسلام سے نکل گیا، آگے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ) جماعت یہ ہے کہ تم صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی نہ کرو۔

اب غور کرنے کی بات یہ ہے کہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالی دینا جماعت سے نکل جانا ہے، اور جو شخص جماعت سے نکل جاتا ہے تو مذکورہ بالا حدیث کے مطابق وہ مسلمان ہی نہیں رہتا، نتیجہ یہی نکلے گا کہ جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرے وہ مسلمان نہیں رہتا۔

بحث کے اختتام پر مفسر موصوف نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ذکر کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

"عن عبدالرحمن بن مالك بن مغول عن أبيه قال قال عامر بن شراحيل الشعبى رحمة الله عليه :يامالك! تفاضلت اليهود والنصارى على الرافضة بخصلة سئلت اليهود:من

(۱) ...... الكشف والبيان، ج:۹، ص:۲۸۲

خيـر أهل ملتكم ؟ قالوا : أصحاب موسیٰ، وسئلت النصاری من خيـر أهل ملتكم؟ قالوا:حواريو عيسیٰ، و سئلت الرافضة من شــر أهـل مـلتـكـم؟ قـالـوا: أصـحـاب محمد، أمـروا بـالاستـغـفـارلهم، فسبوهم،فالسيف مسلول عليهم إلى يوم القيـامة، لاتـقـوم لهـم رأية ولاتثبت لهم قدم ولاتجمع لهم كـلـمة كـلـماأقدوا نارا للحرب أطفأهاالله بسفك دمائهم وتـفـريـق شـملهم وإدحاض حجتهم أعاذنا الله وإياكم من الأهواء المضلة"۔(۱)

ترجمہ:عبدالرحمٰن بن مالک بن مغول اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا: اے مالک! ایک خصلت کی وجہ سے یہود و نصاریٰ روافض پر فضیلت لے گئے ، یہود سے پوچھا گیا کہ تمہارے دین میں سب سے بہترین لوگ کون گذرے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے ساتھی ، پھر نصاریٰ سے پوچھا گیا کہ تمہارے دین میں سب سے بہترین لوگ کون گذرے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوارین ، اور روافض سے جب پوچھا گیا کہ تمہارے دین میں سب سے بدترین لوگ کون گذرے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ، ان بدبختوں کو تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ صحابہ کے لئے استغفار کیا کرو،لیکن انھوں نے گالیاں دیں، پس تا قیامت تلوار ان کے لئے ننگی رہے گی ، نہ ان کی کوئی رائے قائم ہوگی اور نہ کبھی ان کے قدم ثابت رہیں گے اور نہ ہی ان کا کسی

(۱) ...... الکشف والبیان، ج:۹، ص:۲۸۲

بات پر اتفاق ہوگا، جب بھی یہ لڑائی کی آگ جلائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہی کے خون بہانے اور ان کے جماعت کے متفرق ہونے اور ان کی دلیلوں کے لچر ہونے کی وجہ سے وہ آگ بجھائیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں گمراہی کی خواہشات سے بچائے۔

علامہ سید محمود آلوسیؒ کی تفسیر:

۵)...... مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"وفی الآیة حث علی الدعاء للصحابة وتصفیة القلوب من بغض أحد منهم"۔(۱)

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے دعا کرنے اور اپنے دلوں کو ان کے بغض وعناد سے صاف رکھنے پر ابھارا گیا ہے۔

فائدہ:

معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بغض وعناد ہوگا تو وہ اس آیت کے مقتضیٰ پر عمل نہیں کرتا۔

علامہ بغویؒ کی تفسیر:

۶)...... علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تفسیر "معالم التنزیل" میں اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

"من کان فی قلبه غل علی أحد من الصحابة ولم یترحم علی جمیعهم فإنه لیس ممن عناه الله بهذه الآیة لأن الله

(۱)...... روح المعانی:۲۰/ ۴۲۹

تعالیٰ رتب المومنين على ثلاثة منازل المهاجرين والأنصار والتابعين الموصوفين بماذكرالله فمن لم يكن من التابعين بهذه الصفة كان خارجاًمن أقسامهم "۔(۱)

ترجمہ: جس شخص کے دل میں کسی بھی صحابی کے بارے میں کینہ ہو، اور وہ سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے رحمت کی دعا نہ کرتا ہو، تو وہ ان لوگوں میں شامل نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی تین درجات میں درجہ بندی کی ہے، مہاجرین، انصار اور ان کے بعد آنے والے لوگ جو ان صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی تابعداری کریں جن صفات کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ہے (بعد میں آنے والے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے دعائیں کریں اور ان کے دلوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت وتعظیم ہو، اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین سے مکمل اجتناب کرتے ہوں وغیرہ وغیرہ) پس جو شخص ان صفات کا لحاظ رکھتے ہوئے مہاجرین وانصار کی تابعداری نہ کرے، وہ مومنین کی قسموں سے خارج ہے۔ (کیونکہ مہاجرین وانصار میں سے تو وہ بن نہیں سکتا اور تابعین میں ہو سکتا تھا لیکن صفات کا لحاظ نہیں رکھا، اور مومنین کے یہی تین درجات تھے، لہٰذا جب وہ نہ مہاجر ہے، نہ انصاری ہے، اور نہ تابعین باحسان میں سے ہے، تو وہ سرے سے مومن ہی نہیں ہے)

آگے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل فرمایا ہے کہ:

---

(۱) ...... تفسیر بغوی:

"قال مالك بن أنس رحمة الله عليه:من يبغض أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ أو كان في قلبه عليهم غل فليس له حق في فيء المسلمين"۔(معالم التنزيل،ج:۸،ص:۷۹۔)

ترجمہ:امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص حضور ﷺ کے صحابہ میں سے کسی صحابی سے بغض رکھے، یا اس کے دل میں صحابہ کے بارے میں کینہ ہو، تو مسلمانوں کے مال فئی میں اس کا کوئی حق نہیں (وجہ یہی ہے کہ وہ سرے سے مسلمان ہی نہیں، تو مسلمانوں کے مال فئی میں اس کا حصہ کیسے ہوسکتا ہے؟)

امام رازیؒ کی تفسیر:

۷)......اسی مذکورہ بالا آیت مقدسہ کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی بات ارشاد فرمائی ہے، کہ ان آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے تین درجات بیان کئے ہیں: مہاجرین، انصار اور بعد میں تا قیامت آنے والے لوگ جو اپنے دلوں میں ان مہاجرین وانصار کی محبت لئے ہوئے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہوئے ان کی تابعداری کریں، لہٰذا جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ برائی کے ساتھ کرے گا تو وہ اس آیت کی رو سے اسلام سے خارج ہے، کیونکہ مہاجرین و انصار میں سے تو وہ ویسے ہی نہیں ہوسکتا اور تیسرے درجہ میں وہ ہوسکتا تھا لیکن تیسرے درجہ یعنی تابعین کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ مہاجرین وانصار کے مداح اور ان کے لئے دعا گو ہوں، جب یہ ان کا گستاخ ہے اور ان کی توہین کرتا ہے تو اسلام سے خارج ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

"اعلم أن هذه الآيات قداستوعبت جميع المؤمنين لأنهم

إما المهاجرون أو الأنصار أو الذين جاؤوا من بعدهم وبين أن من شأن من جاء من بعد المهاجرين والأنصار أن يذكر السابقين وهم المهاجرون والأنصار بالدعاء والرحمة فمن لم يكن كذلك بل ذكرهم بسوء كان خارجا من جملة أقسام المؤمنين بحسب نص هذه الآية"۔ (۱)

ترجمہ: تو جان کہ ان آیات نے تمام مومنوں کا احاطہ کیا ہوا ہے، کیونکہ مومنین یا مہاجرین ہوں گے یا انصار ہوں گے، یا وہ لوگ ہوں گے جو ان کے بعد آئیں گے اور اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرمائی ہے کہ مہاجرین وانصار کے بعد آنے والوں کی شان یہ ہوگی کہ وہ مہاجرین وانصار کے لئے دعائیں کریں گے اور ان کا ذکر خیر کریں گے، لہٰذا جو شخص ایسا نہ ہو بلکہ مہاجرین وانصار کو برا بھلا کہتا ہو تو وہ مومنین کے تمام اقسام سے اس آیت کریمہ کی رو سے خارج ہے۔

علامہ قرطبیؒ کی تفسیر:

۸)...... اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"هذه الآية دليل على وجوب محبة الصحابة، لأنه جعل لمن بعدهم حظا في الفيء ما أقاموا على محبتهم وموالاتهم والاستغفار لهم وأن من سبهم أو أحدا منهم أو اعتقد فيهم شرا أنه لا حق له في الفيء"۔ (۲)

ترجمہ: یہ آیت کریمہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کے واجب ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے

(۱)...... تفسیر کبیر: ۱۵/۳۰۱

(۲)...... تفسیر قرطبی: ۱۸/۳۲

بعد آنے والے لوگوں کے لئے مال فئی میں اس شرط کے ساتھ حصہ مقرر فرمایا ہے کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کریں گے، اور ان کے لئے استغفار کریں گے، اور بیشک وہ شخص جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے یا ان میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہے یا ان کے بارے میں برا گمان رکھے، تو بیشک اس کا مال میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

فائدہ:

امام رازیؒ، علامہ قرطبیؒ، علامہ بغویؒ، علامہ آلوسیؒ، علامہ اسماعیل حقیؒ، علامہ نیشاپوریؒ، مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا ادریس کاندھلویؒ جیسے اساطین علم اور جلیل القدر مفسرین سب یہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض وعناد ہو، یا وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے وہ تو دائرۂ اسلام سے خارج ہے، باقی رہی اہل قبلہ کی تکفیر اور ضروریات دین وغیرہ کا مسئلہ تو اسے آگے جا کر ہم ایک مستقل فصل قائم کر کے بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

دوسری آیت از سورۃ الفتح

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا﴾ (۱)

(۱) ...... سورۃ الفتح، آیت: ۲۹

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ تیز ہیں کافروں کے مقابلہ میں اور مہربان ہیں آپس میں، تو انھیں دیکھے گا اے مخاطب کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں، ان کے آثار سجدہ کی تاثیر ان کے چہروں پر نمایاں ہے، یہ ان کے اوصاف توریت میں ہیں اور انجیل میں ان کا وصف یہ ہے کہ وہ جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی اور پھر اس نے اپنی سوئی کو قوی کیا اور پھر وہ اور موٹی ہوئی اور پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی، یہ نشو ونما صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس لئے دیا تا کہ کافروں کو ان سے جلائے، اور اللہ نے ان سے جو ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک کام کئے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔(۱)

مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ کی تفسیر:

۱)......اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ ایک بڑی جامع اور بلیغ مدح صحابہ رضی اللہ عنہم ہے، جو خود قرآن مجید نے بیان کر دی ہے، اور شاتمین صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف ایک حجت قوی و دلیل قطعی ہے۔(۲)

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی تفسیر:

۲)......اسی آیت مقدسہ کی تفسیر میں شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس

---

(۱)...... تفسیر ماجدی، ص:۱۰۲۹

(۲)...... تفسیر ماجدی، ص:۱۰۲۹

کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: پھر اخیر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک صفت ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارُ﴾ بیان فرمائی کہ کافر اسلام کی اس کھیتی کو دیکھ کر غیظ وغضب میں آجائیں یہ نہیں فرمایا: ''لِيَغِيظَ بِهِمُ الْأَعْدَاءُ'' کہ ان کے دشمن یہ دیکھ کر جلیں گے، تا کہ یہ چیز اس عنوان سے واضح ہو جائے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے جلن اور غیظ وغضب رکھنے والے کفر کے مرتکب اور کافر ہیں کہ خدا تعالیٰ جن کو پسند کرے، ان کی مدح کرے یہ لوگ ان پر جرح وطعن کریں اور ان سے جلیں تو ظاہر ہے کہ اس بڑھ کر اور کون سا درجہ کفر کا ہوگا؟ اور ایسا طرز یقیناً اس پر دلالت کرے کہ ایسے لوگوں کو دراصل خدا ہی سے دشمنی اور ضد ہے۔

مواہب لدنیہ میں ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت سے روافض کی تکفیر پر استدلال کیا ہے، کیونکہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں اور ان سے بغض نص قرآنی سے کفر ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول اور فتویٰ کی تائید بہت سے اکابر فقہاء اور ائمہ سے منقول ہے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا گیا کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص وتوہین کرتا ہے، تو اس پر یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا کہ جو شخص بھی صبح کو اس حالت میں اٹھے کہ اس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض ہے تو یقیناً یہ اس آیت اسی پر منطبق ہے۔ (۱)

مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کی تفسیر:

۳)...... مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ان صفات کمال کے ساتھ مزین فرمایا اور ان کو ضعف کے بعد قوت، قلت کے بعد کثرت بخشی۔ یہ

---

(۱)...... معارف القرآن: ۷/ ۲۸۰

سب کام اس لئے ہوا تا کہ ان کو دیکھ کر کافروں کو غیظ ہو، اور وہ حسد کی آگ میں جلیں۔ حضرت ابوعروہ زبیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھے ایک شخص نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص کے کچھ کلمات کہے، تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ پوری آیت تلاوت کر کے جب ''لیغیظ بھم الکفار'' پر پہنچے تو فرمایا کہ: جس شخص کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے ساتھ غیظ ہو تو اس آیت کی وعید اس کو ملے گی۔(۱)

حافظ علامہ ابن کثیرؒ کی تفسیر:

۴)...... حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

"عن أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ :لاتسبوا أصحابی،فوالذی نفسی بیده لوأن أحدکم أنفق مثل أحد ذهباماأدرك مد أحد هم ولا نصیفه"۔(۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستہ میں خرچ کرے تو وہ اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا جس مقام پر میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک مد یا آدھا مد اللہ کی راہ میں

---

(۱)...... معارف القرآن، ج:۸، ص:۹۴

(۲)...... تفسیر ابن کثیر، ج:۷، ص:۳۶۳

خرچ کر کے پہنچے ہیں۔

فائدہ:

یہاں اس روایت میں "لاتسبوا" صیغۂ نہی ہے، اور نہی تحریم کیلئے ہوتی ہے، تو اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔

اسی طرح آگے جا کر مزید گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

"ومن هذه الآية انتزع الإمام مالك رحمة الله عليه في رواية عنه بتكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة، قال: لأنهم يغيظونهم ومن غلظ الصحابة فهو كافر لهذه الآية ووافقه طائفة من العلماء على ذلك ـ والأحاديث في فضائل الصحابة والنهي عن التعرض لهم بمساءة كثيرة ويكفيهم ثناء الله عليهم ورضاه عنهم"۔(١)

ترجمہ: اور اسی آیت سے ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان روافض کی تکفیر کی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتے ہیں اور فرمایا کہ: یہ روافض صحابہ رضی اللہ عنہم پر غصہ ہوتے ہیں اور جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم پر غصہ کرے تو وہ اس آیت کی رو سے کافر ہے، اور علماء کی ایک جماعت نے امام مالک کے اس فتوی کی موافقت کی ہے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور ان کے بارے میں بری گفتگو سے پرہیز کے بارے میں احادیث بہت زیادہ وارد ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا خود ان کی تعریف کرنا اور ان سے راضی ہو جانا ہی ان کے لئے کافی ہے۔

(۱) ...... تفسیر ابن کثیر، ج:۷، ص:۳۶۰

علامہ ثعلبی نیشاپوری رحمہ اللہ کی تفسیر:

۵)......اسی آیت مبارکہ کی تفسیر میں ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی ﷺ لعلی: یاعلی! أنت فی الجنة وشیعتك فی الجنة وسیجیء بعدی قوم یدعون ولایتك لھم لقب یقال له الرافضة فإن أدرکتھم فاقتلوھم فإنھم مشرکون قال: یارسول اللہ! ماعلامتھم؟ قال یاعلی! إنھم لیست لھم جمعة ولا جماعة یسبون أبابکر وعمر"۔ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ: اے علی! تو اور تیری جماعت جنتی ہے، اور عنقریب میرے بعد ایک قوم آئے گی جو تیری ولایت کا دعویٰ کرے گی ان کا ایک لقب ہوگا جس کو روافض کہا جائے گا، اگر تو نے ان کو پالیا تو ان کو قتل کرو بیشک وہ مشرک ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے اللہ کے رسول! ان کی کیا علامت ہوگی؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی! ان کا نہ جمعہ ہوگا نہ جماعت اور وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیں گے۔

فائدہ:

اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

اول:...... خود حضور ﷺ نے حضرات شیخین کی گستاخی کرنے کی وجہ

(۱)...... الکشف والبیان، ج:۹، ص:۶۷

سے روافض کو مشرک کہا ہے۔

دوم:...... آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اگر تو نے ان کو پالیا تو ان کو قتل کرو۔ معلوم ہوا کہ جو شخص خواہ وہ رافضی ہو یا غیر رافضی، حضرات شیخین کی شان میں گستاخی کرے تو وہ مشرک اور واجب القتل ہو جاتا ہے، کیونکہ اگر وہ واجب القتل نہ ہوتا تو حضور ﷺ حضرت علی کو ان کے قتل کرنے کا حکم نہ دیتے۔

تیسری آیت از سورۃ التوبہ

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (۱)

ترجمہ: اور جو مہاجرین وانصار میں سے سابق ومقدم ہیں، اور جتنے لوگوں نے نیک کرداری میں ان کی پیروی کی اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں کہ ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، ان میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۲)

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی تفسیر:

۱)...... اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد ادریس

(۱)...... سورۃ التوبۃ آیت: ۱۰۰

(۲)...... تفسیر ماجدی

کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس آیت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا مومن کامل ہونا معلوم ہوا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کافر و منافق سے راضی نہیں ہوتا،

کما قال تعالیٰ: ﴿ان اللّٰہ لا یرضیٰ عن القوم الفاسقین﴾

و قال تعالیٰ: ﴿ان اللّٰہ لا یرضیٰ عن القوم الکافرین﴾

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ کافر تھے اور نہ منافق، الغرض اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہاجرین اور انصار کی مدح فرمائی اور انھیں جنت کی خوشخبری دی اور ان کو اپنی خوشنودی کا پروانہ عطا کیا کہ اللہ ان سے راضی ہوا۔ یہ وہ عظیم فائز المرامی ہے کہ اس کے بعد کامیابی کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس آیت نے منکرین صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی، اس آیت نے تمام مہاجرین و انصار کا ایمان ثابت کر کے فرقہ امامیہ کے عقیدے کو خاک میں ملا دیا۔ (۱)

امام رازیؒ کی تفسیر:

۲)...... مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام المفسرین حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"دلت علی أن من اتبعھم إنما یستحقون الرضوان والثواب بشرط کونھم متبعین لھم بإحسان"۔ (۲)

ترجمہ: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آنے والے لوگ اللہ کی رضامندی اور ثواب کے اس شرط پر مستحق ہوں گے کہ وہ نیک طریقے کے مطابق صحابہ رضی اللہ عنہم کی تابعداری کریں۔

(۱) ...... معارف القرآن،ج:۳،ص:۵۱۲

(۲) ...... تفسیر کبیر

فائدہ:

یہ مضمون پہلے بھی کئی حوالوں میں گذرا ہے کہ بعد میں آنے والے لوگوں کی تابعداری کے لئے شرط یہ ہے کہ ان کے دلوں میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت وعظمت موجود ہو، اور وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معیارِ حق تسلیم کرتے ہوئے انکے طریقے پر چلیں، تب وہ کامیاب ہوسکتے ہیں اور انکی تابعداری مقبول ہوسکتی ہے، لہٰذا جن لوگوں کے دلوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت نہیں یا کوئی بدبخت (العیاذ باللہ) صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں توہین کا مرتکب ہے، تو اس کے اعمال قطعاً مقبول نہیں، کیونکہ وہ تابعین باحسان کی شرط پر پورا نہیں اترتا۔

حافظ علامہ ابن کثیرؒ کی تفسیر:

۳)...... مذکورہ آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

”فقد أخبر اللّٰه العظيم أنه قد رضى عن السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم بإحسان۔ فياويل من أبغضهم أو سبهم أو أبغض أو سب بعضهم ولاسيما سيد الصحابة بعد الرسول وخيرهم وأفضلهم أعنى الصديق الأكبر و الخليفة الأعظم أبابكر بن أبى قحافة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه فإن الطائفة المخذولة من الرافضة يعادون أفضل الصحابة و يبغضونهم ويسبونهم عياذا باللّٰه من ذلك، و ذلك يدل على أن عقولهم معكوسة وقلوبهم منكوسة فأين هؤلاء من الإيمان بالقرآن إذ يسبون من رضى اللّٰه عنهم“۔ (۱)

---

(۱)...... تفسیر ابن کثیر، ج:۴، ص:۲۰۳

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ مہاجرین اور انصار میں سے جو سابقین ہیں ان سے اور جنھوں نے نیک طریقے پر ان کی تابعداری کی، ان سے راضی ہوا۔ پس ہلاکت اور بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھے یا ان کی گستاخی کرے، یا ان میں سے کسی ایک سے بغض رکھے، یا کسی ایک کو برا بھلا کہے، اور بالخصوص ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو نبی کریم ﷺ کے بعد سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سردار اور سب صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے افضل اور بہتر یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرے۔ پس روافض کا ایک رسوا فرقہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا ہے اور سارے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض اور سب کو گالیاں دیتے ہیں العیاذ باللہ من ذلک اور ان کا یہ قبیح فعل اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے عقل الٹے اور ان کے دل اوندھے ہوگئے ہیں، پس ان لوگوں کا کس طرح قرآن پر ایمان ہوسکتا ہے جب کہ وہ ان لوگوں کو برا بھلا کہتے ہیں جن سے اللہ راضی ہوگیا ہے۔

چوتھی آیت از سورۃ الصافات

﴿ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴾ (۱)

ترجمہ: پھر ابراہیم نے ستاروں کو ایک نگاہ بھر کے دیکھا اور کہہ دیا کہ میں مضمحل ہوں۔ (۲)

---

(۱) ...... سورۃ الصافات/۸۸،۸۹

(۲) ...... تفسیر ماجدی

علامہ آلوسیؒ کی تفسیر:

اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ:

"ومنها ما روى ابن مسعود أن النبي ﷺ قال: إذا ذكر القدر فامسكوا وإذا ذكر أصحابي فامسكوا، وإذا ذكر النجوم فامسكوا"۔ (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تقدیر کا ذکر ہونے لگے تو رک جاؤ، اور جب میرے صحابہ کے بارے میں کوئی برا بھلا کہنا شروع کرے تو رک جاؤ۔ اور جب ستاروں کا ذکر ہونے لگے تو رک جاؤ۔

فائدہ:

اس روایت میں سرکار دوعالم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ جب کسی مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بری گفتگو شروع ہونے لگے تو رک جاؤ۔ رک جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس گفتگو میں شریک نہ ہونا، بلکہ اس گفتگو کرنے والوں کو بھی اگر طاقت ہو تو روکنا ہے، اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں زبان بند رکھا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں، چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے العقیدۃ الواسطیۃ میں اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

---

(۱)...... روح المعانی، ج:۱۷، ص:۱۶۴

”ومن أصول أهل السنة والجماعة : سلامة قلوبهم وألسنتهم لأصحاب رسول الله ﷺ............“الخ (۱)

ترجمہ: اہل السنۃ والجماعۃ کے اصولوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنے دلوں اور اپنی زبانوں کو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں محفوظ رکھتے ہیں۔

یعنی ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے محاسن کو بیان کرنا چاہئے، ان کی لغزشوں، خطاؤں، باہمی رنجشوں، مشاجرات اور خصومات کو بیان کرنے سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام لغزشوں کو معاف کرکے انھیں مغفرت اور رضامندی کا پروانہ دیا ہے، تو پھر کسی کو کوئی حق نہیں کہ ان کے کردار پر حرف گیری کرے۔ بلکہ فقہاء کرام نے تو یہاں تک بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان ہی لوگوں سے محبت فرماتے ہیں جو اپنی زبانوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں خاموش رکھتے ہیں، چنانچہ امام ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ:

”إني أحب من أحبهم الله وهم الذين يسلم منهم أصحاب محمد ﷺ“۔(۲)

ترجمہ: میں ان لوگوں سے محبت کرتا ہوں جن سے اللہ محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جن کی زبان درازیوں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں۔

امام ابوحفص عمر بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ: جس شخص کا دل شرک اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بغض سے خالی ہو اگرچہ وہ باقی تمام گناہوں کا مرتکب کیوں نہ

---

(۱) ...... العقيدة الواسطية ص:۱۱۱

(۲) ...... حلية الأولياء ج:۸ ص:۱۰۳

ہو، بہر حال اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

"لوأن رجلاارتکب کل خطيئة ماخلا الشرك بالله وخرج من الدنيا سليم القلب لأصحاب رسول الله ﷺ غفرالله له"(۱)

ترجمہ: اگر کوئی شخص شرک کے علاوہ باقی تمام گناہوں کا ارتکاب کرے اور دنیا سے اس حال میں رخصت ہو جائے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اس کا دل صاف ہو تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائیں گے۔

پانچویں آیت از سورۃ الاحزاب

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾ (۲)

ترجمہ: بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ان پر اللہ لعنت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے عذاب ذلیل کرنے والا تیار کر رکھا ہے۔ (۳)

حافظ علامہ ابن کثیر کی تفسیر:

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت بیان کی ہے کہ:

"عن عبدالله بن مغفل المزني قال قال النبي ﷺ: الله الله في أصحابي لاتتخذوهم غرضا بعدي فمن أحبهم فبحبي أحبهم و من أبغضهم فببغضي أبغضهم ومن آذاهم فقد

(۱)...... الفوائد والأخبار والحکایات، رقم: ۴۴۔

(۲)...... سورۃ الاحزاب/۵۷

(۳)...... تفسیر ماجدی

آذاني ومن آذاني فقد آذى الله ومن آذى الله يوشك أن يأخذه"۔ (۱)

ترجمہ: اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے معاملہ میں میرے بعد ان کو اپنے طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس شخص نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا پہنچائی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی اور جو اللہ کو ایذا پہنچاتا ہے قریب ہے کہ اللہ اس کو عذاب میں پکڑے گا۔

فائدہ:

یہ حدیث اپنے مفہوم میں بالکل صاف اور واضح ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف اعلان فرمایا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اذیت دینا مجھے اذیت دینا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ''معارف القرآن'' میں لکھتے ہیں کہ:

''اس حدیث سے جیسا یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ کی ایذا سے اللہ تعالیٰ کی ایذا ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو ایذا پہنچانا یا ان کی شان میں گستاخی کرنا رسول اللہ کی ایذا ہے۔ (۲)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صاف بتا دیا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی

(۱) …… تفسیر ابن کثیر، ج:۶، ص:۴۸۰۔

(۲) …… معارف القرآن: ۲۲۷/۷

شان میں گستاخی درحقیقت سرکارِ دو عالم ﷺ کو ایذا دینا ہے۔ اور علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ حضور ﷺ کو ایذا دینا کفر ہے، چنانچہ خود حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ کو کسی طرح کی ایذا پہنچائے آپ کی ذات یا صفات میں کوئی عیب نکالے خواہ صراحۃً یا کنایۃً وہ کافر ہو گیا۔(۱)

اسی طرح علامہ تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"والأذى في حقه وحق رسوله كفر"۔(۲)

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت دینا کفر ہے۔ اب غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی بقول مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کو اذیت دینا ہے اور حضور ﷺ کو اذیت دینا بھی بقول مفتی صاحب کفر ہے، تو معلوم ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کفر ہے۔ اور یہی بات فقہاء کرام نے لکھی ہے، چنانچہ ''الجوہرۃ النیرۃ'' میں لکھا ہے کہ:

ومن سب الشيخين أو طعن فيهما فقد كفر۔(۳)

ترجمہ: جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرے تو وہ کافر ہے۔

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد صرح في الخلاصة والبزازية بأن الرافضي إذا سب الشيخين وطعن فيهما كفر۔(٤)

---

(۱) ...... معارف القرآن، ج:۷، ص:۲۲۹

(۲) ...... السیف المسلول، ص:۱۰۵

(۳) ...... الجوهرة النيرة، كتاب السير، باب أسلم وعليه جزية

(۴) ...... البحر الرائق، كتاب السير، باب أحكام المرتدين

ترجمہ: فتاوی بزازیہ اور خلاصۃ الفتاوی میں لکھا ہے کہ اگر کوئی رافضی حضرات شیخین کی گستاخی کرے یا ان کے بارے میں لعن طعن کرے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

نوٹ:

جو حکم شیخین کے گستاخ کا ہے آیا باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کے گستاخ کا بھی وہی حکم ہے یا نہیں؟ اور آیا گستاخِ صحابہ فتویٰ کی رو سے کافر ہے یا نہیں؟ اس کی مکمل تفصیل آگے مستقل فصلوں میں آئے گی۔ ان شاء اللہ

چھٹی آیت از سورۃ الکوثر

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ﴾ (۱)

ترجمہ: ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے، سو آپ اپنے پروردگار کی نماز پڑھئے، اور قربانی کیجئے یقیناً بے نام و نشان ہو کر تو آپ کا دشمن ہی رہے گا۔ (۲)

علامہ ثعلبی کی تفسیر:

اس سورۂ مبارکہ کی تفسیر میں ''تفسیر الثعلبی'' میں لکھا ہے کہ:

"وعن أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ: إن لحوضي أربعة أركان فأول ركن منها في يد أبي بكر والثاني في يد عمر، والثالث في يد عثمان والرابع في يد علي فمن أحب أبابكر وأبغض عمر لم يسقه أبو بكر،

---

(۱)......سورۃ الکوثر، آیت:

(۲)...... [تفسیر ماجدی

ومن أحب عمر وأبغض أبابكر لم يسقه عمر، ومن أحب عثمان وأبغض علي لم يسقه عثمان ، ومن أحب عليا وأبغض عثمان لم يسقه علي، ومن أحسن القول في أبي بكر فقد أقام الدين ومن أحسن القول في عمر فقد أوضح السبيل ، ومن أحسن القول في عثمان فقد استناربنورالله ، ومن أحسن القول في علي فقد استمسك بالعروة الوثقى، ومن أحسن القول في أصحابي فهومومن ومن أساء القول في أصحابي فهومنافق" ۔(١)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ: میرے حوض (حوض کوثر) کے چار کونے ہیں، پہلا کونا ابوبکر کے ہاتھ میں دوسرا کونا عمر کے ہاتھ میں تیسرا کونا عثمان کے ہاتھ میں اور چوتھا کونا علی کے ہاتھ میں ہوگا پس جس شخص نے ابوبکر سے محبت کی اور عمر سے بغض رکھا تو ابوبکر اسے نہیں پلائیں گے اور جس نے عمر سے محبت کی اور ابوبکر سے بغض رکھا تو عمر اسے نہیں پلائیں گے اور جس نے عثمان سے محبت کی اور علی سے بغض سے رکھا تو عثمان اسے نہیں پلائیں گے اور جس نے علی سے محبت کی اور عثمان سے بغض رکھا تو علی اسے نہیں پلائیں گے اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھی بات کہی تو تحقیق اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے عمر کے بارے میں اچھی بات کہی تو تحقیق اس نے حق کے راستے کو واضح کیا اور جس نے عثمان کے بارے میں اچھی بات کہی تو تحقیق اس نے اللہ کے نور

(۱)...... تفسیر الثعلبی، سورۃ الکوثر

سے روشنی حاصل کی، اور جس نے علی کے بارے میں اچھی بات کہی تو تحقیق اس نے مضبوط رسی کو تھاما اور جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اچھی بات کہی تو وہ مومن ہے، اور جس نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بری باتیں کیں تحقیق وہ منافق ہے۔

فائدہ:

اس روایت میں خلفاء اربعہ کی فضیلت اور ان کے ساتھ بغض وعناد رکھنے والوں کے انجام کا صراحت کے ساتھ ذکر ہوا ہے کہ جو شخص ان کے ساتھ بغض رکھتا ہے (العیاذ باللہ العظیم) تو وہ قیامت کے دن حوض کوثر سے محروم ہے اور جو شخص حوض کوثر سے محروم ہو جائے تو اس کی تباہی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے، اسی طرح اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی علامت یہ بتائی ہے کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں اچھی بات اور ان کی تعریف کرے گا اور منافق کی نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں برا بھلا کہے گا۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الشفاء'' میں امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول اسی مضمون کا ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایوب سختیانی نے فرمایا ہے کہ:

"ومن أحسن الثناء علی أصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقد برئ من النفاق ومن انتقص أحدا منهم فهو مبتدع مخالف للسنة والسلف الصالح وأخاف أن لا يصعد له عمل إلى السماء حتى يحبهم جميعا ويكون قلبه سليما"۔(۱)

---

(۱) ...... الشفاء، ج:۲، ص:۴۲

ترجمہ: جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اچھی تعریف کرتا ہے وہ نفاق سے بری ہے، اور جو ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے وہ بدعتی ہے، سنت اور سلف صالحین کے طریقے کے مخالف ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اس کا کوئی عمل قبولیت کے لئے اس وقت تک آسمان پر نہیں جائے گا جب تک وہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت نہ کرے، اور اس کا دل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض سے بچا ہوا نہ ہو۔

امام فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جو ایک بہت بڑے فقیہ، محدث اور بزرگ گزرے ہیں ان کا ارشاد گرامی ہے کہ:

"حب أصحاب محمد ﷺ ذخر ادخره رحم الله من ترحم علی أصحاب محمد ﷺ وإنما يحسن هذا كله بحب أصحاب محمد"۔(۱)

ترجمہ: میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا ذخیرہ جمع کر رہا ہوں اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے رحم کی دعا کرتا ہے، یہ سب کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کی وجہ سے درست ہے۔

ساتویں آیت از سورۃ الاحزاب

﴿ مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴾ (۲)

ترجمہ: پھٹکار پڑے ہوئے، جہاں کہیں بھی مل گئے، پکڑ لئے گئے، اور ان کے ٹکڑے اڑا دیئے گئے۔ (۳)

(۱) ...... كتاب الشريعة، ج:۶، ص:۱۶۸۸

(۲) ...... سورۃ الاحزاب، آیت:۶۱

(۳) ...... تفسیر ماجدی

علامہ سعدی کی تفسیر:

۱)......اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے عبدالرحمٰن بن یاسر بن عبداللہ السعدی فرماتے ہیں کہ:

"ولهذا كان سب آحاد المومنين موجباللتعذير بحسب حالته وعلومرتبته فتعزيرمن سب الصحابة أبلغ وتعزيرمن سب العلماء وأهل الدين أعظم من غيرهم"۔(۱)

ترجمہ: یہی وجہ ہے کہ عام مومنین کو گالیاں دینا موجب تعزیر ہے، ہر شخص کی حالت اور مرتبہ کے مطابق ،لہٰذا جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دے تو اس کی تعزیر زیادہ ہوگی، اسی طرح جو شخص اہل دین اور علماء کو گالی دے تو اس کی تعزیر بھی باقیوں کے بہ نسبت زیادہ ہوگی۔

فائدہ:

اس عبارت میں مفسر موصوف نے یہ وضاحت کی ہے کہ مومنین کو گالی دینے اور برا کہنے سے تعزیر واجب ہوتی ہے، پھر جس شخص کو گالی دی ہے اس کے مرتبہ اور دینی مقام کو سامنے رکھتے ہوئے تعزیر دی جائے گی۔علماء کو جو گالی دے اس کی تعزیر اس شخص سے زیادہ ہوگی جو غیر عالم کو گالی دے، اسی طرح جو شخص حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے، اسکی تعزیر سب سے زیادہ ہوگی، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد سب سے مقدس جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کی ہے۔تعزیر کے بارے میں یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ شرعاً تعزیر کی کوئی حد متعین نہیں، بلکہ یہ حاکم اور قاضی کی اپنی صوابدید پر ہے،

(۱)...... تیسیر الکریم الرحمن، ج:۱، ص:۱۷۱

یعنی اگر قاضی مناسب سمجھے تو مجرم کو تعزیراً قتل بھی کرسکتا ہے، یہ بات فقہائے احناف کے مسلمہ اصولوں میں سے ہے اور کسی کو اس سے انکار نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ تعزیرات کا دائرہ وسیع ہوتا ہے، جرم کی نوعیت کے لحاظ سے بیک وقت ایک یا متعدد سنگین نوعیت کی سزائیں لاگو کی جاسکتی ہے کیونکہ تعزیری سزاؤں کی سنگینی یا خفیف ہونے کا انحصار جرم کی نوعیت پر ہوتا ہے جرم اگر انتہائی سنگین نوعیت کا ہو، اور مستوجب حد جرائم سے بھی اس کی سنگینی بڑھ جاتی ہو تو حکومت وقت کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جرم کی سنگین نوعیت کے اعتبار سے اس کی سزا حد سے بھی زیادہ شدید تجویز کرے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح معانی الآثار'' (۱) امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''العرف الشذی'' (۲) اور حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اعلاء السنن'' (۳) میں اس مؤقف کو راجح بتایا ہے۔

اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے دور حاضر کے محقق عالم شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم ''تکملۃ فتح الملہم'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"الأمر فی تعیین قدر الضربات موکول إلیٰ رأی الإمام والقاضی بقدرشدة الجنایة وخفتها فیجوز له اختیار ما شاء فی عددالضربات بالغاًمابلغ،فیجوز أن یزید به علیٰ قدر الحد ایضاًوهومذهب مالك"۔(٤)

ترجمہ: تعزیر بالضرب کی صورت میں کوڑوں کی مقدار کے تعین

---

(۱) ...... شرح معانی الآثار: ۲/۷۲

(۲) ...... العرف الشذی: ص ۴۲۶

(۳) ...... اعلاء السنن: ۱۱/ ۷۴۳

(۴) ...... تکملة فتح الملهم: ۲/۵۱۰

کا اختیار جرم کے سنگین یا خفیف ہونے کے اعتبار سے حاکم
وقت یا قاضی کو حاصل ہے، لہٰذا وہ جتنے کوڑے مناسب سمجھے،
متعین کرے، حتیٰ کہ حد کی سزا سے بھی زیادہ سنگین سزا تجویز کر
سکتا ہے اور یہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب ہے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام صاحب مدظلہ نے اور اقوال بھی ذکر کئے ہیں اور بحث کے اختتام پر اسی قول کی ترجیح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”وذكر شيخنا التهانوي هذه الآثار في إعلاء السنن (١) عن محلىٰ إبن حزم وصحح بعضها وحسن بعضها ورجح من أجل ذالك قول مالك وأبي ثور وأبي يوسف والطحاوي كما رجحه الشيخ الأنور في العرف الشذي“۔ (٢)(٣)

ترجمہ: ہمارے شیخ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایات اعلاء السنن (جلد ۱۱ صفحہ ۷۳۷) پر علامہ ابن حزم کے محلیٰ سے ذکر کئے ہیں اور ان میں سے بعض کی تصحیح اور بعض کی تحسین کی ہے اور ان آثار کی وجہ سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام ابی ثور رحمۃ اللہ علیہ، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو ترجیح دی ہے (کہ تعزیر بالضرب کی صورت میں کوڑوں کی تعیین کا اختیار امام اور قاضی کو حاصل ہے) جس طرح کہ اسی قول کو علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے العرف الشذی (صفحہ ۴۲۶) پر ترجیح دی ہے۔

اسی طرح ابوحنیفہ وقت علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ، علامہ خیرالدین الرملی

(۱) ...... إعلاء السنن (۱۱/۷۳۷)

(۲) ......العرف الشذی ص۴۲۶

(۳) ......تکملہ فتح الملهم، ج:۲، ص: ۵۱۵

رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہوئے ''البحر الرائق'' میں فرماتے ہیں کہ:

"إذ يجوز الترقي في التعزير إلى القتل إذا عظم موجبه"(٤)

ترجمہ: اگر تعزیر کو لازم کرنے والا جرم بڑا ہو تو تعزیر کی سزا قتل تک پہنچ سکتی ہے۔ لہٰذا جو شخص کسی صحابی کی شان میں تنقیص یا توہین کا ارتکاب کرے اور حاکم وقت یا قاضی وقت مناسب سمجھے تو اسے سزائے موت بھی دے سکتا ہے۔

علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر:

۲)......اسی طرح اسی آیت مقدسہ کی تفسیر میں علامہ احمد بن محمد بن ابراہیم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"عن أنس رضي الله تعالىٰ عنه قال كان بين رجل وبين أبي بكر شيء فنال الرجل من ابي بكر فغضب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حتى غمر الدم وجهه فقال: ويحكم ذروا أصحابي و أصهاري واحفظوني فيهم لأن عليهم حافظا من الله عزوجل و من لم يحفظني فيهم تخلى الله منه ومن تخلى الله منه يوشك أن يأخذه"۔ (٢)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کچھ تلخی ہوگئی اور اس آدمی نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو کچھ برا بھلا کہا جس کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے شدید غصہ ہوگئے کہ رخ انور سرخ ہوگیا، فرمایا: تمہاری بربادی ہو، چھوڑو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اور

---

(۱)...... البحر الرائق، فصل في الجزية

(۲)...... الكشف والبيان، ج:۸، ص:۶۳

میرے سسرال کو ان کے بارے میں میری حفاظت کرو (یعنی میرا لحاظ رکھتے ہوئے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا نہ کہو) کیونکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ ہے، اور جو ان کے بارے میں میری حفاظت نہیں کرے گا تو اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے اور جس کی حفاظت کی ذمہ داری سے اللہ تعالیٰ بری ہو گیا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے پکڑ لے

فائدہ:

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا درحقیقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی اور غصہ کا سبب ہے اور اس کائنات میں اس شخص سے زیادہ ازلی بدبخت اور کون ہوگا جو فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ناراض کرنا اپنے لئے تباہی کا سامان کرنا ہے، لہٰذا خیال رکھنا چاہئے کہ کسی وقت زبان سے کوئی جملہ ایسا نہ نکلے جو توہین صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمرے میں آ کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔

آٹھویں آیت از سورۃ النساء

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی، اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم

(۱)...... سورۃ النساء، آیت: ۵۹

اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی خوشتر ہے۔(۱)

علامہ نیشاپوری کی تفسیر:

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"مکحول عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله ﷺ یامعاذ أطع کل أمیر وصل خلف کل إمام ولا تسبن أحدا من أصحابی" ۔(۲)

ترجمہ: امام مکحول حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کیا کرو، اور ہر امام کے پیچھے نماز پڑھا کرو اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کو ہرگز برا بھلا نہ کہو۔

فائدہ:

یہاں "لا تسبن" میں نون تاکید کا ہے، آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تاکیداً منع فرمایا کہ: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی بھی صحابی کو برا بھلا نہ کہو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے تو یہ تصور بھی ممکن نہیں کہ وہ کسی صحابی کو برا بھلا کہتے کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ، محبت کرنے والے، ہمدرد اور غمخوار تھے، جس کا تذکرہ خود رب کریم نے رحماء

(۱) ...... از تفسیر ماجدی:

(۲) ......الکشف والبیان: ۳/۳۳۶

بینہم کے ساتھ کیا ہے، لیکن درحقیقت آپ ﷺ کا منشا مبارک آئندہ آنے والے لوگوں کو منع کرنا تھا کہ بعد میں کوئی آکر میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر حرف گیری نہ کرے۔

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا وہ قبیح جرم ہے کہ جس کی نحوست کی وجہ سے العیاذ باللہ توبہ کی توفیق بھی سلب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ امام بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"نظرت في هذا الأمر فوجدت لجميع الناس توبة إلا من تناول أصحاب رسول الله ﷺ فإن الله عزوجل حجز عنهم التوبة"۔ (۱)

ترجمہ: میں نے دین کے معاملے میں غور کیا تو مجھے یہ بات معلوم ہوگئی کہ تمام لوگوں کے لئے توبہ ہے مگر جو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتا ہے، اس کی توبہ نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے توبہ کی توفیق ہی سلب کر لی ہے۔

توبہ کی توفیق اس وجہ سے سلب ہوتی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی ایک قبیح ترین قسم کی بدعت ہے، اور بدعتی جب تک اپنی بدعت سے باز نہیں آتا اس وقت تک اسے توبہ کی توفیق نہیں ملتی۔

یہی بات حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمائی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتے اور سب سے بری بدعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا ہے۔

امام بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہہ کر حضرت فضیل بن عیاض نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا پختہ عمل صحابہ کرام

(۱)...... المجالسة، للدينوري: ۶/۳۹۷

رضی اللہ عنہم کی محبت کو بناؤ اگر تو قیامت کے دن ریت کے ذرات کے برابر گناہ لے کر آئے گا تو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمادے گا لیکن اگر تیرے دل میں ذرہ برابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں بغض ہوا تو تیرا کوئی عمل تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔(۱)

نویں آیت از سورۃ آل عمران

﴿اَفَغَیۡرَ دِیۡنِ اللّٰہِ یَبۡغُوۡنَ وَلَہٗۤ اَسۡلَمَ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ طَوۡعًا وَّکَرۡہًا وَّاِلَیۡہِ یُرۡجَعُوۡنَ﴾(۲)

ترجمہ: سو کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کسی طریقہ کو تلاش کررہے ہیں؟ درآنحالیکہ اس کے فرمانبردار ہیں جو کوئی بھی آسمانوں میں اور زمینوں میں ہیں، خواہ یہ فرمانبرداری رضاو اختیار سے ہو یا بے اختیاری سے، اور سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔(۳)

علامہ قرطبی کی تفسیر:

اس آیت مقدسہ کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"قال عليه السلام لاتسبوا أصحابی فإن أصحابی أسلموا من خوف الله وأسلم الناس من خوف السيف" ۔(٤)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ: میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں نہ دو، بیشک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کے خوف سے مسلمان

---

(۱) ...... المجالسہ دینوری، ج:۵ ص:۴۱۲

(۲) ...... آل عمران،آیت:۸۳

(۳) ...... تفسیر ماجدی

(۴) ...... تفسیر قرطبی، ج:۴ ص:۱۲۸

ہوئے جب کہ لوگ تلوار کے ڈر سے مسلمان ہوئے ہیں۔

فائدہ:

یہ روایت اگر ایک طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنے سے روکتی ہے تو دوسری طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی صفائی اور خلوص کا بھی زبان رسالت سے سند فراہم کرتی ہے۔

دسویں آیت از سورۃ النساء

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾ (١)

ترجمہ: اگر تم ان بڑے کاموں سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں، بچتے رہے تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں دور کریں گے، اور تمہیں ایک مقرر مقام پر داخل کریں گے۔ (۲)

علامہ ابن کثیر کی تفسیر:

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

" قال ابن ابی حاتم حدثنا ابوزرعة حدثنا عثمان بن ابی شيبة حدثنا جرير عن مغيرة قال كان يقال شتم ابی بكروعمر رضی الله عنهما من الكبائر۔ قلت وقد ذهب طائفة من العلماء إلى تكفيرمن سب الصحابة وهوروایة عن مالك بن انس رحمه الله وقال محمد بن سيرين: ماأظن أحدا ينتقص أبابكر و عمر و هويحب رسول الله ﷺ "۔(۳)

() ...... سورۃ النساء آیت:۳۱

() ...... تفسیر ماجدی

() ...... تفسیر ابن کثیر، ج:۲، ص:۲۸۴

ترجمہ: حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں: علماء کی ایک جماعت نے ہر اس شخص کو کافر کہا ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہے اور ان علماء میں سے حضرت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں، امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: میرا خیال نہیں ہے کہ جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتا ہو اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی ہو (صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دونوں اکٹھی نہیں ہوسکتی)

فائدہ:

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سمیت کئی علمانے گستاخِ صحابہ کی تکفیر کی ہے، اس موضوع پر ہم آگے مستقل فصل قائم کر کے گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ

بہر حال! اس بات میں تو روئے زمین پر بسنے والے کسی بھی مسلمان کا اختلاف نہیں کی گستاخِ صحابہ ازلی بدبخت، فاسق، لعنت خداوندی کا مستحق اور غدار دین ہے۔ ہاں! تکفیر میں علما کا اختلاف رہا ہے جس کی وضاحت آگے آئے گی۔

مذکورہ عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات شیخین کی گستاخی کبیرہ گناہ ہے۔ ان حضرات سے محبت رکھنا ایک مومن کے لئے لازمی ہے، مشہور تابعی امام مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"حب ابی بکر وعمر ومعرفة فضلهما من السنة"۔(۱)

(۱) ...... العلل للامام احمد: ۱/۴۵۲

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت اور ان کی فضیلت کی معرفت حاصل کرنا سنت ہے۔

بلکہ اس سے بڑھ کر حضرات شیخین کی محبت کو واجب بھی کہا گیا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا

"حب ابی بکر وعمر من السنة ؟ قال لا ! فریضة"(۱)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ حضرات شیخین کی محبت سنت ہے؟ تو حضرت حسن نے فرمایا کہ: نہیں! بلکہ فرض ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

" کان صالح السلف یعلمون أولادھم حب ابی بکر وعمر کما یعلمون السورة او السنة "۔(۲)

ترجمہ: حضرات سلف صالحین اپنی اولاد کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محبت اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی سنت سکھاتے تھے۔

(۱)...... کتاب الرقائق والحکایات، ص:۱۷۱

(۲)...... مسند الامام ابی القاسم الجوھری، ص:۱۱۰

باب دوم

گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم احادیث کے آئینہ میں

پہلے باب میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور حضراتِ مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ توہین صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سنگین جرم اور قبیح ترین گناہ ہے، یہاں تک کہ بعض علمانے تو گستاخِ صحابہ کی تکفیر بھی کی ہے۔

صحابہ کرام قدسیوں کی اس جماعت کا نام ہے جنھوں نے تلواروں کے زخم کھا کر، تیروں کا نشانہ بن کر، نیزوں سے چھلنی ہو کر، سینوں پر گرم پتھروں کے بوجھ اٹھا کر، آگ کے انگاروں پر لیٹ کر، سولیوں پر چڑھ کر، زندان کے اسیر بن کر الغرض ہر قسم کے ظلم وستم کو تو برداشت کیا مگر فخر موجودات، سردار کونین، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیے ہوئے عہد و پیاں میں ذرہ برابر بھی کمی کو نہیں آنے دیا۔

اب اس باب میں ان احادیث مبارکہ کو ذکر کیا جائے گا جن میں توہین صحابہ کی مذمت اور گستاخِ صحابہ کے بارے میں وعیدوں کا مضمون ہو۔

جہاں تک حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب کا تعلق ہے تو ان سے تو کتب حدیث بھری پڑی ہیں، محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں مناقب کے ابواب قائم کرکے فرداً فرداً ایک ایک صحابی کے بارے میں زبان نبوت سے جو منقبت بیان ہوئی ہو، اسے ذکر کیا ہے۔ بے شمار احادیث مبارکہ ایسی ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عظمت ورفعت، عفت وپاک دامنی، اخلاص وللّٰہیت، تقوی وطہارت، جرأت وبہادری، وفاداری وجانثاری اوران کے جذبہ اطاعت وہمدردی کے مضامین کو سموئے ہوئے ہیں، لیکن ہمارا موضوع چونکہ توہین صحابہ کے حوالے سے ہے اس لئے ہم اس باب میں فضائل ومناقب کی احادیث کو ذکر کرنے کے بجائے صرف ان احادیث کو ذکر کریں گے جن میں توہین صحابہ کا مضمون ہو یا گستاخِ صحابہ کے حوالے سے کوئی حکم وارد ہوا ہو۔ وباللہ التوفیق۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا:

حدیث نمبر......١:

"عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی ﷺ: لاتسبوا أصحابی فلوان احدکم انفق مثل احد ذهبا مابلغ مد احدهم ولا نصیفه"۔(١)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، تم میں سے اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے بقدر سونا بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرڈالے تو اس مرتبے

(١) ...... صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم الحدیث: ٣٦٧٣

تک نہیں پہنچ سکتا، جس مرتبے تک میرے صحابہ ایک مد یا آدھا مد خرچ کر کے پہنچے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ کی تشریح:

اس حدیث پاک کی تشریح میں شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ''فتح الباری'' میں لکھتے ہیں کہ:

"اختلف فی ساب الصحابی فقال عیاض رحمة اللّٰہ علیه ذهب الجمهور إلی انه یعزر وعن بعض المالکیة یقتل ۔وخص بعض الشافعیة ذلك بالشیخین والحسنین فحکی القاضی الحسین رحمة اللّٰہعلیه فی ذلك وجهین وقواه السبکی رحمة اللّٰہ علیه فی حق من کفر الشیخین وکذا من کفر من صرح النبی ﷺ بایمانه اوتبشیره بالجنة اذا تواتر الخبر بذلك عنه لما تضمن من تکذیب رسول اللّٰہ ﷺ"۔(۱)

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والے شخص کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اسے تعزیر لگائی جائے گی اور بعض مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا اور بعض شافعیہ نے قتل حضرات شیخین اور حضرات حسنین کے گستاخ کے ساتھ خاص کیا ہے۔ قاضی حسین نے اس میں دو وجہیں ذکر کی ہیں اور امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قتل والی سزا کو اس شخص کے حق میں تقویت دی ہے

(۱)...... فتح الباری، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، ج:۷، ص:۳۶۔

جو حضرات شیخین کی تکفیر کرتا ہو اور اسی طرح اس شخص کی تکفیر کرتا ہو جس کے ایمان کی صراحت حضور ﷺ نے کی ہو یا اسے جنت کی خوشخبری دی ہو اور یہ بات تواتر سے ثابت ہو گئی ہو، کیونکہ اس میں ضمناً حضور ﷺ کی تکذیب لازم آ رہی ہے۔

تشریح مذکور سے ثابت شدہ چند امور:

شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱)...... بقول قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ گستاخِ صحابہ کو تعزیر لگائی جائے گی اور تعزیر کی نوعیت یا تعزیر کی مقدار کے حوالے سے مفصل گفتگو پہلے باب میں گذر چکی ہے۔

۲)...... بعض مالکیہ کے ہاں گستاخِ صحابہ کی سزا قتل ہے۔

۳)...... بعض شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور اسی طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرتا ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔

۴)...... امام تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ جو شخص حضرات شیخین کی تکفیر کرتا ہو یا اس شخص کی تکفیر کرتا ہو جس کے ایمان کی صراحت زبان نبوت سے ہوئی ہو یا اسے حضور ﷺ نے جنت کی خوشخبری دی ہو اور یہ بات تواتر سے ثابت ہو چکی ہو تو ایسے گستاخ کو قتل کیا جائے گا کیونکہ ان دونوں صورتوں میں ضمناً سرکار دو عالم ﷺ کی تکذیب لازم آ رہی ہے۔

ملا علی القاری کی تشریح:

اسی طرح اس روایت مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے مشہور حنفی محدث اور فقیہ حضرت ملا علی القاری رحمۃ اللہ علیہ "مرقاۃ المفاتیح" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"وقد صرح بعض علمائنابانه يقتل من سب الشيخين ففي كتاب السيرمن كتاب الاشباه والنظائرللزين بن نجيم: كل كافر تاب فتوبته مقبولة في الدنياوالآخرة إلاجماعة الكافر بسب النبي وسب الشيخين أواحدهما و بالسحراوبالزندقة و لو امراة اذا اخذ قبل توبته وقال سب الشيخين و لعنهما كفر و ان فضل عليا عليهمافمبتدع كذا في الخلاصة وفي مناقب الكردي يكفراذا انكر خلافتهما او ابغضهما لمحبة النبي صلى الله عليه وسلم لهما۔ (۱)

ترجمہ: ہمارے بعض علما نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ جو شخص حضرات شیخین کی گستاخی کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ زین بن نجیم کی کتاب "الاشباہ والنظائر" کی کتاب السیر میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ: ہر کافر جب توبہ کرتا ہے تو اسکی توبہ دنیا وآخرت دونوں میں مقبول ہوتی ہے مگر ایک جماعت ایسی ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں، ایک وہ شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی وجہ سے اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی گستاخی کی وجہ سے یا دونوں میں سے کسی ایک گستاخی کی وجہ سے کافر ہو گیا ہو، یا جادو کی وجہ سے یا زندقہ کی وجہ سے اگر چہ عورت ہی کیوں نہ ہو، جبکہ اسے توبہ کرنے سے پہلے پکڑ لیا جائے۔ اور

---

(۱) ...... مرقاۃ المفاتیح، باب مناقب الصحابۃ، ج:۱۷، ص:۳۰۱

یہ بھی کہا ہے کہ حضرات شیخین کی گستاخی کرنا یا ان پر لعن طعن کرنا کفر ہے اور اگر حضرت علی کو ان پر فضیلت دی تو بدعت ہے، خلاصۃ الفتاوی میں اسی طرح لکھا ہے اور علامہ کردی رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص شیخین کی خلافت سے انکار کرتا ہو یا اس وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت فرمایا کرتے تھے تو وہ بھی کافر ہو جائیگا۔

ملا علی القاریؒ کی تشریح سے ثابت شدہ چند امور:

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱)...... احناف کے بعض علماء کے ہاں حضرات شیخین کے گستاخ کو قتل کیا جائے گا۔

۲)...... علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں جو شخص حضرات شیخین کو برا بھلا کہتا ہو یا ان پر لعن طعن کرتا ہو تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے، اور اسکی توبہ بھی مقبول نہیں اور اگر صرف حضرت علی کو حضرات شیخین پر فضیلت دیتا ہو تو وہ بدعتی ہے۔ یہی بات خلاصۃ الفتاوی میں بھی لکھی ہوئی ہے۔

۳)...... علامہ کردی کے ہاں جو شخص شیخین کی خلافت کا منکر ہو وہ بھی کافر ہے۔

علامہ نوویؒ کی تشریح:

اسی طرح اسی مذکورہ بالا روایت کی تشریح میں شارح مسلم علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

" اعلم ان سب الصحابة حرام من فواحش المحرمات "(١)

ترجمہ: تو جان کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا حرام ہے، اور قبیح ترین محرمات میں سے ہے۔

اسی طرح اسی مذکورہ روایت کی تشریح میں ''شرح لمعۃ الاعتقاد'' میں لکھا ہے کہ:

" اذاً دل هذا الحديث على تحريم سب الصحابة المراد بالسبّ هو الشتم و كل كلام قبيح يوجب الاهانة و التنقيص و الاستخفاف حينئذ كل من استخف بالصحابة فهو ساب له كل من اتى بكلام قبيح فيه اهانة للصحابة فهو ساب لهم كذلك اللعن من باب اولى كذلك القذف او التكفير او التضليل او التفسيق كل ذلك يعتبر من السب "۔

ترجمہ: یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے، اور گستاخی کرنے سے مراد گالی دینا ہے، اور ہر وہ بری بات کرنی ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہانت کو یا ان کی شان میں تنقیص کو یا ان کے استخفاف کو واجب کرتی ہے۔ پس ہر وہ شخص جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کمی کرے وہ گستاخ کہلائے گا اور اسی طرح ہر وہ شخص جو ایسی بات کرے جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہانت ہوتی ہو وہ بھی گستاخِ صحابہ کہلائے گا اسی طرح صحابہ کو لعن طعن کرنا بطریق اولی گستاخی میں شامل ہے، اور اسی طرح ان پر تہمت لگانا یا ان کو العیاذ باللہ کافر کہنا یا گمراہ کہنا یا ان کو فاسق کہنا یہ تمام صورتیں گستاخی میں شامل ہیں۔

(١) ...... شرح النووي، باب تحريم سب الصحابة

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی قابل تعزیر جرم:

حدیث نمبر......۲:

"عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ من شتم الأنبیاء قتل ومن شتم أصحابی جلد"(۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص انبیاء کرام علیہم السلام کو گالیاں دے تو اسے قتل کیا جائے گا۔اور جو شخص میرے صحابہ کو گالیاں دے اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

روایتِ مذکورہ مستفاد دو باتیں:

اس روایت میں آپ ﷺ نے دو باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

۱)...... ایک یہ کہ جو شخص حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی گستاخی کرے، تو اسے قتل کیا جائے گا۔

۲)......اور دوسری بات یہ کہ جو شخص حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرے،تو اسے کوڑے مارے جائیں گے۔

انبیاء کرام کی شان اقدس میں کسی قسم کی کوئی بھی توہین وتنقیص وہ قبیح ترین جرم ہے ،جوخرمن ایمان کواسی لمحہ خاکستر کردیتاہے،چاروں فقہی مسالک کے فقہاء اورامتِ مسلمہ کے سوادِاعظم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ انبیاء کرام کی شان مین گستاخی کرنے والا کافراورواجب القتل ہے۔باقی اس مسئلہ کواس کی تمام جزئیات ،ممکنہ شبہات کے حل اورواردہونے والے سوالات کے جوابات سمیت بندہ نے اپنی مدلل ومفصل کتاب ''توہین

(۱) ...... المعجم الأوسط للطبرانی،رقم الحدیث:۴۶۰۲

رسالت کا شرعی حکم'' میں بیان کیا ہے۔ جو بفضل اللہ طبع ہو چکی ہے اور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

باقی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے جو ارشاد ہوا ہے کہ گستاخِ صحابہ کو کوڑے مارے جائیں گے، تو یہ تعزیر ہے، اور تعزیر جرم کی سنگینی وخفت کے لحاظ سے کم وزیادہ ہو سکتی ہے، اسکی وضاحت گذر چکی ہے، ہاں اس حدیث سے یہ بات صراحت سے معلوم ہوتی ہے کہ توہین صحابہ جرم ہے اور جرم بھی ایسا کہ قابل تعزیر ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہم تک دین اور تعلیمات نبویہ کے پہنچانے کا گراں قدر وسیلہ ہیں، اگر ان پر سے اعتماد اٹھ جائے، تو پورے دین کی عمارت متزلزل ہو جاتی ہے، اس وجہ سے شاتمین صحابہ کا منہ بند کرنا بقائے دین کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔

گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم شفاعتِ نبوی سے محروم:

حدیث نمبر......۳:

"عن ابی سلمة بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیه قال سمعت رسول الله ﷺ وذکر الشفاعة فقال اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار قیل لی یامحمد! اشفع، فأخرج من أحببت قال فقال رسول الله ﷺ فشفاعتی یومئذ محرمة علی احد ممن شتم اصحابی "۔(۱)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ آپ ﷺ

(۱) ...... الامالی بن بشران، رقم الحدیث:۵۴۷

شفاعت کا ذکر فرما رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت جنت میں اور اہل نار دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! (ﷺ) تو شفاعت کر اور جسے چاہے تو دوزخ سے نکال۔ راوی کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: اس دن میری شفاعت ہر اس شخص پر حرام ہے، جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتا ہو۔

فائدہ:

اس روایت میں گستاخِ صحابہ کے لئے بہت بڑی وعید ہے، قیامت کے دن سب سے بڑی امید ہی تو شفاعت محمدی ﷺ ہے (اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اپنے فضل سے نصیب فرمائے) اگر اس دن یہ آس ہی ٹوٹ گئی تو ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔

گستاخِ صحابہؓ پر اللہ کی لعنت:

حدیث:......۴:

"عن عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها قالت قال رسول اللّٰه ﷺ لا تسبوا أصحابی لعن اللّٰه من سب أصحابی"۔(۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں مت دیا کرو، اللہ کی لعنت ہے اس شخص پر جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے۔

علامہ ہیثمیؒ کی تصحیح:

علامہ ابن حجر ہیثمی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت سنداً بالکل صحیح ہے،

(۱)...... المعجم الأوسط للطبرانی برقم الحدیث:۴۷۷۱

اس کے راویوں میں سے سوائے علی بن سہل کے باقی تمام روات صحیح بخاری کے روات ہیں، اور علی بن سہل بھی ثقہ ہیں۔

لعنت کا مفہوم:

لعنت سے مراد رحمت سے دوری ہوتی ہے جو شخص اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے تو اس کی ہلاکت اور بربادی میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

لفظ ''سب'' کا معنی و مفہوم:

یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ پہلے بھی بے شمار مقامات پر ''سبّ'' کا لفظ آیا ہے اور یہ لفظ آئندہ بھی آئے گا، اس لفظ کا ترجمہ ہم نے تمام مقامات پر ''گستاخی، یا برا بھلا کہنے کا'' کیا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ ''سبّ'' کا لفظ عام ہے اور اس کا وہ خاص معنی مراد نہیں، جس کو ہم اپنے عرف میں گالی کہتے ہیں بلکہ ہر قسم کی تعریض، حرف گیری، طعن و تشنیع اس کے مفہوم میں داخل ہے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> '' لفظ ''سبّ'' کا ترجمہ اردو میں عموماً گالی دینا کیا جاتا ہے جو کہ اس لفظ کا صحیح ترجمہ نہیں ہے، کیونکہ گالی کا لفظ اردو زبان میں فحش کلام کے لئے آتا ہے حالانکہ لفظ ''سبّ'' عربی زبان میں اس سے زیادہ عام ہے، ہر اس کلام کو عربی میں سبّ کہا جاتا ہے جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہو، گالی کے لئے ٹھیٹ لفظ عربی میں ''شتم'' آتا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

نے ''الصارم المسلول'' میں فرمایا کہ : اس حدیث میں (لاتسبوا والی حدیث مراد ہے) لفظ سبّ ایسے عام معنی کے لئے آیا ہے جو لعن طعن کرنے کے مفہوم سے عام ہے۔(۱)

گستاخِ صحابہؓ پر اللہ، ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت:

حدیث نمبر......۵:

"عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من سب اصحابی فعلیه لعنة الله و الملائكة و الناس اجمعين " (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص نے میرے صحابہ کو برا بھلا کہا تو اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

گستاخِ صحابہؓ کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں:

دیگر روایات میں ان الفاظ کا اضافہ بھی آیا ہے کہ:

"لایقبل منه یوم القيامة صرفا ولا عدلا"

کہ قیامت کے دن نہ اسکا کوئی فرض اور نہ کوئی نفل دربارِ خداوندی میں مقبول ہوگا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ کا انتخاب ہیں:

اور تفسیر قرطبی میں علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ذکر کیا ہے،

(۱)...... مقام صحابہ، ص:۴۴

(۲)...... المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۱۲۷۰۹

وہاں اس روایت کے شروع میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں کہ:

" ان اللہ عزوجل اختارنی واختارلی اصحابی فجعل منھم وزراء واختانا واصھارا "(۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے مجھے چنا، اور میری صحبت کے لئے میرے صحابہ کو چنا ان میں سے بعضوں کو میرے وزرا، خسر اور داماد بنایا۔

گستاخِ صحابہؓ کی نجات نہیں:

حدیث نمبر......۶: جامع الاحادیث میں حدیث نمبر۱۵۶۰۳ کے تحت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"کل الناس یرجوا النجاۃ یوم القیامۃ الامن سب اصحابی فان اھل الموقف یلعنونھم "۔(۲)

ترجمہ: قیامت کے دن سارے لوگ نجات اور خلاصی کی امید رکھیں گے مگر جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے اسے کوئی امید نہیں ہوگی، کیونکہ تمام اہل موقف اس پر لعنت کریں گے۔

اللہ کی قسم! صحابہ رضی اللہ عنہم کو کوئی نہیں پہنچ سکتا:

حدیث:......۷: جمع الجوامع میں حدیث نمبر۵۱۶ کے تحت امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک روایت ذکر کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

---

(۱)...... تفسیر قرطبی:

(۲)...... جامع الاحادیث۔حدیث نمبر: ۱۵۶۰۳

"لاتسبوا اصحابی، لعن اللّٰہ من سب اصحابی، فوالذی نفسی بیدہ لوان احدکم انفق مثل احد ذھبا، مابلغ مد احدھم، ولا نصیفہ"۔(۱)

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جو میرے صحابہ کی گستاخی کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو میرے صحابہ کے ایک مد یا آدھے مد تک نہیں پہنچ سکتا۔

مد کی تشریح:

اس روایت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''مد عرب کا ایک پیمانہ ہے، جو وزن کے لحاظ سے آج کل کے مروج تقریباً ایک سیر کے برابر ہوتا ہے، اس حدیث نے بتلایا کہ سید الانبیاء ﷺ کی زیارت وصحبت وہ نعمت عظیمہ ہے جس کی برکت سے صحابی کا عمل دوسروں کے مقابلہ میں وہ نسبت رکھتا ہے کہ ان کا ایک سیر بلکہ آدھا سیر دوسروں کے پہاڑ برابر وزن سے بڑھا ہوا ہوتا ہے، ان کے اعمال کو دوسروں کے اعمال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا''۔(۲)

(۱)...... جمع الجوامع۔حدیث نمبر: ۵۱۶

(۲)...... مقام صحابہ، ص: ۴۴

گستاخِ صحابہؓ کی عیادت، جنازہ، نکاح وغیرہ ممنوع:

حدیث نمبر......۸: جامع الاحادیث میں حدیث نمبر ۱۶۴۴۹ کے تحت ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"لاتسبوا اصحابی فانه یجیء فی آخرالزمان قوم یسبون اصحابی فاذا مرضوا فلاتعودوهم واذا ماتوافلاتشهدوهم و لا تناكحوهم ولا توارثوهم ولاتسلموا عليهم ولاتصلوا عليهم"۔ (۱)

ترجمہ: میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو بیشک آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہے گی پس اگر یہ لوگ بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر یہ مر جائیں تو ان کے پاس مت جاؤ اور ان کے ساتھ آپس میں نکاح ومیراث کا معاملہ بھی نہ کرو، اور ان پر سلام بھی نہ کرو اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھو۔

حدیث مذکور سے ثابت شدہ چند احکام:

مذکورہ بالا روایت نے گستاخِ صحابہ کے حوالے سے چند احکامات دیئے ہیں کہ:

۱)...... گستاخان صحابہ کی عیادت نہ کرو۔

۲)...... ان کے ہاں تعزیت کے لئے مت جاؤ۔

۳)...... ان کو سلام نہ کرو۔

---

(۱) ...... جامع الاحادیث: ۱۶۴۴۹

۴)...... ان کے ساتھ نکاح نہ کرو، نہ کراؤ۔

۵)...... نہ ان کا وارث بنو، نہ ان کو وارث بناؤ۔

۶)...... اور نہ ہی ان پر نماز جنازہ پڑھو۔

اگر دیکھا جائے تو یہ ساری باتیں کفار کے حق میں ہوتی ہیں کہ کافر کو سلام نہیں کیا جاتا، کافر کے ساتھ نکاح کا معاملہ نہیں ہوسکتا، کافر نہ مسلمان کا وارث بن سکتا ہے، نہ مورث اور نہ ہی کافر کا جنازہ پڑھا جاتا ہے، اَز روئے فتویٰ گستاخِ صحابہ کافر ہے یا نہیں؟ یہ بات تو آگے آئے گی، لیکن یہ روایت ایک بہت بڑی وعید ہے اور اس کی تہدید سب پر واضح ہے، بلکہ اگر غور کیا جائے تو اس روایت کی رو سے گستاخِ صحابہ کفار سے بھی زیادہ بدبخت ہے، کیونکہ کافر کی عیادت سے نہیں روکا گیا، بلکہ ایک مسلمان کے حسن معاشرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ کافر کی بھی عیادت کرے، لیکن یہاں گستاخِ صحابہ کی عیادت تک سے بھی روکا گیا ہے، اس سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ توہین صحابہ کس قدر سنگین جرم ہے؟ اس روایت پر اگرچہ محدثین نے بہت زیادہ کلام کیا ہے، لیکن اس کے مؤیدات ومشاہدات موجود ہیں، جس کی وجہ سے یہ قابل بیان ہوسکتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے، تو اس پر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"لا تجالسه ولاتواكله ولاتشاربه واذا مرض فلاتعده"(۱)

ترجمہ: نہ اس کے ساتھ بیٹھو، نہ اس سے مل کر کھاؤ پیو، اور جب بیمار پڑ جائے، تو اس کی بیمار پرسی بھی نہ کرو۔

---

(۱)...... الذيل على طبقات الحنابلة لابن رجب الحنبلي، ج:۱، ص:۱۳۳

گستاخِ صحابہؓ کا ٹھکانہ جہنم:

حدیث نمبر......۹:

"عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من احسن القول فی اصحابی فقد برئ من النفاق ومن اساء القول فی اصحابی کان مخالفا لسنتی ومأواہ النار وبئس المصیر"۔ (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے میرے صحابہ کے متعلق اچھی گفتگو کی تو تحقیق وہ منافقت سے بری ہو گیا، اور جس نے میرے صحابہ کے بارے میں بدگوئی کی تو وہ میری سنت کا مخالف ہے، اس کا ٹھکانہ آگ ہے، جو کہ بہت بری جگہ ہے لوٹنے کی۔

فائدہ:

اس روایت میں گستاخِ صحابہ کے لئے شدید قسم کی وعید ہے کہ بزبان نبوت اس کا ٹھکانہ آگ کو بتایا جارہا ہے، باقی جن کے ہاں گستاخِ صحابہ کافر ہے، تو ان کے ہاں تو کافر ہونے کی وجہ سے اس کا ٹھکانہ آگ ہی ہونا بے غبار سی بات ہے، اور جن فقہاء کے ہاں گستاخِ صحابہ کافر نہیں، بلکہ فاسق ہے، تو ان کے ہاں بھی گنہگار گناہوں کے بقدر جہنم میں جائے گا اور گستاخِ صحابہ چونکہ شفاعت سے بھی محروم ہے، اس وجہ سے اس کو اپنے اس سنگین گناہ کے بقدر آگ میں رہنا پڑے گا۔ العیاذ باللہ

(۱) ...... شرف النبوۃ، ص: ۳۴

ابوبکرؓ و عمرؓ سے بغض سبب کفر:

حدیث نمبر......۱۰:

”عن جابررضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ حب ابی بکروعمر من الإیمان وبغضهما کفروحب الأنصارمن الإیمان وبغضهم کفروحب العرب من الإیمان وبغضهم کفر،ومن سب أصحابی فعلیه لعنة اللّٰہ ومن حفظنی فیهم أنا أحفظه یوم القیامة“۔ (۱)

ترجمہ: حضرتِ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کی محبت ایمان کی علامت ہے اوران دونوں سے بغض رکھنا کفر ہے، اورانصار کی محبت ایمان کی علامت ہے اوران سے بغض رکھنا کفر ہے، اوراہل عرب کی محبت ایمان کا جزو ہے، اوران سے بغض کفر ہے، اور جس نے میرے صحابہ کی گستاخی کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہو، اور جس نے ان صحابہ کے بارے میں مجھے بچایا (میرا لحاظ رکھتے ہوئے ان پر طعن وتشنیع کرنے سے بچارہا) میں قیامت کے دن اس کی حفاظت (شفاعت) کروں گا۔

مذکورہ روایت سے ثابت شدہ امور:

اس روایت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:

۱)......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وعمر فاروق رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کی علامت ہے اوران سے بغض رکھنا کفر ہے۔

(۱) ...... مظاہر حق:۱/۲۶۳

۲)...... انصار اور اہل عرب کی محبت جزو ایمان اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے۔

۳)...... جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

۴)...... جس نے دنیا میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں برا بھلا کہنے اور ان کی توہین وتنقیص کرنے سے اپنے آپ کو دور رکھا، کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کو قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے بچائیں گے غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بدگوئی سے بچنے والے کے لئے کل قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم محافظ ہوں گے، تو پھر ساری زندگی مدح صحابہ اور دفاع صحابہ عن مطاعن الاعداء میں گزار کر یہ سعادت حاصل کرنا یقیناً بہت ہی سستا سودا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

گستاخِ شیخین سے قتال کا حکم:

حدیث نمبر......۱۱:

"عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سيأتی من بعدی قوم لهم نبز يقال الرافضة فإن أدركتهم فاقتلهم فإنهم مشركون قال قلت يارسول اللہ! ما العلامة فيهم ؟ قال يفرطونك بما ليس فيك ، يطعنون على السلف ، وفي رواية ينتحلون حب أهل البيت وليسوا كذلك ، وآية ذلك أنهم يسبون أبابكروعمر"۔(۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) ...... الصواعق المحرقة :

نے ارشاد فرمایا کہ: عنقریب میرے بعد ایک قوم آئے گی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع ان کی علامت ہوگی، اور ان کو روافض کہا جائے گا، اے علی! اگر تو نے ان کو پا لیا تو ان سے قتال کرنا، کیونکہ وہ مشرک ہوں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تیری ایسی صفات بیان کریں گے جو تجھ میں نہیں ہوں گی، اور وہ سلف صالحین پر لعن طعن کریں گے۔ اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ وہ اہل بیت سے محبت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ وہ ایسے ہوں گے نہیں، اور ان لوگوں کی علامت یہ ہوگی کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہیں گے۔

فائدہ:

اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آنے والے زمانے میں ایک فتنہ کے بارے میں مطلع فرمایا ہے، کہ اے علی! روافض کے نام سے ایک گروہ پیدا ہوگا، جو صحابہ رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کریں گے اور حضرات شیخین کو برا بھلا کہیں گے اگر تو نے ان کو پالیا تو ان سے قتال کرنا کیونکہ یہ لوگ مشرک ہوں گے۔ تقریباً یہی مضمون ایک دوسری روایت میں بھی آیا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

"عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم :یاعلی! ألا أدلك علی عمل إذا فعلته كنت من أهل الجنة وإنك من أهل الجنة إنه سيكون بعدی أقوام يقال لهم الرافضة، فإن أدركتهم فاقتلهم فإنهم مشركون، قال علی : سيكون بعدنا

أقوام ينتحلون مودتنا يكونون علينا مارقة وآية ذلك أنهم يسبون أبابكر و عمر"۔(۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اے علی! کیا تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تو وہ کرے گا تو تو جنتیوں میں سے ہو جائے گا اور بیشک تو جنتیوں میں سے ہی ہے۔ میرے بعد ایک ایسی قوم آئے گی جن کو روافض کہا جائے گا اے علی! اگر تو نے ان کو پالیا تو ان سے قتال کرنا بیشک وہ مشرک ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعد ایسی اقوام ہوں گی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گی، حالانکہ وہ ہمارے دین سے نکلتی ہوئی ہوں گی، اور ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ ابوبکر و عمر کو برا بھلا کہیں گی۔

گستاخِ صحابہؓ کے فعل پر لعنت کا حکم:

حدیث نمبر......۱۲:

"عن عبد الله بن عمر قال رسول الله ﷺ إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على شركم"۔(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا بھلا کہہ رہے ہوں تو تم یہ کہو کہ تم بدترینوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۱) ...... کنز العمال، رقم الحدیث:۳۱۶۳۶

(۲) ...... سنن ترمذی، ج:۲، ص:۲۲۹

فائدہ:

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حرف گیری ہو رہی ہو تو وہاں سے خاموش ہو کر گزر جانا ایک مومن کی شان نہیں ہے۔

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ گستاخِ صحابہ پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے، اور یہ کہ مخلوقات میں سے سب سے بدترین گستاخِ صحابہ ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک کی تشریح میں حضرت ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ:

"فيه إشارة الى ان لعنهم يرجع اليهم فانهم اهل الشر والفتنة و ان الصحابة من اهل الخير المستحقين للرضاوالرحمة"۔ (۱)

ترجمہ: اس روایت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان گستاخان کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن طعن کرنا خود ان ہی کی طرف لوٹتا ہے، کیونکہ یہ شاتمین ہی شر اور فتنہ والے ہیں (جو کہ اصل میں لعنت کے مستحق ہوتے ہیں) اور بیشک صحابہ تو اہل خیر ہیں، جو کہ اللہ کی رضامندی اور اسکی رحمت کے مستحق ہیں (نہ کہ اس کی لعنت کے)

گستاخِ صحابہ امت کے بدترین لوگ:

حدیث نمبر......۱۳:

"إن شرارأمتي أجرؤهم على صحابتي" ۔ (۲)

ترجمہ: میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو میرے صحابہ پر برا بھلا کہنے میں جرات کرتے ہوں۔

---

(۱) ...... مرقاة المفاتيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصحابة

(۲) ...... كنز العمال، رقم الحديث: ۳۲۴۸۵

گستاخِ صحابہ کی میدان حشر میں تذلیل:

حدیث نمبر......۱۴:

”عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ یجمع الناس غدا فی الموقف ثم یلتقط منھم قذفة أصحابی و مبغضوھم فیحشرون إلی النار“۔(۱)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل قیامت کے دن تمام انسانوں کو حشر کے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر ان میں سے چن چن کر ان لوگوں کو اٹھایا جائے گا جو میرے صحابہ پر بہتان تراشتے ہیں اور اپنے دلوں میں ان سے بغض رکھتے ہیں پھر ان سب کو جہنم کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔

گستاخیٔ صحابہ سے بچنے کی ترغیب:

حدیث نمبر......۱۵:

”عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لاتسبوا أصحاب محمد ﷺ فلمقام أحدھم ساعة یعنی مع رسول اللہ ﷺ خیر من عمل أحدکم عمره“۔(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گذری ہوئی ان کی

(۱) ...... کنزالعمال

(۲) ...... سنن ابن ماجہ،رقم الحدیث: ۱۶۲۶

ایک گھڑی تمہارے زندگی بھر کے اعمال سے بہتر ہے۔

فائدہ:

یہی قول بعینہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح فقہ اکبر'' میں اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''منہاج السنۃ'' حضرتِ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اسی طرح سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"لمشهد رجل منهم مع رسول الله ﷺ يغبر فيه وجهه خير من عمل أحدكم عمره ولو عمر عمر نوح"۔

ترجمہ: کسی صحابی رسول کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو گیا ہو تمہارے زندگی بھر کے عمال سے افضل ہے اگرچہ تمہیں عمر نوح بھی مل جائے

گستاخِ صحابہ آپ ﷺ کا خیر خواہ نہیں

حدیث نمبر......۱۶:

"عن تميم الداری أن النبی ﷺ الدين النصيحة قلنا لمن؟ قال لله ولكتابه ولرسوله ولأئمة المسلمين وعامتهم۔(۱)

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا کس کیلئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے لئے، اسکی کتاب کے لئے، اسکے رسول کے لئے، اور مسلمانوں کے پیشواؤں اور عام لوگوں کے لئے۔

---

(۱) ...... صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۸۲

فائدہ:

اس حدیث کوعلامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ریاض الصالحین'' میں بھی ذکر کیا ہے، اور ریاض الصالحین کی شرح میں اس حدیث مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"ومن النصيحة للنبي ﷺ احترام أصحابه و تعظيمهم ومحبتهم لأن صحب الانسان لاشك أنهم خاصته من الناس وأخص به ولهذا كانت الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم خير القرون،لأنهم أصحاب رسول الله ﷺ ،فمن سب الصحابة أوأبغضهم أولمزهم أوأشار إلى شيء يبهتهم فيه فإنه لم ينصح للرسول ﷺ،وإن زعم أنه ناصح للرسول فهو كاذب ، كيف تسب أصحاب الرسول ﷺ وتبغضهم وأنت تحب الرسول وتنصح له ؟ وقد جاء عن النبي ﷺ المرء على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل؟ فإذا كان أصحاب رسول الله ﷺ يسبهم الساب المفترى الكذاب فإنه في الحقيقة قد سب الرسول ﷺ ، ولم ينصح به، بل هوفي الحقيقة قدح في الشريعة لأن حملة الشريعة إليناهم الصحابة فإذا كانوا أهلا للسب والقدح لم يوثق بالشريعة ؛ لأن نقلتها أهل ذم وقدح بل أن سب الصحابة سب لله عزوجل نسأل الله العافية وقدح في حكمته أن يختار للنبي ﷺ ولحمل دينه من هم أهل للذم والقدح......"۔(۱)

ترجمہ:اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیرخواہی کا تقاضایہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا احترام کیا جائے،اوران کی تعظیم اوران سے محبت کی جائے،کیونکہ انسان کا ساتھی

(۱) ...... شرح رياض الصالحين، باب النصيحة،ج:۱،ص:۲۱۴

لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس کا قریبی اور خاص ہوتا ہے (اور چونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، اس وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے زیادہ قریبی ہیں) یہی وجہ ہے کہ صحابہ خیرالقرون ہیں، کیونکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں، پس جس شخص نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہایا ان سے بغض رکھایا ان کی عیب جوئی کی یا ان کی نسبت کوئی ایسی شے بیان کی کہ جس کی وجہ سے ان پر تہمت آ سکتی ہو تو بیشک اس شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیر خواہی نہیں کی، اور اگر وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر خواہ ہے تو وہ جھوٹا ہے کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی کرتا ہو اور ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی برا بھلا کہتا ہو اور ان سے بغض بھی رکھتا ہو (دونوں جمع نہیں ہو سکتے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی مروی ہے کہ: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر شخص یہ دیکھے کہ وہ کس سے دوستی رکھتا ہے؟

پس جب کوئی جھوٹا، بہتان تراش اور بکواسی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے تو درحقیقت وہ گویا خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرتا ہے، بلکہ اس سے بڑھ کر وہ شریعت میں عیب لگاتا ہے، کیونکہ ہم تک شریعت کو لانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہیں تو جب وہ برا بھلا کہنے کے مستحق ہو گئے تو پھر شریعت پر اعتماد کیسے ہو سکتا ہے؟ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا درحقیقت خود رب کریم کو برا بھلا کہنا ہے۔ العیاذ

باللہ۔ اور اسکی حکمت میں عیب جوئی کرنی ہے کہ اس نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اپنے دین کی اشاعت کے لئے ایسے لوگوں کو چنا جو قابل مذمت اور عیب جوئی کے مستحق تھے۔

فائدہ:

یہ عبارت اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہے، علامہ موصوف نے بڑے ہی عمدہ انداز میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ اصحاب رسول کی توہین درحقیقت دین میں عیب جوئی، نبی کریم ﷺ کی گستاخی بلکہ خود رب کریم کی توہین اور اس کی حکمت میں عیب جوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سمیت تمام مسلمانوں کو اصحاب رسول کی سچی محبت و اطاعت نصیب فرمائے۔ آمین

صحابہ کرامؓ کے معاملہ میں درگزر کرنے کا حکم:

حدیث نمبر......۱۷: مسند بزار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"دعوا أصحابي لاتسبوا أصحابي"(۱)

میرے صحابہ سے درگذر کرو میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو۔

فائدہ:

یہ روایت بھی اپنے مفہوم میں بالکل صاف اور واضح ہے، اور سنداً بھی یہ روایت بالکل درست ہے، کیونکہ اس روایت کے تمام راوی بخاری و مسلم کے رواۃ ہیں، علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"رجاله رجال الصحيح"(۲)

(۱) ...... مسند بزار

(۲) ...... مجمع الزوائد، ج:۱۰، ص:۲۱

صحابہ رضی اللہ عنہم کی گستاخی فقر و بے کسی کا سبب:

حدیث نمبر......۱۸: الثقات لابن حبان میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت مذکور ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

"یا غلام ! إیاك و سب أصحاب محمد ﷺ فإن سبهم مفقرة"۔(۱)

ترجمہ: اے برخوردار! صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا فقر و مسکینی کا باعث ہے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا اپنے نامہ اعمال کو برباد کرنا ہے جو آخرت میں فقر و بے کسی کا باعث ہوگا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق بیہودہ گفتگو کی ممانعت:

حدیث نمبر......۱۹: المطالب العالیۃ میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ کچھ لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یاوا گوئی شروع کردی، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مهلاً عن أصحاب رسول الله ﷺ فإنا أصبنا ذنبا مع رسول الله ﷺ فأنزل الله عزوجل: ﴿لولا كتٰب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب اليم﴾ وأرجوا أن تكون رحمة من الله تعالىٰ سبقت لنا"۔ (۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں یاوا

(۱) ...... الثقات لابن حبان، ج:۸، ص:۳

(۲) ...... المطالب العالیۃ، ج:۴، ص:۳۴۰

گوئی سے باز آجاؤ، ہم سے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں غلطی ہوگئی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''کہ اگر کوئی اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جاچکا ہوتا، تو جو کچھ تم نے لیا، اس کی پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی'' اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے بارے میں سبقت لے گئی ہے۔

فائدہ:

اس روایت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے صاف بتادیا کہ کسی کو بھی یہ حق نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں یاوا گوئی کرے، کیونکہ جب خود رب کریم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی غلطیوں کو معاف فرمادیا ہے تو پھر آخر وہ کون سا قاضی ہے جو بزعم خود دربارِ عدالت لگا کر یکطرفہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں برا بھلا کہنے کا فیصلہ کرتا ہے؟

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اثر کے تحت لکھا ہے کہ:

"هذا اسناد صحيح وقد اشتمل هذا المتن على فوائد جليلة"۔

اس کی سند صحیح ہے اور یہ متن بڑے بڑے فوائد پر مشتمل ہے

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ''المستدرک'' (۱) میں کے تحت اس اثر کو ذکر کرکے اسے علی شرط الشیخین صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تلخیص المستدرک میں ان کی موافقت کی ہے۔

اہل بیت سے بغض رکھنے والا جہنمی ہے:

حدیث نمبر ۲۰...... امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں ایک روایت ذکر کی

(۱) ...... المستدرک: ۲/ ۲۲۹

ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"ان رجلاً قام بین الرکن والمقام فصلیٰ وصام وھو مبغض اھل بیت محمد، دخل النار۔"(۱)

ترجمہ: اگر کوئی شخص مسجد الحرام میں رکن اور مقام کے درمیان نماز پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو، مگر اس کے دل میں اہل بیت سے بغض ہو، تو وہ جہنمی ہے۔

فائدہ:

اس روایت کو امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے علیٰ شرط المسلم صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی موافقت فرمائی ہے۔

(۱) ...... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رقم الحدیث ۴۷۱۲

باب سوم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان پاکیزہ اور برگزیدہ ہستیوں کا نام ہے، جنہیں خود رب کائنات نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے درمیان ایک واسطہ بنایا ہے، رب کریم نے انھیں خیرامت اور امت وسط کا اولین مصداق بنا کر زبان نبوت سے ان کی ذمہ داری لگوائی کہ وہ یہ دین آگے اوروں تک منتقل کریں۔

"بَلِّغُوا عَنِّی وَلَو اٰیَۃً" ()

اور

"فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ" ()

جیسے مقدس ارشاداتِ گرامیہ پر عمل پیرا ہو کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

(۱) ......

(۲) ......

نے دینی تعلیمات اور اسلام کا پیغام پوری دنیا میں پھیلایا اور آج افغانستان اور چین جیسے دورافتادہ ممالک میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس مزارات کی موجودگی خود اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ جو ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ذمہ لگائی تھی انھوں نے اس ذمہ داری کو باکمال وتمام پورا کیا۔

چونکہ تمام دینی تعلیمات حتی کہ خود قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی بھی امت تک رسائی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کے ذریعے سے ہوئی ہے، اس وجہ سے دشمنان اسلام نے ہمیشہ سب سے پہلے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ان مقدس ہستیوں کو بدنام کرنے اور ان کے پاکیزہ کردار کو داغ دار کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے اختیار کئے تاکہ امت اور اس کے نبی کے درمیان کا یہ واسطہ کمزور پڑ جائے اور یوں بغیر کسی قد وکاوش کے اسلام کا مذہبی سرمایہ خود بخود زمین بوس ہو جائے۔

لیکن اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے اس امت کے فقہاء، متکلمین، محدثین اور مفسرین کو جنھوں نے ہر زمانہ میں دشمنوں کے اس دجل وفریب اور کفر والحاد کی مذموم کوششوں اور تحریکوں سے نہ صرف امت کو باخبر کیا ہے بلکہ ہر دور میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تقدیس ،تنقید سے بالاتر، معیار حق اور مرحوم ومغفور ہونے کی خاطر ہر میدان میں تن من دھن کی بازی لگا کر امت کو یہ پیغام دیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ناموس کے لئے مرمٹنا ایک مومن کا اعزاز وافتخار ہے۔

ابتدائی دور کی ابن سباء کی ذریت سے لے کر انیسویں صدی کی مودودیت تک جو بھی فتنہ عمیاء حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دشمنی پر اتر آیا ہے تو علماء حق نے اس فتنہ کا تعاقب کیا ہے،اور دفاع صحابہ رضی اللہ عنہم کا حق

ادا کردیا ہے۔ فجزاهم الله احسن الجزاء

پہلے باب میں قرآن مجید کی آیات مقدسہ اور حضرات مفسرین رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال سے اور دوسرے باب میں احادیث طیبہ اور حضرات محدثین کے فرامین سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ گستاخِ صحابہ فاسق ، فاجر، ملعون اور ازلی بدبخت ہے، یہاں تک کہ بعض حضرات نے تو اسکی تکفیر بھی کی ہے، اب اس باب میں حضرات فقہاء کرام، متکلمین اور دیگر سلف صالحین کے اقوال کو ذکر کیا جائے گا جس سے ثابت ہوگا کہ توہین صحابہ ایک سنگین جرم اور قبیح ترین گناہ ہے۔ وباللہ التوفیق

۱)......حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد حضرت ربیع سے فرمایا:

"یاربیع ! لاتخوضن فی أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن خصمك النبی صلى الله عليه وسلم غدا"۔(۱)

ترجمہ: اے ربیع! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بتکلف بحث وتکرار نہ کرو، کیونکہ اگر صحابہ کے بارے میں بحث وتکرار کروگے تو کل قیامت کے دن تمہارے مدمقابل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

"ماأری أن الناس ابتلوا بشتم أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا لیزید هم الله بذلك ثوابا عند انقطاع عملهم"۔(۲)

ترجمہ: میرا خیال ہے کہ لوگ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان

(۱) ...... سیر أعلام النبلاء، ج:۱۰، ص:۲۸

(۱) ...... مناقب الشافعی، ج:۱، ص:۴۴۱

میں گستاخی کرنے کے بارے میں اس بنا پر آزمائش میں مبتلا ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل ختم ہونے کے بعد ان کے نامہ اعمال میں اللہ تعالیٰ ثواب کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تو کچھ نہیں بگاڑتے ہاں اپنا نامہ اعمال سیاہ کر رہے ہیں اور ان کے اس گستاخی کرنے کی وجہ سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجر و ثواب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۲)......حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں برا بھلا کہنے والے کے بارے میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"إذا رأيت أحدا يذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسوء فاتهمه على الإسلام"۔(۱)

ترجمہ: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کو برا بھلا کہتا ہے تو اسکے اسلام کو مشکوک سمجھو۔

اسی طرح امام ابراہیم الحربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میرا خالو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کرتا ہے کیا میں اس کے ساتھ مل کر کھانا کھا سکتا ہوں؟ تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا اس کے ساتھ مل کر مت کھاؤ۔

اسی طرح امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے

---

(۱) ...... أصول الاعتقاد، ج:۷، ص:۱۲۵۲

تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"لاتجالسه ولاتؤاكله ولاتشاربه وإذا مرض فلاتعده"۔(۱)

ترجمہ: نہ اسکے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی اس سے مل کر کھاؤ پیو اور جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی بیمار پرسی بھی نہ کرو۔

اسی طرح طبقات الحنابلہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان بھی منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

"ذكرمحاسن أصحاب رسول الله ﷺ كلهم أجمعين و الكف عن ذكرمساويهم والخلاف الذى شجر بينهم فمن سب أصحاب رسول الله ﷺ أو أحدا أو تنقصه أو طعن عليهم أوعرض بعيبهم أوعاب أحدا منهم فهومبتدع ، رافضى خبيث،مخالف لايقبل الله منه صرفاولاعدلا،بل حبهم سنة و الدعاء لهم قربة، والاقتداء بهم وسيلة والأخذ بآثارهم فضيلة ...... لايجوزلأحد أن يذكرشيئامن مساويهم و لايطعن على أحدمنهم بعيب ولاينقص، فمن فعل ذلك فقد وجب على السلطان تأديبه وعقوبته ليس له أن يعفوعنه بل يعاقبه ويستتيبه فإن تاب قبل منه وإن ثبت عاد عليه بالعقوبة وخلد الحبس حتى يموت أويرجع"۔(۲)

ترجمہ: یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے محاسن کو ذکر کیا جائے اور ان کی لغزشوں کو ذکر کرنے اور ان کے مابین ہونے والے مشاجرات کو بیان کرنے سے اجتناب کیا جائے جو شخص تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ان میں سے کسی ایک صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان کی تنقیص کرتا ہے یا ان پر طعن

(۱) ...... الذیل علی طبقات الحنابلۃ ج:۱،ص:۱۴۳

(۲) ...... طبقات الحنابلۃ لابن ابی یعلیٰ، ج:۱، ص:۳۰

وملامت کرتا ہے، یا ان پر عیب لگانے کی کوشش کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک صحابی پر عیب لگاتا ہے تو وہ خبیث بدعتی رافضی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ اس کا کوئی فرض مقبول ہے اور نہ کوئی نفل۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت سنت ہے، ان کے لئے دعائے خیر قربت خداوندی کا ذریعہ ہے، ان کی اقتداء کامیابی کا وسیلہ ہے اور ان کے آثار کی اتباع میں بہت بڑا درجہ ہے...... کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ ان کی لغزشوں کو ذکر کرے، اور نہ کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ ان پر عیب لگائے یا ان کی تنقیص کرے، جو شخص ایسا کرے تو حاکم پر واجب ہے کہ اس کو سزا دے اور اسے معاف نہ کرے، اسے سخت سزا دے اور اس سے توبہ کرائے، اگر وہ توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے پھر سزا دے اور ہمیشہ قید خانے میں رکھے، یہاں تک کہ وہ رجوع کرے یا وہیں مرجائے۔

۳)......حضرت امام الحسن بن علی البربھاریؒ کا فرمان:

حضرت امام الحسن بن علی بن خلف البربھاری رحمۃ اللہ علیہ ''شرح السنۃ'' میں لکھتے ہیں کہ:

"وتذكر فضله وتكف عن زلته ولا نذكر أحدا منهم إلا بخير لقول رسول الله ﷺ اذا ذكر اصحابي فامسكوا۔وقال سفيان بن عيينة رحمة الله عليه من نطق في اصحاب رسول الله ﷺ لكلمة فهو صاحب هوى"۔(۱)

(۱) ...... شرح السنۃ، ص: ۷۵

ترجمہ: ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت و برتری کو بیان کیا کرو، اوران کی کمزوریوں سے خاموشی اختیار کیا کرو اور کسی بھی صحابی کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ بھی نہ کہا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ کا ذکر آجائے تو رک جاؤ۔ اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک حرف کی بھی زبان درازی کرتا ہے تو وہ بدعتی ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر البربھاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"واعلم انه من تناول احدا من اصحاب رسول الله ﷺ فاعلم انه اراد محمدا ﷺ وقدآذاه فی قبره"۔(۱)

خوب جان لو کہ جو شخص کسی بھی صحابی کی توہین وتنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کا ارادہ کرتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قبر مبارک میں تکلیف پہنچاتا ہے

فائدہ:

امام الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے صاف بتلادیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین وتنقیص دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین وتنقیص ہے، اوراصل بات بھی یہی ہے ، درحقیقت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کی نیت سے ہی توہین صحابہ شروع ہوگئی ہے، چنانچہ اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ دینوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ کچھ زندیق جمع ہوگئے اور انھوں نے آپس میں یہ فیصلہ کیا کہ مسلمانوں کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو برا بھلا کہا جائے، مگران میں سے ایک بڑے نے کہا:

(۱) ...... شرح السنة، ص: ۱۲۰

اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا، پھر انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ نبی ﷺ کے صحابہ کو برا کہو اور ان کی برائیاں بیان کرو، کیونکہ کہا جاتا ہے کہ جب کسی پڑوسی کو تکلیف دینا مقصود ہو تو اس کے کتے کو مارو۔ پس ان ہی لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب صحابہ جہنمی ہیں، اور یہ بھی کہا کہ حضرت علی ہی نبی ہیں، جبرائیل سے وحی پہنچانے میں غلطی ہوگئی۔ العیاذ باللہ۔ (۱)

مدینہ طیبہ کے گورنر عبداللہ بن مصعب فرماتے ہیں کہ خلیفہ مہدی نے مجھ سے پوچھا کہ جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کرتے ہیں ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ وہ زندیق ہیں، کیونکہ حضور ﷺ کی تنقیص کی تو ان میں ہمت نہ تھی تو انھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کو بیان کرنا شروع کر دیا وہ یوں گویا یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ برے لوگوں کے ساتھ رہتے تھے:

"کان یصحب صحابة السوء"۔ (۲)

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے "تاریخ بغداد" میں اس واقعہ کو قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے، مذکورہ بالا دونوں واقعات سے بغضِ صحابہ اور ان کے بارے میں لب کشائی کا پس منظر واضح ہو جاتا ہے، مگر دشمنان اسلام اپنی تمام تر تدبیروں کے باوجود اس میں کامیاب نہ ہو سکے، اور ان شاء اللہ تا قیامت ناکامی اور نامرادی ہی ان کا مقدر بن کر رہے گی۔ جب تک ایک بھی محمد کا دیوانہ اور صحابہ کا مستانہ زندہ رہے گا، توہین رسالت اور توہین صحابہ کے مرتکبین پر قہر خداوندی بن کر ٹوٹتا رہے گا۔

---

(۱) ...... مفتاح الجنة،ص:۱۲۷

(۲) ...... تعجیل المنفعة،ص:۲۳۵

۴)......حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف:

حضرت امام صاحب مایہ ناز تصنیف ''الفقہ الاکبر'' میں فرماتے ہیں کہ:

" نتولاهم جميعا ولا نذكر أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ إلا لخير"۔(۱)

ترجمہ: کہ ہم سب صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور کسی بھی صحابی کا ذکر سوائے بھلائی کے نہیں کرتے۔

۵)......حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

عبداللہ بن یزید الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"أدركت ثلاث مأة من أصحاب محمد ﷺ منهم سبعون بدريا، كلهم يحدثونني أن رسول الله ﷺ قال من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه والجماعة ألا تسب الصحابة"۔(۲)

ترجمہ: میں نے تین سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی ہے، جن میں ستر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے، ان تمام حضرات نے مجھے نبی کریم ﷺ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ جو شخص ایک بالشت کے بقدر بھی جماعت سے دور ہو جائے تو تحقیق اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی، آگے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جماعت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے

(۱) ...... الفقہ الاکبر:

(۲) ...... الكشف والبيان:

ہیں جماعت یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا نہ کہو۔

٦)......حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

تفسیر معالم التنزیل میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان منقول ہے کہ:

"قال مالك بن أنس: من يبغض أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ أو كان في قلبه عليهم غل فليس له حق في فئ المسلمين"۔(١)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی سے بغض رکھے یا اس کے دل میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں کینہ ہو تو مسلمانوں کے مال فئی میں ایسے شخص کا کوئی حصہ نہیں، (کیونکہ ایک روایت کے مطابق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایسا شخص کافر ہے، اور کافر مسلمانوں کے مال فئی کا مستحق نہیں ہوسکتا)

٧)......امام ابوجعفر الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وفرامین کے ایک مستند ترجمان ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ:

"نحب أصحاب رسول الله ﷺ ولا نفرط في حب أحد منهم و لانتبرأ من أحد منهم ونبغض من يبغضهم و بغير الخير يذكرهم، ولانذكرهم إلا بخير، وحبهم دين وإيمان وإحسان و بغضهم كفرونفاق وطغيان"۔(٢)

---

(١) ...... معالم التنزيل، ج:٨ص:٧٩

(٢) ...... شرح العقيدة الطحاوية، ص:٤٦٧

ترجمہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت کرتے ہیں، اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں افراط کا شکار نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان میں سے کسی بھی صحابی سے برأت کا ذکر کرتے ہیں، اور ہر وہ شخص جو ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے یا ان کا ذکر بھلائی کے علاوہ کرتا ہے ہم اس سے بغض رکھتے ہیں اور ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر صرف بھلائی سے کرتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان، دین اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر، منافقت اور سرکشی ہے۔

اسی طرح مزید فرماتے ہیں کہ:

"ومن أحسن القول في أصحاب رسول الله ﷺ و أزواجه الطاهرات من كل دنس وذرياته المقدسين من كل رجس فقد برئ من النفاق "۔(۱)

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں اچھی بات کرتا ہے اور ازواج مطہرات کو ہر قسم کے عیب سے پاک سمجھتا ہے اور آپ ﷺ کی مقدس آل واولاد کو ہر قسم کی آلودگی سے مبرا سمجھتا ہے تو ایسا شخص نفاق سے بری ہے۔

۸)......امام علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

حضرت علی بن المدینی رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث و ناقد اور حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اقدس میں تنقیص

(۱) ...... شرح العقيدة الطحاوية، ص:۴۹۰

کرنے والے بدبخت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

"ومن تنقص أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ أو أبغضه لحدث كان منه أو ذكر مساويه فهو مبتدع حتى يترحم عليهم جميعا فيكون قلبه لهم سليما"۔(۱)

ترجمہ: جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی صحابی کی تنقیص کرتا ہے یا اس کے کسی عمل کی وجہ سے اس سے بغض رکھتا ہے یا اس کی برائی بیان کرتا ہے تو وہ بدعتی ہے، بدعت سے وہ تبھی بچے گا جب وہ سب کے حق میں رحمت کی دعا کرے اور اپنے دل کو ان کے بارے میں سلامت رکھے۔

۹)......امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے "الشفاء" میں امام ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

"ومن أحسن الثناء على أصحاب محمد فقد برئ من النفاق، ومن انتقص أحدا منهم فهو مبتدع مخالف للسنة والسلف الصالح، وأخاف أن لا يصعد له عمل إلى السماء حتى يحبهم جميعا ويكون قلبه سليما"۔(۲)

ترجمہ: جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اچھی تعریف کرتا ہے تو وہ نفاق سے بری ہے، اور جو شخص کسی بھی صحابی کی شان میں گستاخی کرتا ہے تو وہ بدعتی ہے، سنت مطہرہ اور سلف صالحین

---

(۱) ...... شرح أصول الاعتقاد، ج:۱، ص: ۱۶۹

(۲) ...... الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ:

کے طریقے کا مخالف ہے، اور مجھے خطرہ ہے کہ اس کا کوئی بھی عمل اس وقت تک آسمان پر نہیں جائے گا جب تک کہ وہ سب کے سب صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت نہ کرے اور اسکا دل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بغض وعداوت سے بچا ہوا نہ ہو۔

۱۰)......حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے ''الشفاء'' میں حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے وہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"لم یومن بالرسول من لم یوقر أصحابه"(۱)

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعظیم وتوقیر نہیں کرتا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہیں ہے۔

۱۱)......علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی المکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الزواجر عن الاقتراف الکبائر'' میں فرماتے ہیں کہ:

"قال العلماء إذا ذكر الصحابة بسوء كإضافة عيب إليهم وجب الإمساك عن الخوض في ذلك بل وجب إنكاره باليد ثم اللسان ثم القلب على حسب الاستطاعة كسائر المنكرات، بل هذا من أشرها و أقبحها۔" (۲)

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہا جا رہا ہوں جیسے ان کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا جائے

(۱) ...... الشفاء بتعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم:

(۲) ...... الزواجر، ج:۲، ص:۳۸۱

تو اس میں مشغول ہونے سے اجتناب واجب ہے اور حسب استطاعت دوسرے منکرات کی طرح اس منکر کو روکنے کے لئے بھی ہاتھ، زبان یا دل سے کوشش کی جائے بلکہ یہ منکر تو تمام منکرات سے شرانگیز اور انتہائی قبیح ہے۔

۱۲)......امام ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

امام ابوالحسن الاشعری رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں اہل السنۃ کے امام کے اور اعلی درجہ کے متکلم اور فقیہ تھے انھوں نے اپنی مشہور کتاب ''الابانۃ من اصول الدیانۃ'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"وكل الصحابة أئمة مأمونون غير متهمين في الدين وقد أثنى الله و رسوله على جميعهم وتعبدنا بتوقيرهم وتعظيمهم و موالاتهم و التبرى من كل من ينقص أحدا منهم رضى الله عن جميعهم"۔ (۱)

ترجمہ: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امام اور مامون ہیں، دین کے بارے میں متہم نہیں، اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کی تعریف کی ہے، اور ہمیں ان کی توقیر وتعظیم اور ان سے محبت کرنے اور جو شخص ان میں سے کسی ایک صحابی کی بھی تنقیص کرے اس سے بیزاری کا مکلّف بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

۱۳)......علامہ شیخی زادہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"وفي الخلاصة وساب الشيخين كافرومبتدع إن فضل عليا

(۱) ...... الابانۃ من اصول الديانة ص:۲۲۵

علیهما "۔ (۱)

ترجمہ: خلاصۃ الفتاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کرتا ہو تو وہ کافر ہے۔ اور اگر صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان حضرات پر فضیلت دیتا ہو تو بدعتی ہے۔

۱۴)......علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

" قال في البحرولايخفى أن قوله يارافضي بمنزلة ياكافر، أو يا مبتدع فيعزرلأن الرافضي كافرإن كان يسب الشيخين ، مبتدع إن فضل عليا عليهمامن غيرسب كما في الخلاصة"(۲)

ترجمہ: البحر الرائق میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے شخص کو یا رافضی! کہا تو یہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اسے اے کافر! یا اے بدعتی! کہا، لہٰذا رافضی کہنے کی وجہ سے کہنے والے پر تعزیر آئے گی، کیونکہ رافضی اگر شیخین کی گستاخی کرتا ہے تو وہ کافر ہے، اور اگر بغیر گستاخی کے صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان حضرات پر فضیلت دیتا ہے تو بدعتی ہے۔ خلاصۃ الفتاوی میں یہی لکھا ہے۔

۱۵)......ملا خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"(أويظهرسب السلف)وهم الصحابة والعلماء و المجتهدون رضوان الله تعالىٰ عليهم لأن هذه الأفعال تدل على قصورعقله و مرؤته ومن لم يمتنع عنهالا يمتنع عن الكذب"(۳)

ترجمہ: اور اس شخص کی بھی گواہی قابل قبول نہیں جو سلف

() ...... مجمع الأنهر، كتاب السير،فصل في بيان أحكام الجزية

() ...... رد المحتار، كتاب الحدود،باب التعزير

() ...... دررالحكام، كتاب الشهادات، باب القبول وعدمه في الشهادات

صالحین یعنی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء و مجتہدین کی گستاخی کرتا ہو کیونکہ یہ افعال اس کے عقل اور مروت کی کمی پر دلالت کرتے ہیں اور جو شخص ان افعال سے نہیں بچتا تو وہ جھوٹ بولنے سے بھی منع نہیں ہوتا۔

۱۶)......علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"وفي الجوهرة من سب الشيخين أو طعن فيهما كفر ويجب قتله ثم إن رجع وتاب وجدد الإسلام هل تقبل توبته أم لا ؟ قال الصدر الشهيد لا تقبل توبته وإسلامه ونقتله وبه أخذ الفقيه أبو الليث السمرقندي رحمة الله عليه و أبو النصر الدبوسي وهو المختار للفتوى"۔ (۱)

ترجمہ: جوہرہ میں لکھا ہے کہ جو شخص حضرات شیخین کو گالیاں دے یا ان پر لعن طعن کرے تو وہ کافر اور واجب القتل ہو جاتا ہے، پھر اگر وہ رجوع کر کے توبہ کرے اور از سر نو اسلام قبول کرے تو آیا اسکی توبہ مقبول ہے یا نہیں؟ امام صدر الشہید نے کہا ہے کہ نہ اسکی توبہ قبول ہے اور نہ اسلام، اسے ہم قتل ہی کریں گے، اور اسی قول کو فقیہ ابو لیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو نصر الدبوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لیا ہے اور یہ قول اس بات کے لائق ہے کہ اس پر فتوی دیا جائے۔

۱۷)......امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

" قال أبو يوسف رحمة الله عليه لا أجيز شهادة من شتم

(۱)...... البحر الرائق، باب أحكام المرتدين، ج:۵، ص:۱۳۶

أصحاب رسول الله ﷺ لأن ذلك فعل الأسقاط وأوضاع الناس"۔ (۱)

ترجمہ: امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو گالی دیتا ہو، میں اس کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتا کیونکہ یہ صحابہ کو گالی دینا گرے پڑے اور ذلیل لوگوں کا کام ہے (اور گواہی دینا اشراف کا خاصہ ہے)

۱۸)......علامہ بابرتی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

ولاتقبل شهادة من يظهرسب السلف وهم الصحابة و التابعون ومنهم أبو حنيفة۔(۲)

ترجمہ: اور اس شخص کی گواہی مقبول نہیں جو سلف صالحین کو اعلانیہ برا بھلا کہتا ہو، اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین ہیں حضرت امام ابوحنیفہ بھی سلف صالحین میں داخل ہیں۔ (لہٰذا جو شخص حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گستاخی کرتا ہو تو اس کی گواہی بھی مقبول نہیں)

۱۹)......علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"ولاتقبل شهادة من يظهرسب السلف المرادمن السلف الصحابة والتابعون وأبو حنيفة"۔(۳)

ترجمہ: اور اس شخص کی گواہی مقبول نہیں جو سلف صالحین کو اعلانیہ برا بھلا کہتا ہو، اور سلف صالحین سے مراد صحابہ کرام اور

(۱) ...... الاختيار لتعليل المختار، كتاب الشهادات۔

(۲) ...... العناية شرح الهداية، كتاب الشهادات

(۳) ...... البناية شرح الهداية، كتاب الشهادات

تابعین اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

۲۰)......علامہ فریابی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

"وقال الفريابي رحمة الله عليه من شتم أبابكر فهو كافر لايصلى عليه"۔(۱)

ترجمہ: امام فریابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو گالی دے تو وہ کافر ہے۔ اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔

۲۱)......امام ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قال أبوبكربن عياش رحمة الله عليه لاأصلي على الرافضي لأنه يزعم أن عمر كافر، ولاعلى الحروري لأنه يزعم أن عليا كافر۔(۲)

ترجمہ: امام ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کسی رافضی کا نماز جنازہ نہیں پڑھتا کیونکہ وہ حضرت عمر کو کافر سمجھتا ہے اور نہ کسی حروری کا نماز جنازہ پڑھتا ہوں کیونکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کافر سمجھتا ہے۔

۲۲)......قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب ''الشفاء'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

---

(۱) ...... المغنی لابن قدامۃ، ج:۲، ص:۴۱۶

(۲) ...... الشرح الکبیر علی متن المقنع، ج:۱۰، ص:۶۴۔

"وسب ال بيته وازواجه واصحابه ﷺ وتنقصهم حرام ملعون فاعله" ۔ (۱)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے اہل بیت، ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کرنا اوران کی تنقیص کرنا حرام ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

(۱) ...... الشفاء ج:۲،ص:۱۸۳

باب چہارم

چند اہم سوالات و جوابات

سابقہ تین ابواب میں ہم قرآن کریم کی آیات اور مفسرین کرام کے اقوال، حضور ﷺ کے مبارک ارشادات اور حضرات محدثین عظام کے فرامین اور سلف صالحین کے اقوال سے یہ ثابت کر کے چلے آ رہے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں گستاخی اور توہین و تنقیص موجب فسق اور ازلی شقاوت و بدبختی ہے، لیکن اب یہاں پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ

گستاخی کا مفہوم کیا ہے؟

کس چیز کو گستاخی کے زمرے میں شمار کیا جائے گا اور کس چیز کو نہیں؟

اگر گستاخِ صحابہ توبہ کرے تو آیا اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟

ایمان اور کفر کا مدار کیا ہے؟

کیا سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے گستاخ کا ایک ہی حکم ہے یا ان کے فرق مراتب کے حوالے سے سب کا حکم ایک جیسا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ

اب اس باب چہارم میں ہم مختلف فصلیں قائم کر کے فرداً فرداً ان جیسے پیدا ہونے والے سوالات پر گفتگو کریں گے۔ ان شاء اللہ

فصل اول

گستاخی کا مفہوم

یہاں پر سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے کا مطلب کیا ہے؟ وہ کون سے ایسے اعمال وافعال ہیں جو گستاخی کے زمرے میں آ کر خرمن ایمان کو آلود کرنے والے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ گستاخی کے مفہوم میں انتہائی عموم ہے، اور اس سے صرف وہ خاص معنی مراد نہیں جسے ہمارے عرف میں گالی کہتے ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> لفظ ''سبّ'' کا ترجمہ اردو میں عموماً گالی دینا کیا جاتا ہے جو کہ اس لفظ کا صحیح ترجمہ نہیں ہے، کیونکہ گالی کا لفظ اردو زبان میں فحش کلام کے لئے آتا ہے حالانکہ لفظ ''سبّ'' عربی زبان میں اس سے زیادہ عام ہے، ہر اس کلام کو عربی میں سبّ کہا جاتا ہے جس سے کسی کی تنقیص ہوتی ہو، گالی کے لئے ٹھیٹ لفظ عربی میں ''شتم'' آتا ہے۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

نے ''الصارم المسلول''میں فرمایا کہ :اس حدیث میں (لاتسبوا والی حدیث مراد ہے)لفظ سبّ ایسے عام معنی کے لئے آیا ہے جولعن طعن کرنے کے مفہوم سے عام ہے۔(۱)

محقق اہل سنت حضرت مولانا مہر محمد صاحب دامت برکاتھم ''سب وشتم'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''عموماً لغت میں سب وشتم کا معنی ایک ہے۔گالی دینا، برا کہنا، عار دلانا، تنقید ونکتہ چینی کرنا اور قباحت کی طرف نسبت کرنا۔مگر عادتاً شتم نری گالی بکواس کو کہتے ہیں اور سب ہر قسم کی بدگوئی،طعن وتشنیع ،الزام واتہام،عیب گیری اور تنقید و تردید تک کو شامل ہے۔'' (معراج صحابیت،ص:۳۴)

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آیا شریعت مطہرہ نے توہین اور گستاخی کی کوئی تعریفی حد بندی کی ہے یا اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ شریعت نے اسے عوامی رواجات پر چھوڑا ہے کہ عرف اور رواج میں جن افعال اور اقوال کو توہین سمجھا جائے گا ان پر گستاخی کے احکامات کا نفاذ ہوگا،چنانچہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ 'الصارم المسلول'' میں فرماتے ہیں کہ:

"إذا لم يكن للسب حد معروف في اللغة ولا في الشرع فالمرجع فيه إلىٰ عرف الناس فما كان في العرف سباًفهو سب للنبي......فكل ما عده الناس شتماً أو سباًأو تنقصاًفإنه يجب به القتل"۔(۲)

(۱) ...... مقام صحابہ، ص:۴۴

(۲) ...... الصارم المسلول،ص :۳۹۶

ترجمہ:سب (برا بھلا کہنا) کی لغت کی زبان میں اور نہ شریعت کی اصطلاح میں کوئی تعریف کی گئی ہے۔ بلکہ اس میں اصل مدار لوگوں کا عرف ہے عرف اور رواج میں جسے گالی کہا جائے وہ اللہ کے رسول کے لئے بھی گالی سمجھی جائے گی ......لہٰذا لوگ جسے گالی، نازیبا جملہ یا توہین تصور کریں، وہ لفظ اگر کسی سے اللہ کے رسول کی شان میں سرزد ہوگا تو شاتم رسول ہونے کے سبب اس کی سزا قتل ہوگی۔

البتہ یہاں پر ہم اسلاف کے چند ارشادات نقل کرتے ہیں جس سے قارئین بآسانی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں گستاخی کا مفہوم کس قدر وسیع ہے، لہٰذا ہر دم یہ خیال ملحوظ خاطر رہنا چاہئے کہ مبادا کوئی قول وفعل ایسا سرزد نہ ہو جائے، جو توہین کے زمرے میں آتا ہو۔ اس گئے گزرے زمانے میں مسلمان کے پاس اگر کوئی چیز نجات کی ہے، تو وہ صرف شفاعت نبوی ہے، پھر اگر اس کو بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کوئی ہلکی سی بے ادبی کر کے گنوا بیٹھے، تو پھر دونوں جہانوں کا خسارہ مقدر بن جائے گا۔

۱)...... امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے افضل سمجھتا ہے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

"لاتجالسه ولاتؤاكله ولاتشاربه وإذا مرض فلاتعده"۔(۱)

ترجمہ: نہ اسکے ساتھ بیٹھو اور نہ ہی اس سے مل کر کھاؤ پیو اور جب وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی بیمار پرسی بھی نہ کرو۔

---

(۱) ...... الذيل على طبقات الحنابلة،ج:۱،ص:۱۳۳

اس سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ ایک غیر صحابی کو کسی صحابی پر افضل سمجھنا امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کس قدر سنگین جرم ہے۔

۲)......اسی طرح علامہ حازمی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح لمعۃ الاعتقاد'' میں لکھا ہے کہ:

" المرادبالسب هوالشتم وكل كلام قبيح يوجب الاهانة و التنقيص والاستخفاف حينئذ كل من استخف بالصحابة فهو ساب له كل من اتى بكلام قبيح فيه اهانة للصحابة فهو ساب لهم كذلك اللعن من باب اولى كذلك القذف او التكفير اوالتضليل اوالتفسيق كل ذلك يعتبرمن السب"(۱)

ترجمہ: گستاخی کرنے سے مراد گالی دینا ہے، اور ہر وہ بری بات کرنی ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہانت کو یا ان کی شان میں تنقیص کو یا ان کے استخفاف کو واجب کرتی ہے۔ پس ہر وہ شخص جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں کمی کرے وہ گستاخ کہلائے گا، اور اسی طرح ہر وہ شخص جو ایسی بات کرے جس میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی اہانت ہوتی ہو وہ بھی گستاخِ صحابہ کہلائے گا، اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کو لعن طعن کرنا بطریق اولی گستاخی میں شامل ہے، اور اسی طرح ان پر تہمت لگانا یا ان کو العیاذ باللہ کافر کہنا یا گمراہ کہنا یا ان کو فاسق کہنا یہ تمام صورتیں گستاخی میں شامل ہیں۔

(۱) ...... شرح لمعة الاعتقاد:

فصل دوم

نیت کا مسئلہ

دوسرا اہم سوال جو اس ضمن میں پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر بالفرض کسی شخص سے ایسے کلمات صادر ہو جائیں یا وہ کوئی ایسا عمل کر بیٹھے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے زمرے میں آتا ہو، لیکن اس کی نیت اپنے اس قول یا فعل سے گستاخی کی نہیں تھی بلکہ بغیر نیت کے غیر ارادی طور پر اس سے ایسا سرزد ہوا ہے، تو آیا اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس دنیا کے احکام کے اعتبار سے اس پر گستاخ کے احکام جاری ہوں گے یعنی اگر وہ گستاخی کفر کی حد تک پہنچتی ہو تو وہ واجب القتل اور سزائے موت کا مستحق ٹھہرے گا، ورنہ اسے تعزیر دی جائے گی، کیونکہ نیت اور ارادہ نہ ہونے کی رعایت اگر مل جائے تو پھر ہر گستاخ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائے گا کہ میرا ارادہ گستاخی اور اہانت کا نہیں تھا، اور نہ ہی میری ایسی نیت تھی، لہٰذا توہین صحابہ کے انسداد کے لئے اور اسے کلیۃً ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس جرم عظیم کے ارتکاب میں کسی گستاخ کی نیت اور قصد و ارادے کا بالکل اعتبار نہ کیا جائے اور یہی

جمہور فقہاء کرام کا مذہب ہے، چنانچہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ "تفسیر روح البیان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"والقصد للسب وعدم القصد سواء إذلا يعذرأحدفي الكفربالجهالة، ولا بدعوى زلل اللسان،إذاكان عقله في فطرته سليما۔"(۱)

ترجمہ: سبّ (گالی) کا قصد کرے یا نہ کرے کوئی فرق نہیں، کیونکہ جہالت کی وجہ سے کفر کرنا کوئی عذر نہیں ہے، اور نہ ہی زبان کا پھسل جانا کوئی عذر ہے، جبکہ اس کی عقل صحیح ہو۔

اسی طرح امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ "نسیم الریاض" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"المدارفي الحكم بالكفرعلى الظواهر و لا نظر للمقصود و النيات ولا نظرلقرائن حاله۔"(۲)

ترجمہ: کفر کا حکم لگانے کا مدار ظاہری الفاظ پر ہے توہین کرنے والے کی نیت اور ارادے کو نہیں دیکھا جائے گا اور نہ ہی قرائن حال کو دیکھا جائیگا۔

فائدہ:

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ توہین کرنے والے کو ہر حال میں سزا دی جائے گی، اور اس کی نیت کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائیگا کہ میری نیت اور ارادہ توہین کا نہیں تھا لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صحابہ میں کسی گستاخ کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔

---

(۱) ...... تفسیر روح البیان،ج:۳،ص:۳۹۴

(۲) ...... نسیم الریاض شرح الشفاء،ج:۴،ص:۴۲۶

امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تصنیف ''اِکفار الملحدین'' میں فرماتے ہیں کہ:

''ہنسی دل لگی اور کھیل وتفریح کے طور پر کلمہ کفر کہنے والا قطعاً کافر ہے، نہ اس کی نیت کا اعتبار ہے نہ عقیدہ کا۔'' ردالمحتار ، جلد سوم، ص: ۲۹۳ پر علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ بحر فرماتے ہیں کہ: حاصل یہ ہے کہ جو شخص زبان سے کوئی کلمہ کفر کہتا ہے خواہ ہنسی مذاق کے طور پر یا کھیل تفریح کے طور پر یہ شخص سب کے نزدیک کافر ہے۔ اس میں اس کی نیت یا عقیدہ کا کوئی اعتبار نہیں (اس لئے کہ یہ دین کے ساتھ استہزا ہے جو موجب کفر ہے) جیسا کہ فتاویٰ خانیہ میں اس کی تصریح ہے۔''(۱)

(۱) ...... اکفار الملحدین، ص: ۱۴۴

فصل سوم

گستاخِ صحابہ اور اہل قبلہ کی تکفیر

تکفیر کا مسئلہ ایک انتہائی اہم اور مشکل ترین مسئلہ ہے، جس طرح ایک مسلمان کو کافر کہنے والے پر تکفیر لوٹتی ہے بالکل اسی طرح ایک کافر کو کافر نہ ماننا بھی خرمنِ ایمان کو خاکستر بنا دیتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر وہ کون سی کسوٹی ہے کہ جس پر کسی کو پرکھ کر اس کے مومن یا کافر ہونے کا حکم لگایا جاسکتا ہے؟ اس کے لئے فقہاء کرام نے ضروریات دین کو معیار مقرر کیا ہے کہ جو شخص ضروریات دین میں سے کسی بھی امر ضروری کا منکر ہوگا تو وہ قطعاً کافر اور خارج از اسلام ہے چاہے بظاہر وہ کتنا ہی شریعت کا پابند کیوں نہ ہو، لیکن اگر عقیدۃً کوئی شخص ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا منکر نہ ہو تو اس کی تکفیر جائز نہیں، بلکہ خود ضروریات دین کے قائل کو کافر کہنے والے پر تکفیر لوٹتی ہے، لہٰذا کفر اور اسلام کے درمیان فرق ضروریات دین کا ہے کہ جو شخص ضروریات دین کا قائل ہو تو وہ مومن، اور جو شخص ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔

اب اگلی بات یہ ہے کہ ضروریات دین کا مصداق کیا ہے؟ اور کون کون سی چیزیں ضروریات دین میں شامل ہیں؟ اور کون کون سی چیزیں ضروریات دین سے خارج ہیں؟ اس کے بارے میں امام العصر علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ ''اکفار الملحدین'' میں فرماتے ہیں کہ:

''ضروریات دین اس مجموعہ عقائد واعمال کا نام ہے جن کا دین ہونا یقینی اور بارگاہ رسالت سے ان کا ثبوت قطعی ہو۔''(۱)

اسی طرح حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ضروریات دین کے بارے میں ''شرح مواقف'' کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

"لأن ضروريات الدين منحصرة عندهم فى ثلاثة مدلول الكتاب بشرط أن يكون نصاصريحاًلايمكن تأويله كتحريم الخمر و الميسروإثبات العلم والقدرة والإرادة والكلام له تعالىٰ وكون السابقين الأولين من المهاجرين و الأنصار مرضيين عندالله تعالىٰ وأنه لايجوز إهانتهم و الاستخفاف بهم، مدلول السنة المتواترة لفظاً أو معناًسواء كان من اعتقاديات أومن العمليات وسواء كان فرضاأونفلاً كوجوب محبة أهل البيت من الأزواج والبنات والجمعة و العيدين والمجمع عليه إجماعا قطعياً كخلافة الصديق و الفاروق ونحوذلك ولاشبهة أن من أنكرأمثال هذه الأمور لم يصح إيمانه بالكتاب والنبيين إذ فى تخطية الإجماع القطعى تضليل لجميع الأمة فيكون إنكارابقوله تعالىٰ: ﴿كنتم خيرامة اخرجت للناس﴾وقوله تعالىٰ:﴿ومن يشاقق الرسول من بعد ماتبين له الهدى ويتبع غيرسبيل المومنين﴾

(۱) ...... اکفار الملحدین،ص:۵۰

و بقوله عليه السلام: لا يجتمع أمتي على الضلالة وهو متواتر معنوی فلایکون منکرهذه الأمور من أهل القبلة (١)

ترجمہ: اس واسطے کہ ضروریات دین علماء کرام کے نزدیک تین امور میں منحصر ہیں: ایک امر یہ ہے کہ مدلول کتاب یعنی صریح معنی کسی آیت قرآن شریف کا بشرطیکہ وہ نص صریح ہو اس کی تاویل ممکن نہ ہو، مثلاً حرام جاننا ماں اور بیٹی کو، اور حرام جاننا شراب اور جوا کو، اور یہ ثابت کرنا کہ اللہ تعالیٰ میں صفت علم و قدرت اور ارادہ اور کلام کی ہے، اور یہ جاننا کہ سابقین اولین مہاجرین اور انصار اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان صاحبوں کی اہانت جائز نہیں۔ اور ان صاحبوں کی شان میں کوئی کلمہ خفیف کہنا جائز نہیں یعنی یہ امور ضروریات دین سے ہیں، اس واسطے کہ یہ امور نص صریح قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ اور دوسرا امر من جملہ ان تین امور کے یہ ہے کہ مدلول سنت یعنی جوامر حدیث متواتر سے صراحۃً مفہوم ہو وہ حدیث متواتر باعتبار لفظ کے ہو یا صرف باعتبار معنی کے متواتر ہو، خواہ وہ امر متعلق اعتقاد یا متعلق عمل کے ہو، اور خواہ وہ امر فرض ہو یا نفل ہو اس کی مثال یہ ہے کہ واجب ہونا محبت اہل بیت کی، یعنی محبت آنحضرت ﷺ کی بیبیوں کی اور صاحبزادیوں کی اور واجب ہونا جمعہ اور عیدین کا اور تیسرا امر من جملہ ان تین امور کے اجماع قطعی ہے، مثلاً خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) ...... فتاوی عزیزی، ص: ۳۹۷

کی، اور خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی، اور ایسے ہی اور جو امور ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ جو شخص ایسے امور کا منکر ہو اس کا ایمان قرآن شریف اور پیغمبروں پر صحیح نہیں۔ اس واسطے کہ جب اس کا عقیدہ یہ ہے کہ ایسا امر جس پر امت کا اجماع قطعی ہوا ہے خطا ہے، تو وہ شخص اپنے خیال میں اس امت کے تمام لوگوں کو گمراہ سمجھتا ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ اس کو انکار ہے اللہ تعالیٰ کے اس کلام پاک سے: ﴿کنتم خیر امة اخرجت للناس﴾ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس امت کے بارے میں فرمایا کہ جس قدر کہ امت ہوئی ان میں سے تم بہترین امت ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بہترین امت فرمایا اور اس کے خلاف اس شخص کا خیال ہے کہ اس امت کے لوگ گمراہ ہوئے کہ غلط امر کو ان لوگوں نے صحیح سمجھ لیا ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے بھی انکار ہے:

﴿ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین......الخ﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے بارے میں عتاب فرمایا جس شخص کو سیدھی راہ معلوم ہو جائے اور پھر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کی راہ کے سوا کوئی دوسری راہ اختیار کرے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ اس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے انکار ہے: لا تجتمع امتی علی الضلالة یعنی میری امت کے لوگوں کا

اجماع گمراہی پر نہ ہوگا تو جو شخص ان امور کا منکر ہو وہ اہل قبلہ سے نہیں سمجھا جائے گا''۔(۱)

فائدہ:

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو عبارت نقل فرمائی ہے اس سے مندرجہ ذیل ثابت ہوتے ہیں:

۱)...... حضرات مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم میں سے جو سابقین اولین ہیں ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہیں، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کی توہین اور گستاخی جائز نہیں، ضروریات دین میں سے ہے۔لہٰذا اگر کوئی شخص ان حضرات کے دربار خداوندی میں پسندیدہ اور مقبول ہونے کا عقیدہ نہ رکھے تو وہ ضروریات دین کا منکر ہے۔تو غور کرنے کی بات ہے کہ جو بد بخت ان حضرات کو کافر کہے، غدار کہے، شراب خور کہے اور العیاذ باللہ یہ کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد یہ کافر ہو گئے تھے تو وہ تو بطریق اولیٰ ضروریات دین کا منکر اور قطعی کافر ہے۔اسی طرح ان حضرات کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا بھی ضروریات دین کا حصہ ہے کہ ان کی توہین اور گستاخی جائز نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی بد بخت ان مقدس ہستیوں کی شان میں توہین واہانت کو جائز سمجھتا ہو تو وہ بھی ضروریات دین کا منکر اور خارج از اسلام ہے۔

۲)...... جو امر حدیث متواتر سے ثابت ہو خواہ وہ تواتر لفظی ہو یا تواتر معنوی، تو وہ بھی ضروریات دین میں داخل ہے، خواہ اس کا تعلق عقیدہ سے ہو یا عمل سے، خواہ فرض ہو یا نفل، بہر حال اس کو ماننا ضروریات دین کا حصہ ہے، جیسے اہل بیت اطہار کی محبت، امہات المومنین کی محبت، بنات مطہرات

(۱)...... فتاوی عزیزی:۱/۳۹۷

کی محبت اور جمعہ اور عیدین وغیرہ......لہٰذا اگر کوئی شخص اہل بیت سے بغض رکھتا ہو یا ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بغض رکھتا ہو یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بنات مطہرات سے بغض رکھتا ہو یا جمعہ اور عیدین وغیرہ کا منکر ہو تو وہ قطعی کافر اور خارج از اسلام ہے۔اس سے بھی معلوم ہوا کہ جو شخص صدیقہ کائنات ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں تہمت کا قائل ہو تو وہ قطعی کافر ہے، کیونکہ اگر اسکی ام المومنین سے محبت ہوتی تو اسکی شان میں گستاخی نہ کرتا۔

۳)......جو چیز اجماع قطعی سے ثابت ہو اس کا منکر بھی کافر ہے جیسے خلافت شیخین رضی اللہ عنہما لہٰذا اگر کوئی شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یا فارق اعظم رضی اللہ عنہ دونوں یا دونوں میں سے کسی ایک کی خلافت کا منکر ہو تو وہ ضروریات دین کا منکر ہے، اور جو ضروریات دین کا منکر ہو وہ خارج از اسلام ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ ضروریات دین مندرجہ ذیل تین چیزیں ہیں:

۱)......جو چیز کتاب اللہ کی نص صریح سے ثابت ہو۔

۲)......جو چیز سنت متواترہ سے ثابت ہو۔

۳)......جو چیز اجماع قطعی سے ثابت ہو۔

لہٰذا ان تین چیزوں سے جو امور ثابت ہوتے ہیں وہ ضروریات دین میں داخل ہیں اور ان کا انکار کفر ہے، اور بقول صاحب مواقف کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہیں اور ان کی توہین جائز نہیں کتاب اللہ کی نص صریح سے ثابت ہونے کی وجہ سے ،حضرات امہات المومنین ،اہل بیت کرام اور بنات مطہرات کے بارے میں محبت وعقیدت رکھنا سنت متواترہ سے ثابت ہونے کی وجہ سے اور خلافت شیخین کا اجماع قطعی سے ثابت ہونے کی وجہ سے ضروریات دین میں داخل

ہیں۔

لہٰذا اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دربارِ خداوندی میں پسندیدہ نہ سمجھتا ہو، یا حضرات امہات المومنین کے بارے میں بغض رکھتا ہو یا خلافت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور خلافت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا منکر ہو تو وہ ضروریات دین کا منکر ہونے کی وجہ سے قطعی کافر اور خارج از اسلام ہے، بلکہ علماء احناف کے ہاں تو ہر امر قطعی کا منکر کافر ہے خواہ وہ ضروریات دین میں سے ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''علماء احناف تو اس پر اور اضافہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی بھی قطعی اور یقینی حکم شرعی یا عقیدہ کا انکار کفر ہے، اگرچہ وہ ضروریات دین کے تحت نہ بھی آتا ہو، چنانچہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے مسایرہ، ص: ۲۰۸، طبع جدید مصر میں اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اور دلائل کے اعتبار سے علماء احناف کی یہ رائے غایت درجہ قوی ہے۔'' (۱)

فائدہ:

جس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوا ہے اسی طرح خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع منعقد ہوا ہے لہٰذا جس طرح حضرات شیخین کی خلافت کا منکر اجماع قطعی کا منکر ہونے کی وجہ سے ضروریات دین کا منکر اور کافر ہے اسی طرح حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا منکر بھی اجماع قطعی کا منکر ہے اور اجماع قطعی کا منکر ضروریات دین کا منکر ہونے کی وجہ سے خارج از اسلام ہے۔

(۱) ...... اکفار الملحدین، ص:۵۵

سوال:...... آپ نے کہا کہ قرآن مجید کی نص صریح، سنت متواترہ اور اجماع قطعی سے جو چیز ثابت ہو وہ ضروریات دین کہلاتی ہے اور ضروریات دین کا منکر کافر ہوتا ہے اور یہ بھی کہا کہ بقول صاحب مواقف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عنداللہ پسندیدہ ہونا قرآن کی نص صریح سے، اہل بیت اور ازواج مطہرات کی محبت وعقیدت سنت متواترہ سے اور خلافت شیخین اجماع قطعی سے ثابت ہے، اس کا نتیجہ تو یہ نکلتا ہے کہ جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ نہ مانتا ہو یا ان کی توہین واستخفاف کو جائز سمجھتا ہو، یا اہل بیت وازواج مطہرات سے بغض رکھتا ہو یا خلافت شیخین کا منکر ہو تو وہ کافر اور خارج از اسلام ہے حالانکہ فقہاء کرام نے تو کہا ہے کہ "لانکفر احدا من اھل القبلۃ" کہ ہم اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے، تو اہل قبلہ میں سے اگر کسی شخص میں مذکورہ بالا باتیں پائی جائیں تو انھیں آپ کس طرح کافر کہیں گے جبکہ یہ بات فقہاء کرام کے عام اصول کے خلاف ہے؟

جواب:...... اس سوال کے دو جواب ہیں:

۱)...... اہل قبلہ سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتا ہو بلکہ اہل قبلہ ایک خاص اصطلاح ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو ضروریات دین کے قائل ہوں، لہٰذا اگر کوئی شخص ساری زندگی قبلے کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتا ہے اور نمازوں کا پابند بھی ہو، ساری زندگی اہتمام سے روزے بھی رکھے، اسی طرح زکوۃ، حج اور دیگر تمام عبادات واحکام کا پابند بھی ہو لیکن وہ ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا منکر ہو تو قبلہ کی طرف نماز پڑھنے کے باوجود وہ بلا شک وشبہ کافر ہے۔ چنانچہ علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

''اس شخص کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں جو ضروریات اسلام (دین کے یقینی وقطعی عقائد و احکام) کا مخالف ہو، اگر چہ وہ اہل قبلہ میں سے ہو اور ساری عمر عبادات وطاعات کا پابند رہا ہو، جیسا کہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے شرح تحریر میں بیان کیا ہے۔ صاحب البحر الرائق نے فرمایا کہ: حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے اس قول کی مراد ''کسی اہل حق کے مخالف شخص یا فرقہ کو کافر نہ کہا جائے'' یہ ہے کہ وہ شخص یا فرقہ ان مسلمہ اصولوں کا مخالف نہ ہو جن کا دین ہونا معروف اور یقینی ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لو۔'' (۱)

اسی طرح حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ سے مراد وہ مومن کامل ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پورے دین پر ایمان رکھتا ہو، کفریہ عقائد واعمال کا ارتکاب کرنے والے یا ضروریات دین کا انکار کرنے والے انسان کو اہل قبلہ میں سے ماننا یا کہنا یا تو ناواقفیت پر مبنی ہے یا فریب اور دھوکہ ہے۔'' (۲)

۲)...... لا نکفر احدا من اهل القبلة اہل سنت میں سے کسی بھی فقیہ یا متکلم کا مذہب نہیں ہے، چنانچہ مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''لا نکفر اهل القبلة یا اہل قبلہ کی تکفیر جائز نہیں، یہ ائمہ اہل

(۱) ...... اکفار الملحدین، ص:۷۲

(۲) ...... حاشیہ اکفار الملحدین، ص:۸۲

سنت میں سے ہرگز کسی کا قول نہیں بلکہ جاہلوں، زندیقوں اور ملحدوں کا گھڑا ہوا مقولہ ہے، ائمہ کا قول "لانکفر احدا بذنب" ہے اور ذنب سے مراد گناہ اور معصیت ہے اس لئے کہ ائمہ سے یہ مقولہ خوارج اور معتزلہ کی تردید کے ذیل میں منقول ہے جو کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے ہر مومن مسلمان کو کافر اور ایمان واسلام سے خارج قرار دیتے ہیں اس مقولہ کو کسی کفر صریح کا ارتکاب کرنے والے یا ضروریات دین کا انکار کرنے والے مسلمان کے حق میں استعمال کرنا کھلا ہوا فریب اور دھوکہ ہے یا خالص ناواقفیت اور لاعلمی۔"(۱)

سوال:......اگر کوئی شخص خلافت شیخین سے انکار کرتا ہو جو کہ بقول صاحب مواقف اجماع قطعی سے ثابت ہونے کی وجہ سے ضروریات دین کے انکار میں داخل ہے۔ یا ازواج مطہرات میں سے کسی زوجہ کے بارے میں بغض رکھتا ہو، جو کہ سنت متواترہ کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے ضروریات دین سے انکار ہے۔ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کو جائز سمجھتا ہو جو کہ کتاب اللہ کے نص صریح کی مخالفت کی وجہ سے ضروریات دین سے انکار ہے لیکن وہ ان تینوں صورتوں میں تاویل سے کام لیتا ہو اور تاویل کی بنا پر وہ مذکورہ بالا امور میں سے کسی امر کا ارتکاب کرتا ہو، تو پھر آپ اسے کس طرح کافر کہیں گے؟ کیونکہ باتفاق فقہاء مؤول کی تکفیر جائز نہیں اور فقہاء کرام سے یہ بات بھی منقول ہے کہ اگر کسی کے عقیدہ یا قول فعل میں ننانوے وجوہ تکفیر کی ہوں اور ایک وجہ بھی اس کو کفر سے بچاتی ہو تو اس کی

(۱) ...... حاشیہ اکفار الملحدین : ۸۲

بھی تکفیر نہیں کرنی چاہیے۔

جواب:...... ضروریات دین سے انکار میں کوئی تاویل شرعاً معتبر نہیں، اور نہ ہی ضروریات دین میں تاویلات چلتی ہیں، چنانچہ مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''ضروریات دین کے انکار میں کوئی تاویل مسموع اور معتبر نہیں اس لئے کہ جو تاویل قرآن، حدیث، اجماع امت یا قیاس جلی کے خلاف ہو وہ قطعاً باطل ہے۔''(۱)

ہاں تاویل کا اسے اتنا فائدہ ملے کہ اسے توبہ کرنے کو کہا جائے گا، اگر وہ توبہ کر لے تو کفر کے حکم سے بچ سکتا ہے ورنہ اس پر کفر کا حکم لگایا جائے گا۔ یعنی تاویل سے ضروریات دین کے موول کو صرف اتنا فائدہ مل سکتا ہے کہ اسے توبہ کا موقع دیا جائے گا، لیکن تاویل کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب موول ہونے کی وجہ سے کسی بھی صورت میں اس کی تکفیر نہیں ہوگی۔ اسی بات کو بیان کرتے ہوئے امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''اس سے ثابت ہوا کہ موول سے بھی توبہ کے لئے کہا جائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو فبہا ورنہ اسے کافر قرار دیا جائے گا۔ یہی تاویل کا انتہائی فائدہ ہے کہ توبہ کا موقع دیا جاتا ہے۔ لیکن تاویل کی بنا پر حکم کفر سے بچ جائے، یہ ممکن نہیں۔ لہٰذا حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ موول کو رجوع نہ کرنے کی صورت میں کافر قرار دے دیا جائے گا۔ اگرچہ وہ اہل قبلہ میں سے ہو نیز یہ کہ

(۱) ...... حاشیہ اکفار الملحدین :۸۲

تاویل حکم کفر سے نہیں بچاتی۔'' (اکفار الملحدین، ص: ۸۵)

سوال:.....اگر اہل قبلہ میں سے کسی فرد کو یہ معلوم نہ ہو کہ خلافت شیخین کو ماننا ضروریات دین میں سے ہے، اور پھر وہ خلافت شیخین سے انکار کرے، یا اسے یہ معلوم نہ ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بارگاہ خداوندی میں پسندیدہ ماننا ضروریات دین میں سے ہے اور پھر وہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض وعناد رکھے تو آیا وہ بھی کافر ہوگا حالانکہ اسے یہ پتا ہی نہیں کہ وہ جس چیز کا انکار کر رہا ہے، وہ ضروریات دین کا حصہ ہے؟

جواب:.....کسی بھی امر قطعی کا انکار کفر ہے اگرچہ اس کے منکر کو اسکے قطعی ہونے کا پتا نہ بھی ہو، چنانچہ علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''کسی بھی قطعی (یقینی) امر کا انکار کفر ہے، اور یہ بھی شرط نہیں کہ اسکے قطعی ہونے کو وہ جانتا ہو پھر انکار کرے اور تب ایک قطعی امر کا جان بوجھ کر انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہو جیسا کہ بعض وہم پرستوں کا توہم ہے، بلکہ اس امر کا فی الواقع قطعی ہونا شرط ہے (خواہ منکر کو اس کا علم ہو یا نہ ہو) ایسے واقعی امر قطعی کا جو شخص بھی انکار کرے گا (کافر ہو جائے گا) اس سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا اگر توبہ کر لی تو فبہا ورنہ کفر کی بنا پر اس کو قتل کر دیا جائے گا۔'' (۱)

سوال:.....اگر کسی شخص کا ارادہ یہ نہ ہو کہ وہ مذہب اسلام سے نکل جائے اور بغیر کسی قصد وارادہ کے وہ ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا انکار کر بیٹھے تو آیا وہ بھی کافر ہو جائے گا؟

جواب:.....کسی مسلمان کے کافر ہونے کے لئے ہرگز یہ شرط نہیں کہ وہ

(۱) ...... اکفار الملحدین، ص: ۱۰۲

کلمات کفر کو قصد و ارادہ سے کہے یا اپنے قصد و ارادہ سے کوئی کفریہ کام کرے، بلکہ بغیر کسی قصد و ارادہ کے بھی اگر کسی شخص سے العیاذ باللہ کوئی کلمہ کفر صادر ہوتا ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ان لوگوں کی تردید کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بغیر نیت و ارادہ کے کلمہ کفر کہنے سے کوئی کافر نہیں ہوتا، چنانچہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

> ''یہ احادیث ان لوگوں کے قول کی تردید کرتی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ: اسلام میں داخل ہونے اور مسلمان کہلانے کے بعد اہل قبلہ میں سے کوئی فرد یا گروہ اس وقت تک اسلام سے خارج اور کافر نہیں ہو سکتا جب تک وہ جان بوجھ کر اسلام سے نکلنے کا ارادہ نہ کرے، یہ قول بالکل باطل ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی حدیث میں فرماتے ہیں کہ: "یقولون الحق ویقرؤون القرآن ویمرقون من الاسلام لایتعلقون منہ بشی"۔ کہ وہ حق بات زبان سے کہتے ہوں گے، قرآن پڑھتے ہوں گے اس کے باوجود وہ اسلام سے نکل جائیں گے ان کو اسلام سے کوئی علاقہ باقی نہ رہے گا۔'' (۱)

اہل قبلہ کی تکفیر کے حوالے سے یہ مختصر وضاحت تھی جو پیش کی گئی، باقی اہل علم سے درخواست ہے کہ وہ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز تصنیف اکفار الملحدین کا ضرور مطالعہ فرمائیں، کفر و اسلام، لزوم کفر اور التزام کفر، ضروریات دین، اہل قبلہ کی تکفیر، مؤول کو کافر کہنا اور اس سلسلہ سے متعلق بے شمار موضوعات پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدلل و مفصل اور محققانہ گفتگو فرمائی ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا

---

(۱) ...... اکفار الملحدین، ص: ۸۷

فصل چہارم

تمام صحابہ رضی اللہ عنہم معیار حق ہیں

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام کے تمام معیار حق اور مدار دین ہیں۔عالم شہیر، محقق کبیر حضرت مولانا محمد نافع صاحب دامت برکاتہم العالیہ اپنی کتاب ''فوائد نافعہ'' میں فرماتے ہیں کہ:

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معیار حق اور مدار دین ہونے کے متعلق بعض لوگوں نے جو اپنی فکر خام اور ناقص رائے کی بنا پر تردد کیا ہے اس کے متعلق چند چیزیں پیش کی جاتی ہیں۔

ان لوگوں کے خیال میں معیار حق صرف پیغمبر علیہ السلام کی ذات ہے اور مدار دین بھی صرف ایک ہی شخصیت ہے، لیکن پیغمبر علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیار حق نہیں اور نہ ہی تنقید سے بالاتر ہیں۔

اہل علم حضرات کو معلوم ہے کہ اہل السنہ والجماعۃ کا اصول اس مقام میں یہ ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل اور ثقہ ہیں، مجروح اور غیر عادل نہیں ہیں، لہٰذا ان پر جرح وتنقید نہیں کی جاتی، جیسا کہ ہم نے قبل ازیں اپنی کتاب ''سیرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' کے جلد اول، صفحہ ۳۲،۳۳ پر عنوان

عدالت صحابہ رضی اللہ عنہم کے تحت جمہور علماء امت کا مسلک ذکر کیا ہے۔ چنانچہ مسئلہ ہذا پر متعدد آیات قرآنیہ دال ہیں، ان میں درجہ ذیل آیات پر غور فرمائیں:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ﴾ (۱)

حاصل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو محبوب اور مزین بنا دیا ہے، اور کفر و فسق اور نافرمانی عصیان سے نفرت ڈال دی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ صیغہ حصر کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راشد اور ہدایت یافتہ ہونے کی بلا استثنا گواہی دے دی ہے، ﴿اولئك هم الراشدون﴾ ۔پس آیت ہذا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کمال ایمان کی توثیق اور ان کے عادل ہونے کی واضح طور پر تصدیق کی ہے۔ فلہٰذا یہ حضرات معیار حق اور تنقید سے بالاتر ہیں۔ دوسرے مقام میں رب کریم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کو مثل لہ قرار دیا ہے اور ان کے ایمان کے ساتھ تشبیہ دے کر لوگوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی ہے، ارشاد فرمایا:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (۲)

یعنی اے صحابہ! تمہارے ایمان لانے کی طرح اگر دوسرے لوگ ایمان لائیں تو وہ ہدایت یافتہ اور راہ پانے والے ہوں گے۔

مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور تصدیق کو لوگوں کے ایمان لانے کے لئے معیار حق قرار دیا ہے ظاہر بات ہے کہ ان حضرات

---

(۱) ...... سورۃ حجرات:

(۲) ...... سورۃ البقرۃ:

کا ایمان معیاری تھا، تب ہی تو اس کو لائق تشبیہ بنایا گیا۔ یہاں سے واضح ہوگیا کہ ان حضرات کا ایمان حق وصداقت کے لئے معیاری ہے، اور یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنقید کے لائق نہیں۔

اسی طرح اس مسئلہ پر بہت سی احادیث وروایات دال ہیں، ان میں سے چند ایک درج کی جاتی ہیں، یہاں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معیار حق ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ......وإن بني إسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفرق أمتي على ثلاث وسبعين ملة كلهم في النار إلا ملة واحدة قالوا من هي يارسول الله؟ قال ما أنا عليه وأصحابي"۔ (۱)

مطلب یہ ہے کہ میری امت تہتر ملتوں اور فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی سوائے ایک طبقہ اور ایک فرقہ کے باقی تمام دوزخ میں جائیں گے عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ مستثنیٰ کون لوگ ہوں گے تو فرمان ہوا کہ جو لوگ میرے اور میرے اصحاب کے پیروکار ہوں گے وہ دوزخ سے بچ سکیں گے۔

ان فرمان نبوت میں حق وباطل کا معیار صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ بھی معیار حق بتلایا گیا ہے اور پیغمبر کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریق کو بعینہ اپنے طریق کے مطابق بیان کیا ہے، اور ان کی پیروی کو نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے، یہاں سے صاف طور پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی معیار حق ہونا ثابت ہو رہا ہے۔

() ...... مشكوة شريف باب الاعتصام بالسنة

دوسرے مقام میں حدیث میں آیا ہے کہ:

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں بہت سے نصائح اور وصایا ارشاد فرمائے ان میں یہ بھی ذکر فرمایا کہ:

"......وانہ یعیش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ ......" (۱)

حاصل یہ ہے کہ جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا پس اس وقت میری سنت کو لازم پکڑنا اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑے رکھنا۔

اسی طرح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کہتے ہیں کہ:

"......قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذین من بعدی أبی بکروعمررضی اللہ عنھما"۔(۲)

یعنی نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتدا اور اتباع کرنا۔

مندرجہ بالا فرامین نبوت سے درج ذیل چیزیں بین طور پر ثابت ہو رہی ہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی سنت کو مضبوط طریقہ سے پکڑنے کا حکم ہے اور اس کے ساتھ ہی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کے طریقہ پر عمل کرنے کا امت کو تاکیدی فرمان دیا گیا ہے۔ اور پھر خصوصی طور پر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لے کر مثلاً سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا

(۱) ...... مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔

(۲) ...... مسند إمام أعظم، کتاب الفضائل

عمر رضی اللہ عنہ، ان کی اتباع اور ان کی اقتدا کی بطور وصیت کے ترغیب دلائی گئی۔

یہاں سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معیار حق ہیں، اسی بنا پر ان کی اتباع اور اقتدا کو امت پر لازم رکھا گیا، اگر بالفرض یہ حضرات معیار حق نہیں بلکہ قابل تنقید ہیں تو پھر یہ نصوص قرآنی اپنے مفہوم کے اعتبار سے بے کار ہوئے اور ان فرمان ہائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی عمل نہ کیا گیا بلکہ ان فرمودات کے برعکس خود ساختہ نظریہ قائم کر لیا گیا یہ چیز کتاب وسنت کے تقاضوں کے برخلاف ہے۔

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدار دین ہیں اور یہ حقیقت واقعہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ کے درمیان رابطہ اور واسطہ ہیں، انہی کے وسیلہ سے امت کو کتاب اللہ پہنچی ہے اور انہی کے واسطہ سے سنت نبوی حاصل ہوئی اور شرعی احکام موصول ہوئے۔ اسی بنا پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدار دین اور حصول اسلام کا ذریعہ ہے اگر یہ لوگ معتمد اور باعتبار شخصیتیں ہیں تو کتاب وسنت کی حقانیت پر بھی اعتماد اور یقین ہوگا اور اگر بالفرض دین کے یہ عینی شاہد غیر معتمد، غیر معتبر ہیں اور قابل جرح وتنقیص ہیں اور تنقید سے بالاتر نہیں تو دین کی تمام عمارت ناپائیدار ہو گی اور مذہب کی حقانیت مخدوش ہو جائے گی اور اسلام کی صداقت باطل ٹھہرے گی۔ العیاذ باللہ

اسی وجہ سے کبار علماء امت نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تنقیص کو ناجائز قرار دیا ہے اور ان پر جرح وتنقید کرنے والوں کو زندیق اور بے دین کہا ہے۔ چنانچہ ابو زرعہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے اجل شیوخ میں سے ہیں، نے اس مسئلہ کو بطور قاعدہ ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ:

"......أذا رأيت الرجل ينقص أحدا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلم زنديق وذلك أن الرسول صلى الله عليه وسلم عندنا حق والقرآن

حق وإنما أدى إليناهذا القرآن والسنن أصحاب رسول الله ﷺ ،وإنما يريدون أن يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم أولى وهم الزنادقة۔"(۱)

یعنی اپنے مخاطب کونصیحت کرتے ہوئے ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی کی شان میں تنقیص کرتا ہے تو یہ یقین کرو کہ یہ شخص بے دین اور زندیق ہے، وجہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات بابرکات ہمارے نزدیک برحق ہے اور قرآن کریم بھی حق ہے، اور قرآن مجید اور سنن نبوی دونوں چیزوں کو ہماری طرف پہنچانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، اب یہ لوگ ہمارے دین کے عینی گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ کتاب وسنت کو باطل ٹھہرائیں۔(۲)

(۱) ...... الکفایۃ للبغدادی، ص:۴۹

(۲) ...... فوائدنافعہ، ج:۱،ص:۵٦۷

فصل پنجم

گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا شرعی حکم

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے ازلی بدبخت کا شرعی حکم کیا ہے؟

اس کے یہ ضروری ہے کہ یہ جان لیا جائے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے کی کتنی صورتیں ہوسکتی ہیں؟ اس لیے کہ ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے، چنانچہ اس حوالے سے محقق اہل سنت حضرت مولانا مہر محمد صاحب نے نہایت عمدہ پیرائے میں پانچ قسمیں بمع حکم بیان کی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

''صحابہ رضی اللہ عنہم کی بدگوئی کرنے والے پانچ قسم پر ہیں:

۱)...... جو چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوا سب کو مرتد یا منافق یا فاسق کہتے ہیں۔ یہ پکے مرتد ہیں اور مرتد کی سزا موت ہے۔

۲)...... جو توحید، رسالت، ختم نبوت، قرآن اور تعظیم امت کے متعلق کفریہ عقائد رکھتے ہیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی دشمنی رکھتے ہیں، اور ان سب کی عیب جوئی کرتے ہیں۔ یہ لوگ کافر ہیں اور ان کو ذمی قرار دے کر بدگوئی

پر قتل کیا جائے۔ ذمی ناقض العہد اور مجاہر السب اور مسلمانوں کے مذہب پر حملہ آور کی سزا قتل ہی ہے۔

۳)...... جو گالی گلوچ، لعنت وتبرا اور بکواس کر کے کبھی منکر ہو جائیں اور تقیہ میں چھپیں، بعد از ثبوت جرم ان زندیقوں کو قتل کر دیا جائے۔

۴)...... جو لوگ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خلفائے راشدین خصوصاً شیخین، ازواج مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، اہل بیت کرام خصوصاً حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اور بقیہ صاحبزادیوں کے اسلام، ایمان، نیک کردار اور نسب و پاک دامنی میں کیڑے نکالیں، موذی رسول ہیں اور ان کی سزا بھی قتل ہے۔

۵)...... جن لوگوں کے عقائد اسلام کے مطابق ہوں مگر کسی وجہ سے کسی صحابی سے بدظن ہوں اور بُرا بھلا کہیں اور نکتہ چینی کریں، ان کو قتل نہ کیا جائے بلکہ ان کو کوڑوں سے عبرتناک سزا دی جائے''۔ (معراج صحابیت، ص: ۷۵)

اسی طرح علامہ حازمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''شرح لمعۃ الاعتقاد'' میں گستاخِ صحابہ کی پانچ قسمیں بمع حکم بیان کی ہیں، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ:

"سب الصحابة بإعتبار الكفروعدمه يعني:الساب هل يكفر أم لا ؟ علىٰ مراتب:

الأول :أن من استحل سب الصحابة فهو كافر، من قال إنه حلال ،اعتقد حله سواء سب أو لا فهذا كافر۔۔۔۔"

ثانياً: أن يسب جميع الصحابةأوجمهورهم سباً يقدح في دينهم و عدالتهم دون إعتقاد الإباحة،يعني الفرق بين هذا النوع الثاني والاول أن الاول اعتقد أنه مباح حلال كشرب المآء وأنه ليس محرماً۔ نقول: هذا كمن استحل الربا و الزنا

و نحو ذالك فهو كافر۔النوع الثانى سب ولم يعتقد الحلية، أن يسب جميع الصحابة أو جمهورهم أكثرهم سباً يقدح فى دينهم وعدالتهم، كأن يرميهم بالكفر الكفارمثلاً كل الصحابة أو أكثرهم أو الفسق أو الضلالة فحينئذ كافر بإجماع أهل السنة والجماعة-----

الثالث: أن يسب صحابياً واحداً تواترت النصوص بفضله كأبى بكر وعمرمثلاً فيطعن فى دينه وعدالته لما فيه من تكذيب لهذه النصوص المتواترة والانكار لحكم معلوم من الدين بالضرورة، حينئذ هو انكر معلوم من الدين بالضرورة و هو ما جاء ت النصوص ببيان بفضله حينئذ ما حكمه؟ حكمه كسابقة هذايعتبر كافراً----

الرابع: من سب الصحابة أو بعضهم سباً لا يقدح فى اسلامهم يعنى لم يكفرهم ولم يضللهم ولم يفسقهم وانما قال هم جبناء مثلاً هذا لا يتعلق بالعدالة، لو قال: هم قليل العلم أو لا معرفة لهم بالسياسة ونحو ذالك ، هذه الالفاظ وان كان فيها نوع سب الا أنه لا يتعلق بالعدالة مثلاً وصفه بالبخل أو الجبن أو قلة معرفة بالسياسة ونحو ذالك فهذا الساب لا يعتبر كافراً لأنه ليس بكفر ولكن يستحق فاعله التعزير و التاديب ۔

خامساً: من قذف إحدى أمهات المؤمنين، فإن كانت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فهو كافربالاجماع، بل لا شك فى كفرمن لا يكفره۔ومن قذف غيرها من أمهات المؤمنين فهو أيضاً كافر علىٰ أصح الأقوال۔(۱)

---

(۱)...... شرح لمعة الاعتقاد

ترجمہ: توہینِ صحابہ کے کفر ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کئی (پانچ) مراتب ہیں:

اول: جو شخص صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی توہین کرنا حلال ہے اور اس کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے خواہ پھر وہ گستاخی کرے یا نہ کرے.........

دوم: جو شخص تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں ایسی گستاخی کرے کہ جس سے ان کی دینداری یا ان کی عدالت پر حرف آتا ہو لیکن اس کا عقیدہ اس گستاخی کے حلال ہونے کا نہ ہو، یعنی اس قسم میں اور قسم اول میں فرق یہ ہے کی پہلی قسم میں اس کا عقیدہ اس گستاخی کے حلال ہونے کا تھا کہ جس طرح پانی حلال ہے اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی بھی حلال ہے، تو پہلی قسم کے بارے میں تو ہم یہی کہتے ہیں کہ یہ اس طرح ہے کہ جس طرح کوئی آدمی سود اور زنا کو حلال سمجھے، لہذا یہ کفر ہے۔

اور اس قسم دوم میں اس کا عقیدہ اس گستاخی کے حلال ہونے کا نہیں ہے، بلکہ وہ بغیر حلال ہونے کے عقیدہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایسی گستاخی کرتا ہے کہ جس سے ان کی دینداری یا ان کی عدالت پر حرف آتا ہو مثلاً سب صحابہ رضی اللہ عنہم یا اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم پر کفر کا طعن کرے یا انہیں فاسق کہے یا انہیں گمراہ کہے، تو یہ شخص بھی اہل السنۃ والجماعۃ کے متفقہ فیصلے کے مطابق کافر ہو جائے گا۔

سوم: کسی ایک ایسے صحابی کی شان میں گستاخی کرے کہ اس کے فضائل تواتر کے ساتھ نصوص میں بیان ہوئے ہوں مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ تو گویا ایسے صحابی کی عدالت اور دینداری میں طعنہ زنی کر کے یہ شخص ان متواتر نصوص اور ضروریات دین سے انکار کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کا حکم بھی سابقہ قسم کی طرح ہے کہ یہ شخص بھی اہل السنۃ و الجماعۃ کے متفقہ فیصلے کے مطابق کافر ہو جائے گا۔

چہارم: جو شخص تمام صحابہ رضی اللہ عنہم یا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایسی توہین کرے کہ جس سے ان کے اسلام پر کوئی قدح نہ آئے، یعنی نہ ان کو کافر کہے، نہ گمراہ کہے اور نہ ہی ان کو فاسق کہے، بلکہ یہ کہے کہ مثلاً وہ بزدل تھے یا ان کا علم تھوڑا تھا یا انہیں سیاست کا پتہ نہیں تھا وغیرہ وغیرہ۔ تو اس طرح کہنے میں اگرچہ ایک قسم کی توہین پائی جاتی ہے لیکن اس کا تعلق عدالت کے ساتھ نہیں، مثلاً انہیں بخیل، بزدل اور سیاست سے ناآشنا کہے وغیرہ۔ اس قسم کا حکم یہ ہے کہ یہ کفر تو نہیں لیکن ایسے شخص کو سخت سزا اور تعزیر دی جائے گی۔

پنجم: جو شخص امہات المؤمنین میں سے کسی زوجہ محترمہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے، تو وہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہو تو یہ شخص باجماع امت کافر ہو جائے گا، بلکہ اس شخص کے کافر ہونے میں بھی کوئی شک نہیں جو ایسے شخص کو کافر نہ مانتا ہو اور جو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی دوسری زوجہ محترمہ کی شان میں گستاخی کرے تو اصح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہو جائیگا۔

خاتمہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قدسیوں کی اس جماعت کا نام ہے کہ جن کے ساتھ بغض وعناد رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بھی نشان عبرت بنایا ہے اور آخرت میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب میں مبتلا ہوں گے۔ آئندہ سطور میں مولانا محمد فیض احمد صاحب کی کتاب ''گستاخوں کا بُرا انجام'' سے توہین صحابہ کے مرتکبین کے چند عبرت آموز قصے ذکر کیے جاتے ہیں تا کہ اور لوگ ان بدبختوں کے اس بُرے انجام کو دیکھ کر اس جرم عظیم کے ارتکاب سے بچنے کی کوشش کریں۔

شیخین کا گستاخ استرے سے ذبح کردیا گیا:

۱)..... ایک شخص حج کے لئے روانہ ہورہا تھا کہ بادشاہ کے ایک ساتھی نے اسے کہا کہ جب مدینہ طیبہ پہنچو تو حضور علیہ السلام کو عرض کرنا میرا اسلام قبول ہو، اور کہنا کہ میری حاضری صرف اس لئے نہیں ہورہی کہ آپ نے ابوبکر وعمر کو ساتھ سلایا ہوا ہے، وہ شخص جب مدینہ طیبہ پہنچا تو شرم کے مارے کچھ نہ کہا ایک رات خواب میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے پیغام کیوں نہیں دیا؟ عرض کی مجھے شرم آتی ہے، آپ نے اس شخص کی طرف اشارہ کیا اور ایک استرا عطا کر کے فرمایا: اسے ذبح کرو، اس نے ذبح کردیا۔ جب وہ شخص واپس لوٹا تو اس کے متعلق سنا کہ وہ اچانک رات کو استرے

سے ذبح کیا گیا، میں نے اپنا خواب بتایا تو بادشاہ نے مجھے بلا کر کہا کہ: کیا اس استرے کو پہچان لو گے؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ اس نے چند استرے تھال میں ڈالے اور مجھے کہا وہی استرا اٹھاؤ جس سے تم نے اسے خواب میں ذبح کیا تھا، میں نے وہی استرا اٹھایا بادشاہ نے کہا تم سچے ہو، یہی استرا اس کے بستر پر پڑا تھا۔(۱)

شیخین کا گستاخ غائب ہو گیا:

۲)...... ایک مرد صالح بارادۂ حج روانہ ہوا جب وہ بغداد سے گزرا تو ایک زاہد کے پاس اس نے اپنا کچھ مال امانت رکھا، زاہد نے اس شخص سے کہا کہ جب تو مدینہ پہنچے تو نبی ﷺ سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ فلاں زاہد نے آپ کو اپنا سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر آپ کے پہلو میں دونوں سونے والے (ابوبکر و عمر) نہ ہوتے تو میں ہر سال آپ کی زیارت کیا کرتا، جب وہ شخص مدینہ شریف پہنچا تو اس نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: اپنا پیغام پہنچا، چنانچہ میں نے اپنا پیغام عرض کر دیا تو حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: اس شخص (زاہد) کو حاضر کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے حاضر کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی گردن مار دو۔ چنانچہ آپ نے اسکی گردن مار دی۔ اور اس کے تین قطرے اڑ کر میرے کپڑوں پر آ گرے، میں گھبرا کر جاگ اٹھا تو نقطے میں نے اپنے کپڑوں پر پائے، جب میں بغداد واپس آیا تو ایک جوان مجھے اس شخص (زاہد) کے مشابہ ملا، میں نے اس سے اس کا حال دریافت کیا تو وہ بولا کہ

(۱) ...... گستاخوں کا انجام، ص: ۲۹۸

وہ میرا والد تھا، اپنے گھر میں سو رہا تھا کہ ہم سب کے بیچ میں سے کوئی اسے اڑا لے گیا، اور پھر اس کا پتا نہ لگا، میں نے اس کو سارا ماجرا کہہ سنایا، تو وہ رویا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی عداوت سے تائب ہو گیا۔ اور میرا مال اس نے میرے حوالے کر دیا۔ (۱)

شیخین کے گستاخ کا بدترین انجام:

۳)...... حضرت رضوان اسمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ تھا اس کمینے کی عادت بن گئی تھی کہ وہ روزانہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا اور برا بھلا کہتا تھا میں اسے سمجھاتا لیکن نہیں مانتا تھا۔ ایک دن اسکی اور میری لڑائی ہوگئی اور پھر وہ زوردار گالی دیتا رہا لیکن مجھ سے برداشت نہ ہو سکا، میں مغموم و محزون ہو کر سو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا فلاں ہمسایہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لے کر اسکی گردن اڑا دینے کا حکم دیا، میں نے پکڑ کر لٹا دیا اور ذبح کیا تو اس کا خون میرے ہاتھ کو لگا، میں نے اسے پونچھا، اس پر میں بیدار ہو گیا، تو اس کے گھر سے رونے کی آواز سنائی دی، میں نے جا کر اسے دیکھا، تو اس کی گردن پر ایک لکیر سی کھینچی ہوئی تھی۔ (۲)

گستاخِ شیخین پر موت کے فرشتوں کی لعنت:

۴)...... ایک آدمی مدائن میں مر گیا، اسے کپڑے سے ڈھانک دیا گیا، اس نے کپڑا ہلایا، اسکے چہرے کو کھول کر دیکھا گیا، وہ کہہ رہا تھا کہ یہاں

---

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۲۹۹

(۲) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۲۹۹

چند لوگ مسجد میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دے رہے ہیں، لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ جو فرشتے میری روح قبض کرنے آئے، وہ ان پر لعنت کرتے تھے، یہ کہہ کر مر گیا۔(۱)

گستاخِ شیخین کی حالت نزع کا واقعہ:

۵)...... علامہ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن محاربی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی کہ ایک شخص پر نزع طاری تھی اسے کہا گیا کہ''لا الٰہ الا اللہ'' کہو، اس نے کہا: میں نے ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتا تھا، جو مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دینا سکھاتے اور پھر ان کی سب (گالی دینا) کراتے تھے، اس وجہ سے میں کلمہ نہیں پڑھ سکتا۔(۲)

دشمن صحابہ کی باطنی شکل خنزیر جیسی:

۶)......حضرت ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب''فتوحات مکیہ'' کے باب ۷۲ میں لکھتے ہیں کہ شافعی مذہب کے دو ثقہ لوگ تھے، جن پر عداوت صحابہ کا کسی کو گمان تک نہ تھا، وہ اس کو بہت مخفی رکھتے تھے، وہ ایک بزرگ کی خدمت میں رہا کرتے تھے، وہ بزرگ میرے دوست تھے، ایک دن میں ان بزرگ صاحب کے پاس بیٹھا تھا اور اس مجلس میں وہ دو آدمی بھی موجود تھے، میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ مجھے تمہاری باطنی شکل خنزیر کی نظر آتی ہے، مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقام حاصل ہے کہ جس سے میں دشمن صحابہ کی باطنی شکل خنزیر کی صورت میں دیکھتا ہوں، انھوں نے فوراً توبہ کر لی، اس کے بعد مجھے ان کی اصلی شکل نظر آنے لگی۔(۳)

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۰

(۲) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۰

(۳) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۱

گستاخِ شیخین کی آنکھیں لٹک گئیں:

۷)......علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''کتاب الروح'' میں حضرت ابوالحسن مطلبی رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد نبوی سے نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ میں ایک عجیب واقعہ دیکھا، کہ ایک شخص مدینہ شریف میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، ہم ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے کہ وہ شخص ہمارے سامنے ظاہر ہوا، اس کی دونوں آنکھیں باہر نکل کر اس کے گالوں تک لٹک رہی تھیں، ہم نے اس سے بڑے تعجب سے پوچھا، یہ تیری کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگا کہ آج رات کو خواب میں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ کر کہا یارسول اللہ! یہی شخص ہے جو ہمیں ایذا اور گالیاں دیا کرتا ہے، مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھے کس نے کہا ہے؟ جو تو ان کو گالیاں دیا کرتا ہے، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا، بس یہ سنتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ میری طرف غصے سے لپکے اور اپنی دونوں انگلیوں سے میری طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کہ: اگر تو نے جھوٹ بولا ہے، تو خدا تعالیٰ تیری دونوں آنکھیں نکال ڈالے، بس یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں کو میری آنکھوں میں چبھو دیا، جس سے میں بیدار ہو گیا، اور یہ حالت ہو گئی، جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ حضرت خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بس وہ شخص رو رو کر اس واقعہ کو لوگوں کو سناتا تھا اور اپنی توبہ کا اعلان کرتا تھا۔(۱)

---

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۲

گستاخِ شیخین کا چہرہ بگڑ گیا:

۸)......حضرت امام ابن ابی دنیا رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ: انھوں نے فرمایا کہ ہم مکہ میں کعبہ شریف کے نزدیک بیٹھے تھے، کہ ایک شخص ہمارے سامنے آیا، اس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور آدھا سفید، کہنے لگا کہ میری شکل دیکھ کر عبرت حاصل کرو، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا، اور کہا کہ اوہ! اللہ کے دشمن! اوہ فاسق! تو ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے، پس جب میں بیدار ہوا، تو میری یہ حالت ہوگئی، جو آپ دیکھ رہے ہیں۔(۱)

گستاخِ شیخین خنزیر بن گیا:

۹)......حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المنن الکبریٰ'' میں حضرت علامہ عبدالغفار قوصی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرمایا ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، اس کی عورت اور اسکا بیٹا اسکو منع کیا کرتے تھے، لیکن وہ اپنی اس شرارت سے باز نہ آتا تھا، بلکہ انھیں بھی اس پر مجبور کرتا تھا، خدا کے غضب سے اس کی صورت خنزیر کی صورت میں بدل گئی، اس کے لڑکے نے اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر اسکو اپنی دکان میں باندھ رکھا تھا، وہ خنزیر کی طرح چنگھاڑتا تھا، ہمسایہ لوگ اس کی آواز سنا کرتے تھے، کئی دنوں کے بعد وہ مرگیا، اس کے بیٹے نے اس کو ایک گندے گھڑے میں پھینک دیا۔

---

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۲

علامہ شیخ محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک شخص نے ذکر کیا، تو میں اس کے بیٹے سے ملا، اس نے اپنے والد کا یہ حیرت انگیز واقعہ سنایا، اس نے کہا میرا والد مجھے بھی اس چیز پر مجبور کرتا تھا اور مارتا تھا، لیکن میں نے اس کا کہنا نہ مانا۔(۱)

گستاخِ شیخین کا انجام آگ:

۱۰)...... عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں مدائن میں ایک شخص کے پاس گیا، جس پر نزع طاری تھی، اس کے پیٹ پر ایک اینٹ تھی، اچانک اس کے پیٹ پر سے اینٹ گر پڑی جب اس نے پیٹ ہلایا تو وہ واویلا کرنے اور شور مچانے لگا، اس کے ساتھی تو اس سے متنفر ہو کر بھاگ گئے میں بیٹھا رہا، جب سب چلے گئے تو میں نے اس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا کہ میں کوفہ کے مشائخ کی صحبت میں رہتا تھا، اور وہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو گالی دینا سکھاتے اور سب (گالی) بکواتے، میں نے اسے توبہ کی تلقین کی، اس نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے!! جب کہ مجھے جہنم دکھائی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی تیرا ٹھکانہ ہے، اس کے بعد نا معلوم اس کے ساتھ کیا ہوا؟ یعنی اسی حالت میں مر گیا۔(۲)

گستاخِ شیخین بندر بن گیا:

۱۱)...... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں فرماتے ہیں کہ ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جارہے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا بھی تھا، وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتا

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۳

(۲)...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۴

تھا، ہم ہر چند اسے منع کرتے تھے لیکن وہ باز نہ آتا تھا، جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ اتر کر سونے لگے، جب روانگی کا وقت آیا تو ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کوفی کو بھی جگا دیا، وہ اٹھ کر کہنے لگا افسوس! کہ میں تم سے جدا ہو کر اسی منزل پر رہ جاؤں گا، کیونکہ ابھی ابھی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے فاسق! تو اس منزل پر مسخ ہو جائے گا اسی اثنا میں اس نے پاؤں اکٹھے کر لئے، ہم نے دیکھا کہ انگلیوں سے مسخ ہونا شروع ہوا، اور اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے، پھر گھٹنوں تک، پھر کمر تک، پھر منہ تک حالتِ مسخ پہنچ گئی، حتی کہ وہ بالکل بندر کی شکل میں تبدیل ہو گیا، ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ پر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہو گئے، غروب آفتاب کے وقت ہمارا گزر ایک جنگل سے ہوا، وہاں دیکھا کہ چند بندر جمع ہیں، اس نے جب ان بندروں کو دیکھا، تو اپنی رسیاں توڑ کر ان سے جا ملا، اسی طرح کا واقعہ علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے لیکن اس واقعہ میں بندر کی جگہ خنزیر کا ذکر ہے۔ (۱)

گستاخِ شیخین کو زمین نگل گئی:

۱۲)...... یہ ایک ایسا مشہور واقعہ ہے جس کو بڑے بڑے علمائے امت نے نقل کیا ہے، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ مرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ مدینہ میں، امام محبّ الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ریاض النظرۃ میں اور علامہ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب تاریخ مدینہ المعروف وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰی میں حضرت شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ خادم روضہ نبوی سے نقل کرتے ہیں کہ ایک جماعت نے حاکم مدینہ کو جو ایک نیم مسلمان حاکم تھا،

---

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص: ۳۰۴

بہت سی دولت کا لالچ دے کر یہ بات منوائی کہ ہمیں روضہ نبوی سے حضرت ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کی لاشیں نکالنے کی اجازت دی جائے، وہ لالچ میں آ کر یہ بات مان گیا، تو انھوں نے چالیس آدمی اوزاروں کے ساتھ بھیج دیئے۔

شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ جو اس وقت روضہ نبوی کے خادم تھے، ان کو حاکم مدینہ نے بلا کر کہا کہ رات کو چالیس آدمی روضہ نبوی میں داخل ہوں گے، وہ جو کچھ کریں، ان کو مت روکنا، شیخ نے اس ظالم حاکم کی ہیبت کی وجہ سے دبی زبان سے کہا، جیسے آپ حکم دیں حاضر ہوں، پھر آ کر مسجد نبوی میں روتا رہا، اور دعائیں مانگتا رہا، وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی، تو یکا یک چالیس آدمیوں کی جماعت اوزاروں سمیت مسجد نبوی میں داخل ہوگئی، پس جب وہ روضہ کے قریب گئے، تو اچانک زمین پھٹ گئی، اور سارے کے سارے اوزاروں سمیت زمین میں غرق ہو گئے، صبح کو اس بے دین حاکم نے خادم روضہ نبوی کو بلا کر پوچھا کہ رات کو جو اتنے آدمی جو مسجد نبوی میں آئے تھے، وہ کہاں ہیں؟ خادم نے کہا حضور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے، اس حاکم نے آ کر اس جگہ کو دیکھا، جہاں زمین پھٹنے کا نشان تھا۔ بعض روایات میں ہے کہ اس جگہ کو کھودا بھی گیا، لیکن ان کا نشان تک نہ ملا۔

پھر علامہ محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حاکم مدینہ کو کوڑھ کے مرض نے آ گھیرا، جس سے اس کا گوشت بدن سے گرتا تھا، حتی کہ وہ بہت بری حالت میں مر گیا۔ یہ روایات مختلف الفاظ سے مروی تھیں، میں نے مختصر طور پر سب کا خلاصہ جمع کر دیا ہے۔(۱)

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۹

محبتِ صدیق کے بدلے کوئی چیز دیدو!!

۱۴)......حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''الزواجر'' میں علامہ کمال سے نقل کرتے ہیں، وہ حضرت شیخ المصالح عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں مدینہ شریف میں رہا کرتا تھا، عاشورا کے موقع پر جہاں کچھ اعدائے صحابہ جمع ہو جایا کرتے تھے، میں ان کے پاس گیا، ان سے کہا کہ مجھے محبت صدیق کے بدلے کوئی چیز عطا کرو، تو ان میں سے ایک آدمی نے جواب دیا، تھوڑی دیر یہاں بیٹھ جا، چیز مل جائے گی، جب وہ فارغ ہوگئے، تو ایک آدمی مجھے اپنے گھر میں لے گیا، جب میں اس کے گھر گیا، تو اس نے اندر سے دروازے بند کر دیئے، اور مجھ پر دو نوکر مقرر کر دیئے کہ اس کو خوب مارو، تو انھوں نے مجھے باندھ کر خوب مارا، اور میری زبان کاٹ کر مجھے دروازے سے باہر نکال دیا، اور کہا جس کی محبت کے بدلے چیز مانگتا تھا، اب ان سے اپنی زبان درست کرانا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تکلیف کی وجہ سے مسجد نبوی میں پہنچا اور روضہ مبارک کے سامنے روتا رہا، حتی کہ روتے روتے مجھے نیند آ گئی، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میری زبان درست ہوگئی ہے، جب میں جاگا، تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری زبان بالکل درست تھی۔

اس واقعہ سے میری محبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پہلے سے زیادہ بڑھ گئی، جب دوسرا عاشورا آیا، تو میں پھر ان کی مجلس میں گیا اور وہی بات کہی، جو پچھلے سال کہی تھی، ان میں سے ایک جوان نکلا، میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گیا اور میری بہت عزت کی اور کھانا کھلایا، پھر ایک مکان کا دروازہ کھول کر مجھے اندر لے گیا اور پھر وہ جوان رونے لگا، میں نے اندر دیکھا کہ ایک

خنزیر بندھا ہوا ہے، میں نے اس سے رونے کا سبب پوچھا، تو اس نے بڑی مشکل سے بتلایا اور قسم دلوائی کہ کسی کو یہ راز نہ بتلانا، پھر اس نے کہا کہ پچھلے عاشورا کو ایک سائل آیا تھا، اس نے محبتِ صدیق کے بدلے کوئی چیز مانگی تھی اور اس نے وہ سارا واقعہ مارنے کا سنایا، اس نے کہا جب اس کو نکال دیا تو جس وقت رات ہوئی، تو ہم سو گئے، یکا یک ہم نے رات کو ایک ہولناک چیخ سنی اور سب ڈر کر اٹھ بیٹھے اور ہم نے دیکھا کہ میرا والد خنزیر کی شکل میں مسخ ہو چکا ہے، ہم نے اس کو مکان میں بند کر دیا، اور لوگوں میں اس کی موت کا اعلان کر دیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں وہی ہوں، جس کے بدلے یہ عذاب میں گرفتار ہوا ہے، اللہ تعالیٰ نے میری زبان کو محبت صدیق کی برکت سے صحیح سالم کر دیا ہے، پس اس جوان نے مجھے کچھ چیزیں دیکر رخصت کر دیا۔(۱)

گستاخِ صحابہ کے گلے میں سانپ لپٹ گیا:

۱۴)......حضرت امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں ایک میت کے نہلانے کے لئے بلایا گیا، پس جب میں نے اس کے منہ سے کپڑا اٹھایا، تو ناگہاں اس کے گلے میں ایک کالا سانپ چمٹا ہوا تھا، حاضرین نے ذکر کیا کہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیا کرتا تھا۔(۲)

گستاخِ شیخین کی قبر کا منظر:

۱۵)......علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الزواجر میں تاریخ حلب

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۷

(۲) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۸

سے ایک واقعہ نقل کیا ہے، کہ حلب میں ایک شخص ابن منیر جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، مرگیا۔ حلب کے چند نوجوان سیر و سیاحت کے لئے نکلے، کسی نے کہا کہ یہ جو کہتے کہ جو شیخین کو گالیاں دیا کرتا ہے قبر میں اس کی صورت خنزیر کی ہوتی ہے، آؤ آج ابن منیر کی قبر کھود کر تماشا دیکھیں، پس سب جوان اس بات پر متفق ہو کر قبرستان میں گیے، اور جا کر ابن منیر کی قبر کو کھودا، دیکھا تو قبر میں ایک خنزیر پڑا ہوا ہے، جس کا رخ قبلہ سے پھرا ہوا ہے، پس انھوں نے اس خنزیر کو نکال کر باہر پھینک دیا، تاکہ دوسرے لوگ مشاہدہ کریں، پھر انھوں نے اس کو مار کر قبر میں دفن کر دیا اور گھر چلے آئے۔(۱)

گستاخِ صحابہ کی آنکھ غائب:

(۱۶)...... امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میرا ایک ہمسایہ مرگیا، اس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اس کی ایک آنکھ نہیں ہے، میں نے پوچھا کہ اے فلاں! تیری آنکھ کہاں گئی، اس نے جواب دیا کہ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی تھی، اس وجہ سے اس عذاب میں گرفتار کیا گیا ہوں، جو تو میری حالت دیکھ رہا ہے۔(۲)

گستاخِ شیخین کا حشر نصرانیوں کیساتھ:

(۱۷)...... امام ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر صیرفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص مرگیا، جو حضرت ابوبکر صدیق

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۸

(۲) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۹

رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیا کرتا تھا، اور مذہب جہمیہ کو اچھا سمجھتا تھا، اس کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ گویا وہ ننگا ہے، اور اس کے سر پر ایک سیاہ چیتھڑا ہے، اور اس کے سر پر ایک دوسرا چیتھڑا ہے، اس نے کہا تیرے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیا کیا ہے؟ اس نے جواب میں کہا کہ مجھے بکر قیس اور عون بن اعرکیساتھ کردیا ہے، اور یہ دونوں نصرانی تھے۔ (۱)

گستاخِ شیخین کو کھدال سے عذاب:

(۱۸)...... حضرت علامہ تلمسانی علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ''مصباح الظلام'' میں علامہ ابو محمد عبداللہ فقیہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت مکہ شریف کو حج کے لئے روانہ ہوئی، ان میں ایک آدمی تھا، جو نوافل نماز بہت پڑھتا تھا، وہ راستے میں فوت ہوگیا، اس کے دفن کے لئے ان کے پاس کوئی کھدال وغیرہ نہیں تھی، جس سے اس کی قبر کھود کر دفن کریں، انھوں نے اس جنگل میں گھومنا شروع کیا، ایک بوڑھی عورت کی جھونپڑی دیکھی، اور دیکھا کہ اس جھونپڑی میں لوہے کا ایک بڑا سا کھدال پڑا ہے، انھوں نے اس سے طلب کیا، اس نے کہا کہ تم حلفیہ عہد کرو کہ ہم اسے ضرور واپس کریں گے، انھوں نے واپس کرنے کا حلف اٹھایا، اور اس سے کھدال لے کر واپس آ گئے، پس اس کھدال سے قبر کھودی اور اسکو دفن کردیا۔ جب فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کھدال غلطی سے قبر میں رہ گئی ہے، اور اس بوڑھیا کا عہد بھی یاد آیا، کھدال نکالنے کے لئے اس کی قبر کو کھودا، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ کھدال اس مردے کی گردن میں طوق بنی ہوئی ہے، اور ہاتھ بھی اس میں بند ہیں، وہ حیران رہ گئے، انھوں نے اسے ویسے ہی بند کر

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۰۹

دیا، اور اس واقعہ کو اس بوڑھیا کے پاس جاکر بیان کیا، بوڑھیا نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور کہا کہ یہ کھدال میرے پاس تھی، مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس کھدال کو محفوظ رکھنا، یہ ایک ایسے شخص کی قبر میں طوق بنے گی جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وعمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے۔(۱)

گستاخِ صحابہ کی قبر میں سانپ کا ظہور:

۱۹)...... علامہ تلمسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھے شیخ نے بیان کیا کہ میں جامع حضرت عمرو بن عاص میں موجود تھا کہ ایک شور سنا پتا چلا کہ کسی نے ایک دشمنِ صحابہ کو مار ڈالا ہے، اس کے قاتل کو گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے گئے، اس قاتل کو سزا دی گئی اور دشمن صحابہ کی لاش کے متعلق حکم دیا کہ جاؤ، اسے دفن کردو، پس جب انھوں نے اس کے لئے قبر کھودی، تو اس میں ایک بڑا سانپ ظاہر ہوا، پھر انھوں نے دوسری جگہ قبر کھودی، وہاں بھی وہی سانپ ظاہر ہوا، غرضیکہ جہاں قبر کھودتے، وہیں سانپ نکل آتا، آخرانہوں نے تنگ آکر اسی سانپ کے ساتھ اسے دفن کر دیا۔(۲)

گستاخِ شیخین کو کتے نے کاٹ ڈالا:

۲۰)...... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص حاضر ہوا اسکی پنڈلیوں سے خون بہہ رہا تھا، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ فلاں منافق کے کتے نے کاٹا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ

(۱)...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۱

(۲)...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۱

جاؤ تو حضور ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد دوسرا شخص آ گیا اسکی پنڈلیاں بھی خون آلود تھیں، حضور ﷺ نے اس سے بھی دریافت فرمایا تو وہ بھی کہنے لگا کہ فلاں منافق کے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ یہ سن کر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ چلو اس کتے کو مار ڈالیں کہیں وہ باولا نہ ہو گیا ہو، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم تلواریں لے کر کتے کی طرف چل دیئے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسکو قتل کرنے کے لئے تلواریں سونت لیں تو وہ کتا حضور ﷺ کے قدموں پر گر پڑا اور فصیح عربی میں کہنے لگا مجھے نہ مارو میں اللہ اور اسکے رسول پر ایمان رکھتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا لیکن تم نے میرے دو صحابہ کو کیوں کاٹا ہے؟ وہ گویا ہوا یارسول اللہ! یہ دونوں شخص منافق ہیں، یہ آپ کے صحابہ نہیں ہو سکتے، جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو گالیاں بک رہے تھے، یہی وجہ ہے کہ مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے انھیں کاٹا، یہ سن کر حضور ﷺ نے ان دونوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: سنتے ہو کتا کیا کہہ رہا ہے؟ شرم سے ڈوب مرو، جانور کے دل میں شیخین کی محبت ہے اور تم انسان ہو کر ان سے بغض رکھتے ہو، یہ سنتے ہی دونوں حضور ﷺ کے قدموں پر گر پڑے اور رو کر کہنے لگے: ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔(۱)

گستاخِ شیخین کا حشر نصرانیوں کیساتھ:

(۲۱)..... ابوبکر صیرفی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ایک شخص مر گیا اس کا کام تھا کہ وہ زندگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا تھا جب مرا اسے ننگا دیکھا گیا، اور سر پر سیاہ پٹی باندھے ہوئے اس سے پوچھا گیا تو جواب ملا کہ مجھے نصرانیوں کے ساتھ رکھا گیا۔(۲)

---

(۱) ..... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۳

(۱) ..... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۳

گستاخِ شیخین کانا ہو گیا:

(۲۲) ...... کسی بزرگ کا ہمسایہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیوب ونقائص کے درپے رہتا تھا مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھا گیا کہ وہ کانا ہے، پوچھنے پر کہا کہ سزا ملی ہے مجھ کو، اس لئے کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے نقائص بیان کرتا تھا۔(۱)

حضرت معاویہؓ کا گستاخ اچانک مر گیا:

(۲۳) ...... حضرت علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کسی نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یہ پانچوں صحابی بیٹھے ہوئے ہیں، اتنے میں ایک آدمی آ گیا جس کا نام راشد الکندی تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہنے لگا، یا حضرت! میں کچھ نہیں کہتا، بلکہ وہ تو معاویہ کم وبیش کہا کرتا ہوں، آپ نے فرمایا بربادی ہو تیرے لئے، کیا یہ میرے صحابی نہیں ہیں؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی، اسے پیچھے کی طرف سے مارو۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے مارا تو میری نیند کھل گئی جب صبح ہوئی تو میں نے سنا کہ رات کو وہ اچانک مر گیا ہے۔(۲)

صحابی کی شکایت کرنے والے شخص کی حالت زار:

(۲۴) ...... حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا حاکم بنایا تو حاسدین نے دربار فاروقی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی جھوٹی

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۴

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۴

شکایت لگائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحقیق حال کے لئے آدمی بھیجا وہ کوفہ کی ایک ایک مسجد میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھتا رہا، مگر کسی نے کوئی شکایت نہ کی، ایک مسجد میں ایک شخص نے جھوٹی گواہی دی کہ حضرت سعد ظالم ہیں، فیصلہ صحیح نہیں کرتے، یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جوش آ گیا، اس کے لئے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ کَاذِباً فَاطِلْ عُمُرَہٗ وَفَقْرَہٗ وَعَرِّضْہُ الفِتَن"

اے اللہ! اگر یہ جھوٹا ہے، تو اس کی عمر اور فاقوں کو طویل فرما اور اسے فتنوں میں ڈال۔

ابن عمیر کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ وہ شخص بوڑھا ہوا، اس کی پلکیں لٹک آئیں، اور فقر و فاقہ میں مبتلا ہوا اس کی یہ حالت ہوگئی کہ چھوکریوں کے ساتھ بازار میں چھیڑ چھاڑ کرتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔(۱)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

ساجد خان اتلوی

۲۹ شوال ۱۴۳۳ھ

(۱) ...... گستاخوں کا برا انجام، ص:۳۱۶

گھریلو، خاندانی، معاشرتی، لسانی اور مذہبی

جھگڑوں کے اسباب

اور

اُن کا سدِّ باب

ازافادات

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

نائب رئیس جامعہ دار العلوم کراچی

مرتب

مفتی محمد طلحہ نظامی

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

مکتبہ عثمانیہ

MAKTABA USMANIA RAWALPINDI

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 0333-5141413

گھریلو زندگی سے متعلق ایک ایسی کتاب، جس میں اہل خانہ کو جہنم سے بچانے کی فکر، شوہر کے حقوق، بیوی کے حقوق، اولاد کی اصلاح و تربیت، بیٹی کی پرورش، وا ین کے حقوق اور گھریلو جھگڑوں کے اسباب بہت پر اثر انداز میں بیان کئے گئے ہیں۔

پُرسکون گھرانہ

از افادات

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

نائب رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی

مرتب

مفتی محمد طلحہ نظامی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عثمانیہ

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 0333-5141413

MAKTABA USMANIA
RAWALPINDI
مکتبہ عثمانیہ

علم تصوف سے روشناس کرانے والی اور
روحانی امراض سے بچانے والی لاجواب کتاب

روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج

ازافادات

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

نائب رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی

مرتب

مفتی محمد طلحہ نظامی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ عثمانیہ

MAKTABA USMANIA RAWALPINDI

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی 0333-5141413

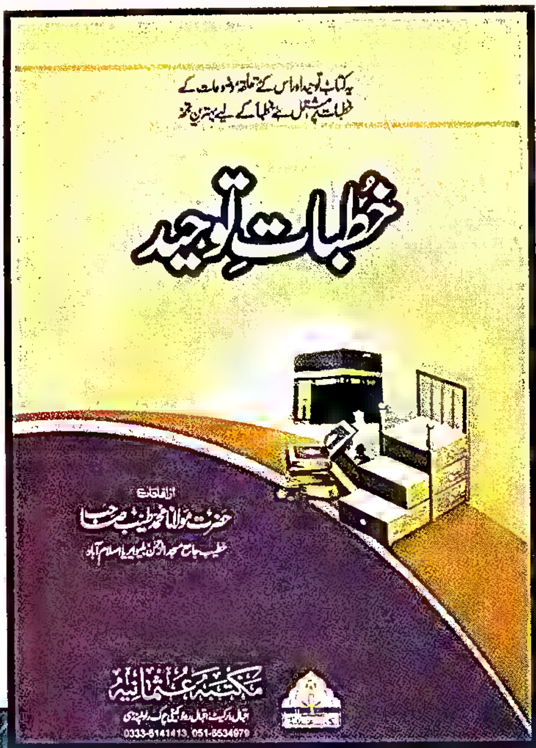

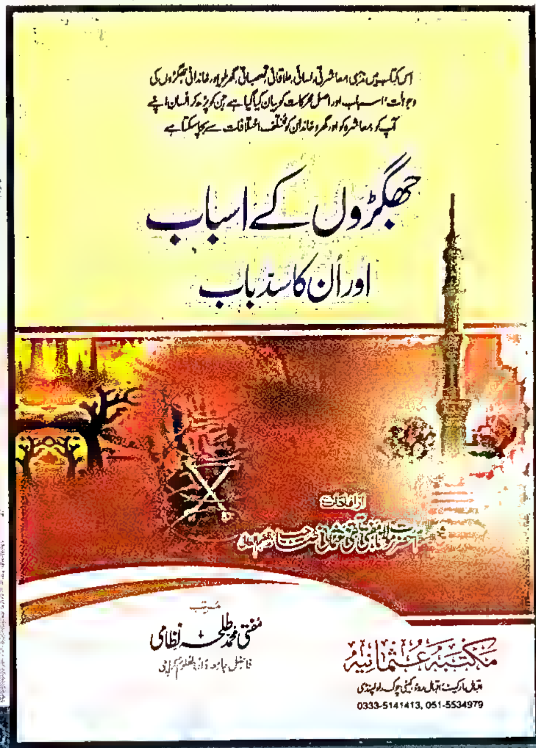

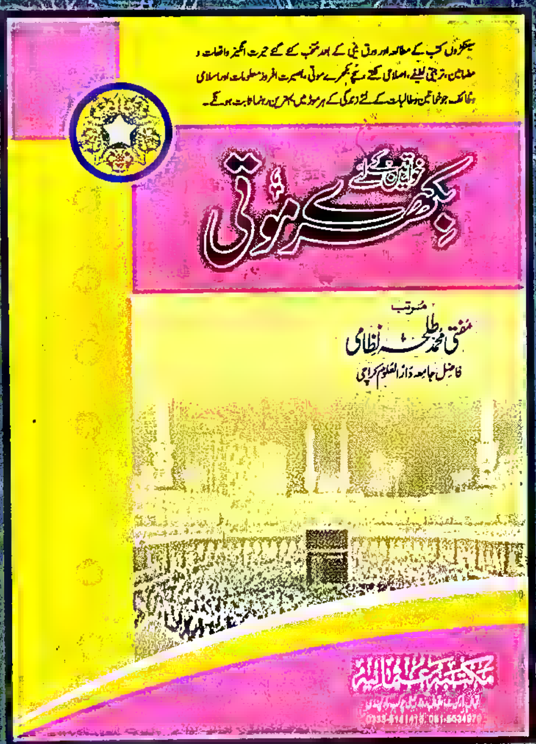

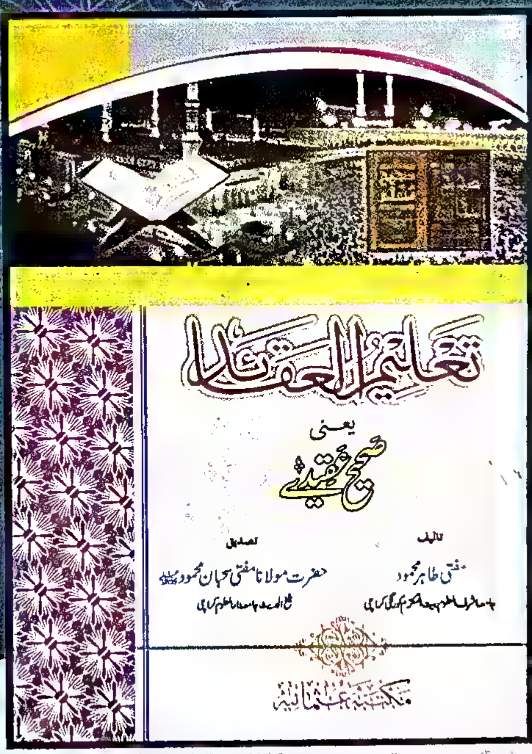

مکتبہ عثمانیہ
اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی
0333-5141413, 051-5534979